الحدیث

البَیِّنَاتُ

فِي

الْمَنَاقِبِ وَالْکَرَامَاتِ

(مناقب وکرامات ... احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

Marfat.com

Marfat.com

البَيِّنَاتُ

فِي

الْمَنَاقِبِ وَ الْكَرَامَاتِ

﴿فضائل وکرامات...... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنھاجُ القرآن پبلیکیشنز
365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

Marfat.com

جملہ حقوق بحق تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : البَیِّنَاتُ فِي الْمَنَاقِبِ وَ الْکَرَامَاتِ

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحقیق و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

زیرِ اہتمام : فرید ملتؒ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعت اوّل : اکتوبر 2005ء

تعداد : 1,100

قیمت امپورٹڈ پیپر : -/170 روپے

نوٹ : ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریکِ منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.biz

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَايَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

نَبِيُّنَا الآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

Marfat.com

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی-۱) ۴-۱-۸۰ پی آئی وی، مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء، حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ ۰-۹۷-۳ ے، مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء، حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این-۱ اے ڈی (لائبریری)، مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء، اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت انتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰ ۹۲، مورخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

Marfat.com

فہرس

الرقم	المحتويات	الصفحة
١۔	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے مناقب کا بیان﴾	٧
٢۔	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَ قَرَابَةِ الرَّسُوْلِ سلام اللہ علیهم ﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اور قرابت داروں کے مناقب کا بیان﴾	٢١
٣۔	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ وَ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ رضی اللہ عنہم ﴿خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾	٣٩
٤۔	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الإِمَامِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ علیہ السلام ﴿مناقبِ امام مہدی منتظر علیہ السلام کا بیان﴾	٥٦
٥۔	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَئِمَّةِ الْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِيْنَ رضی اللہ عنہم ﴿ائمہ فقہاءِ مجتہدین رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾	٦٣
٦۔	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رضی اللہ عنہم ﴿اولیاء و صالحین رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾	٧٠

الصفحة	المحتويات	الرقم
٧٨	فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رحمهم الله ﴿اولیاء و صالحین رحمهم الله کی محبت کا بیان﴾	٧۔
٨٨	فَصْلٌ فِي صُحْبَةِ وَ زِيَارَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رحمهم الله ﴿اولیاء و صالحین رحمهم الله کی زیارت اور صحبت کا بیان﴾	٨۔
٩٣	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ﴿اہل جنت کے مناقب کا بیان﴾	٩۔
١٠٢	فَصْلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ رحمهم الله ﴿کراماتِ اولیاء رحمهم الله کا بیان﴾	١٠۔
١٢٨	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ صلى الله عليه وآله وسلم ﴿اُمّتِ محمدی صلى الله عليه وآله وسلم کے مناقب کا بیان﴾	١١۔
١٦٤	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ ﴿مناقبِ مکہ مکرمہ کا بیان﴾	١٢۔
١٧١	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ ﴿مناقبِ مدینہ منورہ کا بیان﴾	١٣۔
١٧٤	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ بَعْضِ الْأَمَاكِنِ وَالْبُلْدَانِ ﴿بعض اماکن اور شہروں کے مناقب کا بیان﴾	١٤۔
٢٠١	مصادر التخريج	۞

Marfat.com

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے مناقب کا بیان﴾

١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئی ہیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔''

الحديث رقم ١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإعتصام بالكتاب و السنة، باب: قول النبی ﷺ بعثت بجوامع الكلم، ٦/٢٦٥٤، الرقم: ٦٨٤٥، و فی كتاب: الجهاد، باب: قول النبی ﷺ ، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مسيرة شهر، ٣/١٠٨٧، ارقم: ٢٨١٥، و فی كتاب: التعبير، باب: المفاتيح فی اليد، ٦/٢٥٧٣، الرقم: ٦٦١١، و مسلم فی الصحيح، كتاب: المساجد و مواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: ٥٢٣، و النسائی فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: وجوب الجهاد، ٦/٣-٤، الرقم: ٣٠٨٧-٣٠٨٩، والنسائی فی السنن الكبری، كتاب: الجهاد، ٣/٣، الرقم: ٤٢٩٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٢٦٤، ٤٥٥، الرقم: ٧٥٧٥، ٩٨٦٧، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/٢٧٧، الرقم: ٦٣٦٣، و أبو عوانة فی المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ١١٧٠، و البيهقی فی شعب الإيمان، ١/١٦١، الرقم: ١٣٩۔

Marfat.com

٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ ﷻ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَ قَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى: كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَ قَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى كَلِمَةُ اللهِ وَ رُوْحُهُ، وَ قَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ وَ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَ عَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَ هُوَ كَذٰلِكَ وَ مُوْسَى نَجِيُّ اللّٰهِ وَ هُوَ كَذٰلِكَ، وَ عِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَ كَلِمَتُهُ وَ هُوَ كَذٰلِكَ، وَ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَ هُوَ كَذٰلِكَ، أَلَا وَ أَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَ أَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَ أَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا فَخْرَ وَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَ مَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَا فَخْرَ، وَ أَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَ الْآخِرِيْنَ عَلَى اللهِ وَ لَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ اُن میں

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب: (٨)، ما أُعطِيَ النَّبِيِّ ﷺ مِن الفضلِ، ١/٣٩، الرقم: ٤٧، والدارمي في السنن، ١/٤٢، الرقم: ٥٤۔

Marfat.com

سے بعض نے کہا: تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہار تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا وہ بھی یقیناً ایسے ہی ہیں۔ سن لو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل کرے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں خدا کے حضور سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔''

۳۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا وَ أَنَا

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ۵/ ۵۸۵، الرقم: ۳۶۱۰، و الدارمي في السنن، (۸) باب: ما أعطى النبي ﷺ من الفضل، ۱/ ۳۹، الرقم: ۴۸، والديلمي في الفردوس بما ثور الخطاب، ۱/ ۴۷، الرقم: ۱۱۷، و ابن الخلال في السنة، ۱/ ۲۰۸، الرقم: ۲۳۵، والقذويني في التدوين في أخبار قذوين، ۱/ ۲۳۵، و ابن جوزي في صفة الصفوة، ۱/ ۱۸۲، و المناوي في فيض القدير، ۳/ ۴۰.

Marfat.com

قائِدُهُمْ إذا وَفدُوا، وَ أَنا خَطِيبُهُمْ إذا أَنصَتُوا، وَ أَنا مُشَفِّعُهُمْ إذا حُبِسُوا، وَ أنا مُبَشِّرُهُمْ إذا أَيِسُوا. الْكَرامَةُ، وَ الْمَفاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَ أَنا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلى رَبّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. رَواهُ التِّرمذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَ هذا لَفْظُهُ.

''حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے میں (قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا۔ اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔''

٤۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَ خَطِيْبَهُمْ، وَ صَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.

رَواهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ٤: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، و أحمد بن حنبل فى المسند،٥/١٣٧،١٣٨،الرقم: ٢١٢٨٣،٢١٢٩٠، والحاكم فى المستدرك، ١/١٤٣، الرقم: ٢٤٠، ٦٩٦٩، و عبد بن حميد فى المسند، ١/٩٠، الرقم: ١٧١، و المقدسى فى الأحاديث المختاره، ٣/٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، و المذي فى تهذيب الكمال، ٣/١١٨.

Marfat.com

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابی بن کعب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام اور خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔''

٥۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَحْنُ الآخِرُوْنَ، وَ نَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ إِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ، وَ مُوْسَى صَفِيُّ اللّٰهِ، وَ أَنَا حَبِيْبُ اللهِ، وَ مَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ إِنَّ اللهَ ﷻ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي، وَ أَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت عمرو بن قیس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہونے والے ہیں۔ میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اسے (امت کو) بچایا ہے۔ عام قحط ان پر نہیں آئے گا۔ کوئی دشمن اسے جڑ سے نہیں اکھاڑ سکے گا اور انہیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔''

الحديث رقم ٥: أخرجه الدارمي فى السنن باب: (٨) ما أعطِيَ النَّبِيُّ ﷺ من الفضل، ١/٤٢، الرقم: ٥٤، و المباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٦/٣٢٣.

Marfat.com

تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گا (ظاہر فرمائے گا)۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا آپ کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت سجدہ کئے بغیر نہ رہا اور وہ صرف نبی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو سر انور پر بادل سایہ فگن تھا۔ قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جب آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب! چنانچہ وہ ابو طالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ ﷺ کو واپس کر دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ ﷺ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر کیک اور زیتون دیا۔''

٨۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَ هُوَ يَقُوْلُ:

الحديث رقم ٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥/ ٥٩٣، الرقم: ٣٦٢٦، و الدارمي في السنن، (٤) باب: ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به و البهائم و الجن، ١/ ٣١، الرقم: ٢١، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/ ١٣٤، الرقم: ٥٠٢، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٧٧، الرقم: ٤٢٣٨، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/ ١٥٠، الرقم: ١٨٨٠، و المزي في تهذيب الكمال، ١٤/ ١٧٥، الرقم: ٣١٠٣، و الجرجاني في تاريخ جرجان، ١/ ٣٢٩، الرقم: ٦٠٠.

السَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم مکہ مکرمہ کی یک طرف چلے تو جو پہاڑ اور درخت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا ''السَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ'' کہتا۔''

٩. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ، أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَکَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْ يَعْلَى وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ أَحْمَدُ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس پر زین کسی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی۔ اس براق کی خرمستیوں کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس پر سوار ہونا مشکل ہوگیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے کہا: کیا تو حضور نبی اکرم کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة بني اسرائيل، ٥/ ٣٠١، الرقم: ٣١٣١، و أبو يعلى فى المسند، ٥/ ٤٥٩، الرقم: ٣١٨٤، و ابن حبان فى الصحيح، ١/ ٢٣٤، الرقم: ٢٣٤، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١٦٤، الرقم: ١٢٦٩٤، و عبد بن حميد فى المسند، ١/ ٣٥٧، الرقم: ١١٨٥، و المقدسى فى الأحاديث المختارة، ٧/ ٢٣، الرقم: ٢٤٠٤، و الخطيب بغدادى فى تاريخ بغداد، ٣/ ٤٣٥، الرقم: ١٥٧٤، و العسقلانى فى فتح البارى، ٧/ ٢٠٦.

Marfat.com

میں آپ ﷺ سے زیادہ معزز و محترم آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ یہ سُن کر وہ براق پسینہ پسینہ ہو گیا۔‘‘

۱۰۔ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ رضي الله عنه أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَ يُصَلُّوْنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَ هَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزُفُّوْنَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعب احبار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا۔ کعب نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اقدس کو گھیر لیتے ہیں اور قبرِ اقدس پر اپنے پَر مارتے ہیں (پروں سے جھاڑو دیتے ہیں۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود (وسلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی مزید اُترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کرتے ہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک (قیامت کے دن) شق ہو گی تو حضور نبی اکرم ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں تشریف لائیں گے۔‘‘

الحديث رقم ۱۰: أخرجه الدارمي في السنن، (٥) باب: ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ١/٥٧، الرقم: ٩٤، و البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٢، الرقم: ٤١٧٠، و ابن حبان الأصبهاني في العظمة، ٣/١٠١٨، الرقم: ٥٣٧، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٣٩٠، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٨، في قول الله تعالى: هو الذي يصلي عليكم و ملائكته... الخ.

Marfat.com

١١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَ رُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ: إِنَّهَا كَانَتْ وَ كَانَتْ وَ كَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجۂ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے ہیں، اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے لیے بھیجتے، کبھی میں عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ فرماتے: ہاں، وہ ایسی ہی یگانۂ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان میں سے ہے۔

١٢۔ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَرْبَعَةَ

الحديث رقم ١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ٣/ ١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٧، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/ ١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في حسن العهد، ٤/ ٣٦٩، الرقم: ٢٠١٧.

الحديث رقم ١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣١٦، الرقم: ٢٩٠٣، و إبن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٧٠، الرقم: ٧٠١٠، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/ ٦٥٠، الرقم: ٤١٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/ ٩٣، الرقم: ٨٣٥٥.

Marfat.com

خُطُوْطٍ، وَ قَالَ: أتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أعْلَمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أفْضَلُ نِسَاءِ أهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأةُ فِرْعَوْنَ.

رَوَاهُ أحْمَدُ.

''حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے چار خطوط کھینچے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جنت کی عورتوں میں سے سب سے افضل (چار عورتیں ہیں) خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران، اور آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی تھی۔

۱۳۔ عَنْ عَائِشَةَ، أنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ زَوْجَتُکَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا: یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔

۱۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ فَاطِمَةَ رضي الله عنها،

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ۵/ ۷۰٤، الرقم: ۳۸۸۰، و ابن حبان في الصحيح، ۱٦/ ٦، الرقم: ۷۰۹٤، و اسحاق بن راهويه، ۳/ ٦٤۹، الرقم: ۱۲۳۷.

الحديث رقم ۱٤: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/ ۱۱، الرقم: ٦۷۲۹، والذهبي في سير أعلام النبلاء ۲/ ۱۹۹.

Marfat.com

قَالَتْ: فَتَكَلَّمْتُ أَنَا، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قُلْتُ: بَلَى، وَاللهِ، قَالَ: فَأَنْتِ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا، فرماتی ہیں: پس بیچ میں میں بول پڑی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دنیا و آخرت میں میری شریکِ حیات بنو؟ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، (پھر) اللہ کی قسم، آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم دنیا و آخرت میں میری شریکِ حیات ہو۔

١٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنِّي لَأَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَرْبَعٍ: ابْتَكَرَنِي وَلَمْ يَبْتَكِرِ امْرَأَةً غَيْرِي، وَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ مُنْذُ دَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا فِي بَيْتِي...... الحديث رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بے شک میں چار چیزوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات پر فخر کرتی ہیں ان چار میں سے ایک تو یہ کہ آپ ﷺ نے میرے ساتھ اس وقت شادی فرمائی جب میں چھوٹی تھی اور میرے علاوہ اور کسی زوجہ مطہرہ کے ساتھ چھوٹی عمر میں شادی نہیں فرمائی اور دوسرا یہ کہ جب سے میرے ساتھ آپ ﷺ کا عقد ہوا اس وقت سے جب بھی آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوا تو میرے گھر میں نازل ہوا۔''

الحديث رقم ١٥: أخرجه محب الدين الطبري في السمط الثمين في مناقب امهات المؤمنين، ص / ٧٣.

Marfat.com

١٦۔ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ: مَاتَتْ فُلَانَةُ لِبَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَجَدَ، فَقِيْلَ لَهُ: أَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا فَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ؟ رواه الترمذي.

''حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت (عبداللہ) بن عباس سے صبح کی نماز کے بعد کہا گیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے فلاں فوت ہوگئی ہیں، (یہ سن کر) آپ نے سجدہ کیا، تو آپ سے کہا گیا۔ کیا آپ اس گھڑی میں سجدہ کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو؟ پس حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے اس دنیا سے کوچ فرمانے سے بڑھ کر اور کون سی نشانی بڑی ہو سکتی ہے؟''

الحديث رقم ١٦: أخرجه الترمذي في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: فضل أزواج النبي ﷺ، ٥/ ٧٠٧، الرقم: ٣٨٩١، و أبو داؤد في السنن، كتاب: الصلاة، باب: السجود عند الآيات، ١/ ٣١١، الرقم: ١١٩٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/ ٣٤٣، الرقم: ٦١٧٢.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَ قَرَابَةِ الرَّسُوْلِ سلام الله عليهم

﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اور قرابت داروں کے مناقب کا بیان﴾

١٧۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْباً بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا. بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَ وَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ . أَلَا أَيُّهَاالنَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدَى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ. وَاسْتَمْسِكُوْابِهِ. فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ. ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو

الحديث رقم ١٧: أخرجه المسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة:من فضائل على بن أبي طالبص، ٣/١٨٧٣، الرقم: ٢٤٠٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٣٦٦، الرقم: ١٩٢٦٥، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/١٤٨، الرقم: ٢٦٧٩، وابن حبان فى الصحيح، ١/١٤٥، الرقم: ١٢٣، وابن خزيمة فى الصحيح، وأبو القاسم هبة الله فى اعتقاد أهل السنة، ١/٧٩، الرقم: ٨٨، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٧۔

Marfat.com

بس ایک آدمی ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ ﷺ نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے پر) ابھارا اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا اور (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔"

۱۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي: أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أهل بیت النبی ﷺ، ٥/٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٦/٣٧٨٨، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/٤٥، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، والحاکم فی المستدرک، ٣/١١٨، الرقم: ٤٥٧٦، والطبرانی عن أبي سعید ﷺ فی المعجم الأوسط، ٣/٣٧٤، الرقم: ٣٤٣٩، و فی المعجم الصغیر، ١/٢٢٦، الرقم: ٣٢٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٤، ٢٦، ٥٩، الرقم: ١١١١٩، ١١٢٢٧، ١١٥٧٨، وأبویعلی فی المسند، ٢/٣٠٣، الرقم: ١٠٢٦٧، ١١٤٠، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/٦٥، الرقم: ٢٦٧٨، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/١٣٣، الرقم: ٣٠٠٨١، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/٦٤٤، الرقم: ١٥٥٣، والدیلمی فی الفردوس بما ثور الخطاب، ١/٦٦، الرقم: ١٩٤، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٦٣.

Marfat.com

يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوضِ کوثر پر آئیں گی پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟''

١٩۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری) میرے گھر والے (ہیں)۔''

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب أهل بيت النبى ﷺ، ٥/٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٦، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٥/٨٩، الرقم: ٤٧٥٧، و فى المعجم الكبير، ٣/٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤/١١٤۔

٢٠۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب:٣٣].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت ایک اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے انھیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو (گناہوں سے) خوب پاک و صاف کر دے۔''

الحديث رقم ٢٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النّبي ﷺ، ٤/١٨٨٣، ٢٤٢٤، والحاكم في المستدرك، ٣/١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧۔ ٤٧٠٩، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٩، الرقم: ٢٦٨٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٦، والطبري في جامع البيان عن تأويل القرآن، ٢٢/٦، والمباركفوري في تحفة الأحوزي، ٩/٤٩۔

Marfat.com

٢١۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب:٣٣] فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ، وَ حَسَنًا، وَ حُسَيْنًا، فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَ أَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَ فِي الْبَابِ: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَعَائِشَةَ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت ''اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے'' نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورة الأحزاب، ٥/٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، و فی كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٩، الرقم: ٣٨٧١، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/١٣٤، الرقم: ٣٧٩٩.

Marfat.com

کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں (بھی) ان کے ساتھ ہوں، فرمایا: تم اپنی جگہ رہو اور تم تو بہتر مقام پر فائز ہو۔''

۲۲۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَ أَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ۳: ٦١] دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی ''آپ فرما دیں آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے'' تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔''

الحديث رقم ۲۲: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبی طالب ﷺ، ٤ / ۱۸۷۱، الرقم: ۲٤۰٤، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورة آل عمران، ٥ / ۲۲٥، الرقم: ۲۹۹۹، وفی كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (۲۱)، ٥ / ٦۳۸، الرقم: ۳۷۲٤، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۱۸٥، الرقم: ۱٦۰۸، والبيهقی فی السنن الكبری، ۷ / ٦۳، الرقم: ۱۳۱٦۹۔۱۳۱۷۰، والنسائی فی السنن الكبری، ٥ / ۱۰۷، الرقم: ۸۳۹۹، و الحاكم فی المستدرك، ۳ / ۱٦۳، الرقم: ٤۷۱۹

٢٣۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بعضًا لَقُوهُمْ بِبِشْرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِوُجُوهٍ لاَ نَعْرِفُهَا. قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَ لِقَرَابَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ.

وَ فِي رِوَايَةٍ: قَالَ: وَاللهِ لاَ يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِیءٍ إِيْمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ، وَلِقَرَابَتِي.

’’حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو حسین مسکراتے چہروں سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ایسے چہروں سے ملتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے (یعنی جذبات سے عاری چہروں کے ساتھ) حضرت عباس فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ یہ سن کر شدید جلال میں آ گئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بھی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور میری قرابت کی خاطر تم سے محبت نہ کرے۔‘‘

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٢٠٧، الرقم: ١٧٧٢، ١٧٧٧، ١٧٦٥٦، ١٧٦٥٧، ١٧٦٥٨، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ٣٧٦، الرقم: ٥٤٣٣، ٢٩٦٠، والنسائی فی السنن الكبری، ٥/ ٥١ الرقم: ٨١٧٦، والبزار فی المسند، ٦/ ١٣١، الرقم: ٢١٧٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢/ ١٨٨، الرقم: ١٥٠١، والديلمی فی الفردوس، بماثور الخطاب، ٤/ ٣٦١، الرقم: ٧٠٣٧۔

Marfat.com

ایک روایت میں ہے، فرمایا: ''خدا کی قسم کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اکرم ﷺ اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے۔''

٢٤۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَلْقَی النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَقْطَعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتّٰی يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ہم جب قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ باہم گفتگو کر رہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس امر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب میرے اہل بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک ان سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔''

الحديث رقم ٢٤: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل العباس بن عبدالمطلب رضي الله عنه، ١/ ٥٠، الرقم: ١٤٠، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٨٥، الرقم: ٦٩٦٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/ ٣٨٢، الرقم: ٤٧٢، والديلمي في الفردوس بما ثور الخطاب، ٤/ ١١٣، الرقم: ٦٣٥٠، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجة، ١/ ١٣، الرقم: ١٤٠، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/ ٢١، الرقم: ٥٠.

٢٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔''

٢٦۔ وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ.

اور ایک روایت میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا: ''جو اس میں

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ١٢/٣٤، الرقم: ٢٣٨٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٦، و فى المعجم الأوسط، ٤/١٠، الرقم: ٣٤٧٨: ٥/٣٥٥، الرقم: ٥٥٣٦: ٦/٨٥، الرقم: ٥٨٧٠، فى المعجم الصغير، ١/٢٤٠، الرقم: ٣٩١: ٢/٨٤، الرقم: ٨٢٥، والحاكم فى االمستدرك، ٣/١٦٣، الرقم: ٤٧٢٠، والبزار فى المسند، ٩/٣٤٣، الرقم: ٣٩٠٠، والديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ١/٢٣٨، الرقم: ٩١٦، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ١٢/٣٤، الرقم: ٢٣٨٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٦، و فى المعجم الأوسط، ٤/١٠، الرقم: ٣٤٧٨: ٥/٣٥٥، الرقم: ٥٥٣٦: ٦/٨٥، الرقم: ٥٨٧٠، فى المعجم الصغير، ١/٢٤٠، الرقم: ٣٩١: ٢/٨٤، الرقم: ٨٢٥، والحاكم فى االمستدرك، ٣/١٦٣، الرقم: ٤٧٢٠، والبزار فى المسند، ٩/٣٤٣، الرقم: ٣٩٠٠، والديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ١/٢٣٨، الرقم: ٩١٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

Marfat.com

سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔"

۲۷۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَ نَسَبِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سوا ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔"

۲۸۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِكُلِّ بَنِي أُمٍّ عُصْبَةٌ يَنْتَمُوْنَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنَي فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَ عُصْبَتُهُمَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کے بیٹوں کا آبائی خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔"

الحديث رقم ۲۷: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ۳/ ۱۵۳، الرقم: ٤٦٨٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۳/ ٤٤، الرقم: ۲٦۳۳، ۲٦۳٤-۲٦۳٥، و فى المعجم الأوسط، ٥/ ۳۷٦، الرقم: ٥٦۰٦، وعبدالرزاق فى المصنف، ٦/ ١٦۳، الرقم: ١۰۳٥٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۷/ ٦۳، الرقم: ١۳١۷١، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ١/ ١۹۷، الرقم: ١۰١، وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ. والديلمى فى الفردوس بما ثور الخطاب، ۳/ ۲٥٥، الرقم: ٤۷٥٥، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۹/ ١۷۳، و قال: إسنادُهُ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ۳/ ١۷۹، الرقم: ٤۷۷۰، وأبو يعلى فى المسند ۲/ ١۰۹، الرقم: ٦۷٤١، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۳/ ٤٤، الرقم: ۲٦۳١-۲٦۳۲.

Marfat.com

٢٩۔ عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ بَنِي أُنْثَى فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا بَنِي فَاطِمَةَ، فَإِنِّي أَنَا عُصْبَتُهُمْ وَ أَنَا أَبُوهُمْ.

''حضرت عمر ﷺ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا: ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف ہوتا ہے سوائے اولاد فاطمہ کے کہ میں ہی ان کا نسب اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔''

٣٠۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِي صُلْبِهِ، وَ إِنَّ اللهَ جَعَلَ ذُرِّيَتِي فِي صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد اس کی صلب میں رکھی اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری اولاد علی بن ابی طالب ﷺ کی صلب میں رکھی۔''

٣١۔ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ

الحديث رقم ٢٩: أخرجه والديلمى فى الفردوس بما ثور الخطاب، ٣/٢٣٤، الرقم: ٤٧٨٧، والهيثمى، فى مجمع الزوائد، ٤/٢٢٤.

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/٤٣، الرقم: ٢٦٣٠، والديلمى فى الفردوس بما ثور الخطاب، ١/١٧٢، الرقم: ٦٤٣، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/١٧٢، والمناوى فى فض القدير، ٢/٢٢٣.

الحديث رقم ٣١: أخرجه الدار قطنى فى السنن، ١/٣٥٥، الرقم: ٦ـ٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/٥٣٠، الرقم: ٣٩٦٩، وابن جوزى فى التحقيق في أحاديث الخلاف، ١/٤٠٢، الرقم: ٥٤٤، والذيلعى فى نصب الراية، والشوكانى فى نيل الأوطار، ٢/٣٢٢.

Marfat.com

صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيْهَا عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ. وَ قَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ ﷺ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيْهَا عَلَى مُحَمَّدٍ، مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو مسعود انصاری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود انصاری ﷺ فرماتے ہیں اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہ پڑھوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز کامل ہوگی۔''

۳۲۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ۵/۶۶۰، الرقم: ۳۷۸۱، والنسائى فى السنن الكبرى، ۸۰، ۹۵، الرقم: ۸۲۹۸، ۸۳۶۵، والنسائي في فضائل الصحابة: ۵۸/۷۶، الرقم: ۱۹۳، ۲۶۰، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۵/۳۹۱، الرقم: ۲۳۳۶۹، وفى فضائل الصحابة، ۲/۷۸۸، الرقم: ۱۴۰۶، وابن أبى شيبة فى المصنف، ۶/۳۸۸، الرقم: ۳۲۲۷۱، والحاكم فى المستدرك ، ۳/۱۶۴، الرقم: ۴۷۲۱-۴۷۲۲، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۲۲/۴۰۲، الرقم: ۱۰۰۵، والبيهقى فى الإعتقاد : ۳۲۸، و أبو نعيم فى حلية اولياء، ۴/۱۹۰۔

Marfat.com

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اترا تھا اس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘

٣٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَقَدْ بَسَطَ شَمْلَةً، فَجَلَسَ عَلَيْها هُوَ وَ فَاطِمَةُ وَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْضَ عَنْهُمْ كَمَا أَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ درآں حالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بنفسِ نفیس) حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام بیٹھ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔‘‘

٣٤۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ! وَاللهِ! مَارَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَي رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنكِ، وَاللهِ! مَا

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٥/٣٤٨، الرقم: ٥٥١٤، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/١٦٩۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/١٦٨، الرقم: ٤٧٣٦، و ابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/٤٣٢، الرقم: ٣٧٠٤٥، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١/٣٦٤، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٥/٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٢، والخطيب بغدادى فى تاريخ بغداد، ٤/٤٠١۔

كَانَ أحدٌ من النَّاسِ بَعْدَ أَبِيكَ ﷺ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی آپ کے والد محترم کے بعد کوئی آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔''

٣٥۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، و الْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

و قَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ ﷺ کی کامل شبیہ تھے اور حضرت حسین سینہ سے نیچے تک حضور ﷺ کی کامل شبیہ تھے۔''

٣٦۔ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ باب: مناقب الحسن و الحسين، ٥ / ٦٦٠، الرقم: ٣٧٧٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٩٩، الرقم: ٧٧٤، ٨٥٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٣٠، الرقم: ٦٩٧٤، وطيالسي في المسند، ١ / ٩١، الرقم: ١٣٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢ / ٣٩٤، الرقم: ٧٨٠، والهيثمي في موارد الظمآن، ١ / ٥٥٣، الرقم: ٢٢٥٣.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٥ / ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٣، و الطبراني في المعجم الكبير، ٥ / ١٩٥، ٢٠٤، الرقم: ٥٠٧١، ٥٠٩٦. ←

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ ...... أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ شُعْبَةُ) ...... عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

(قال:) و قد روى شعبة هذا الحديث عن ميمون أبي عبد الله عن زيد بن أرقم عن النبي ﷺ.

''شعبہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ ...... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما ...... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔''

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

.... رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشَى بْنِ جَنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

الحاكم فى المستدرك، ۳/ ۱۳٤، الرقم: ٤٦٥٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۱۲/ ۷۸، الرقم: ۱۲٥۹۳، والخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ۱۲/ ۳٤۳، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ۷۷، ۱٤٤، وابن كثير فى البداية و النهاية، ٥/ ٤٥۱، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۹/ ۱۰۸.

رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

إبن أبى عاصم فى السنة: ۶۰۲، الرقم: ۱۳۵۵، وابن ابى شيبه فى المصنف، ۶/ ۳۶۶، الرقم: ۳۲۰۷۲ وَ قَدْ رُوِيَ هَذَ الْحَدِيْثُ عَنْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

إبن أبى عاصم فى السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤/ ١٧٣، الرقم: ٤٠٥٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/ ٢٢٩، الرقم: ٣٤٨.

←

٣٧۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''جمیع بن عمیر تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا لوگوں میں سے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

عبد الرزاق فى المصنف، ١١/٢٢٥، الرقم: ٢٠٣٨٨، والطبرانى فى المعجم الصغير، ١/٧١، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٤٣۔

وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

إبن أبى عاصم فى السنة:٦٠١، الرقم: ١٣٥٣، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٤٦، وابن كثيرفى البداية و النهاية، ٥/٤٥٧، وحسام الدين هندى فى كنز العمال،١١/٦٠٢، رقم:٣٢٩٠٤۔

وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

الطبرانى فى المعجم الكبير،١٩/٢٥٢، الرقم:٦٤٦، و ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٧٧، والهيثمى فى مجمع الزوائد،٩/١٠٦۔

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ باب: فضل فاطمة بنتِ محمد ﷺ، ٥/٧٠١، الرقم: ٣٨٧٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٢/٤٠٣۔ ٤٠٤، الرقم: ١٠٠٨۔١٠٠٩، والحاكم فى المستدرك، ٣/١٧١، الرقم: ٤٧٤٤، وأبويعلى فى المعجم، ١/١٢٨، الرقم: ٢٣٥۔

فاطمہ (سلام اللہ علیہا)۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا؟) فرمایا: ان کے شوہر اور جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔‘‘

۳۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ﷺ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ سے فرمایا: تم جس سے لڑو گے میں اُس کے ساتھ حالت جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو میں بھی اُس سے صلح کرنے والا ہوں۔‘‘

۳۹۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۶۹۹، الرقم: ۳۸۷۰، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين ابنَيْ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ ﷺ، ۱/۵۲، الرقم: ۱۴۵، والحاكم فی المستدرك، ۳/۱۶۱، الرقم: ۴۷۱۴، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۵/۱۸۲، الرقم: ۵۰۱۵، وفی المعجم الكبير، ۳/۴۰، الرقم: ۲۶۲۰، والصيداوی فی معجم الشيوخ، ۱/۱۳۳، الرقم: ۸۵.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۷/۷۵، الرقم: ۶۴۱۶، وفی المعجم الأوسط، ۶/۵۹، الرقم: ۵۷۹۰، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۲/۱۸۹، الرقم: ۱۵۰۵، والديلمی فی الفردوس بما ثور الخطاب، ۵/۱۵۴، الرقم: ۷۷۹۵، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱/۸۸.

Marfat.com

الله ﷺ: لا يؤمن عبد حتى أكون أحب إليه من نفسه وأهلي أحب إليه من أهله وعترتي أحب إليه من عترته. وذاتي أحب إليه من ذاته.

رواه الطبراني والبيهقي.

"حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہل بیت اسے اس کے اہل خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔"

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ وَ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ

﴿خلفائے راشدین اور صحابہ کرام ﷺ کے مناقب کا بیان﴾

٤٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٤١۔ وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وَ زَادَ فِيْهِ: (لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ) ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ٤٠/ ٤١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابه، باب قول النبی ﷺ: لو كنت متخذاً خليلا، ٣/ ١٣٤٣، الرقم: ٣٤٧٠، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: تحريم سب الصحابة، ٤/ ١٩٦٧، الرقم: ٢٥٤٠، والترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٩)، ٥/ ٦٩٥، الرقم: ٣٨٦١ وقال: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، و أبوداود فی السنن، كتاب: السنة، باب: في النهی عن سب أصحاب رسول الله ﷺ، ٤/ ٢١٤، الرقم: ٤٦٥٨، وابن ماجة فی السنن، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، فضل أهل بدر، ١/ ٥٧، الرقم: ١٦١، و النسائی فی السنن الكبرى، ٥/ ٨٤، الرقم: ٨٣٠٨، وابن حبان فی الصحيح، ١٦/ ٢٣٨، الرقم: ٧٢٥٣، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ١١، الرقم: ١١٠٩٤، ١١٥٣٤، ١١٥٣٥، ١١٦٢٦، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ١/ ٢١٢، الرقم: ٦٨٧، و أبو يعلى فی المسند، ٢/ ٣٤٢، الرقم: ١٠٨٧، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/ ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٤.

Marfat.com

میرے صحابہ کو برا مت کہو۔ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔'' اس کو بخاری نے روایت کیا۔''

''اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے: ''میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو (دو مرتبہ فرمایا)۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔'' پھر اسی طرح پوری حدیث بیان کی۔''

٤٢۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

و قال أبو عِيسى: هذا حديثٌ حسنٌ.

''حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اور میرے بعد انہیں تنقید کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فيمن سبّ أصحاب النبی صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٥٤، ٥٧، الرقم: ٢٠٥٤٩. ٢٠٥٧٨، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢/١٩١، الرقم: ١٥١١، و ابن أبي عاصم فی السنة، ٢/٤٧٩، الرقم: ٩٩٢، و الرويانی في المسند ٢/٩٢، الرقم: ٨٨٢، و الديلمی في الفردوس بماثور الخطاب، ١/١٤٦، الرقم: ٥٢٥، و الهيثمی فی موارد الظمآن، ١/٥٦٨، الرقم: ٢٢٨٤.

Marfat.com

محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اللہ تعالیٰ اُسے پکڑے گا۔‘‘

٤٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم (انہیں) کہو: تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔‘‘

٤٤۔ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَبَّ

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل من رَأى النَّبِيَّ ﷺ وَ صَحِبَهُ، ٥/٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٦، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٨/١٩١، الرقم: ٨٣٦٦، و الديلمی في الفردوس بماثور الخطاب، ١/٢٦٣، الرقم: ١٠٢٢.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١٢/١٤٢، الرقم: ١٢٧٠٩، و عن أبي سعيد﷛ فی المعجم الأوسط، ٥/٩٤، الرقم: ٤٧٧١، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/٢١، و ابن أبي شيبة، عن عطا بن أبي رباح فی المصنف، ٦/٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٩، و الخلال فی السنة، ٣/٥١٥، الرقم: ٨٣٣، و ابن أبی عاصم فی السنة، ٢/٤٨٣، الرقم: ١٠٠١، و ابن الجعد فی المسند، ١/٢٩٦، الرقم: ٢٠١٠، والديلمی فی الفردوس بماثور الخطاب، ٥/١٤، الرقم: ٧٣٠٢، و المناوی فی فيض القدير، ٥/٢٧٤.

Marfat.com

أصحابي فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين. رواه الطبراني.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔''

٤٥۔ عن عمران بن حصين رضي الله عنهما يقول: قال رسول الله ﷺ:

الحديث رقم ٤٥: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم: ٣٤٥٠، في كتاب: الشهادت،باب: لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إذا شَهِد،٢/٩٣٨، الرقم: ٣٥٠٨، وفي كتاب: الرقاق، باب: مايحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ٥/٢٣٦٢، الرقم: ٦٠٦٤، وفي كتاب: الأيمان والنذور، باب: إثم مَن لا يَفِي بِالنّذرِ، ٦/٢٤٦٣، الرقم: ٦٣١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم، ٤/١٩٦٤، الرقم: ٢٥٣٥، و الترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في القرن الثالث، ٤/٥٠٠، الرقم: ٢٣٠٢۔٢٣٠٣، و في كتاب: الشهادت عن رسول الله ﷺ، باب: منه (٤)، ٤/٥٤٨، الرقم: ٢٣٠٢۔٢٢٢٢، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فضل من رأى النبي وفضل ﷺ وصَحِبَه، ٥/٦٩٥،الرقم: ٣٨٥٩، والنسائي في السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: الوفاء بالنذر، ٧/١٧،الرقم: ٣٨٠٩، وابن ماجة في السنن، كتاب: الأحكام، باب: كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، ٢/٧٩١، الرقم: ٢٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، كتاب: النذور، باب: الوفاء بالنذر، ١٠/٧٤،والبزار في المسند، ٩/١٨، الرقم: ٣٥٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٢٧، الرقم: ١٩٨٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٣٣، الرقم: ٥٨١، والطيالسي في المسند، ١/١١٢، الرقم: ٨٤١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٥١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٥، الرقم: ٤٥٤٦۔

Marfat.com

خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي: أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَ يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَ يَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عمران بن حصین ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری بہترین امت میرے زمانہ کی ہے پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ اور پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ (حضرت عمران ﷺ فرماتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین زمانوں کا)۔ پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان پر یقین نہیں کیا جائے گا۔ وہ نذریں مانیں گے مگر ان کو پورا نہیں کریں گے اور ان میں (زیادہ کھانے کی وجہ سے) موٹاپا ظاہر ہوگا۔''

٤٦۔ عَنْ عَبْدِاللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الشهادت، باب: لا يشهد على شهادة، جورٍ إذا شهد، ٢/ ٩٣٨، الرقم: ٢٥٠٩، و فی كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣/ ١٣٣٥، الرقم: ٣٤٥١، و فی كتاب: الرقاق، باب: ما يحذر من زهرة الدنيا و التنافس فيها، ٥/ ٢٣٦٢، الرقم: ٦٠٦٥، و فی كتاب: الأيمان والنذور، باب:إذا قال أشهد بالله أو شهدت بالله، ٦/ ٢٤٥٢، الرقم: ٢٦٨٢، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/ ١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٣، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠، و أبو يعلی فی المسند، ٩/ ٤٠، الرقم: ٥١٠٣.

''حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں۔''

٤٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، میں موجود ہوں اس کے بعد دوسرے زمانے کے لوگ اور اس کے بعد تیسرے زمانے کے لوگ۔''

٤٨۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٤٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابه، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم، ٤/١٩٦٥، الرقم: ٢٥٣٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/١٥٦، الرقم: ٢٥٢٧٢، و ابن أبى شيبة فى المصنف ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٩، و ابن ابى عاصم فى السنة، ٢/٦٢٩، الرقم: ١٤٧٥.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢٣، و مسلم فى الصحيح ،كتاب: الامارة، باب: استحباب مبايعة الإمام الجيش، عند إرادة القتال، و بيان بيعة الرضوان تحت الشجرة، ٣/١٤٨٤، الرقم: ١٨٥٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٣٠٨، الرقم: ١٤٣٥٢، والشافعى فى المسند، ١/٢١٧، و أبوعوانة فى المسند، ٤/٣٠١، الرقم: ٦٨١٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٥/٢٣٥، الرقم: ٩٩٨١، والخراسانى فى كتاب السنن، ٢/٣٦٧، الرقم: ٢٨٨٥، و ابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/٣٨٥، الرقم: ٣٦٨٤٩.

يَومَ الْحُدَيْبِيَةِ: أَنْتُمْ خَيرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَكُنَّا أَلْفاً وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن ہمیں فرمایا: تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور ہم چودہ سو افراد تھے اور اگر آج میں دیکھ سکتا ہوں تو تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔''

٤٩۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ بَدْرٍ: فَلَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اصحاب بدر کے لئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: تم جو عمل کرنا چاہتے ہو کرو بیشک تمہارے لئے جنت لازم ہوگئی ہے یا فرمایا: میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔''

لحديث رقم ٤٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: فضل مَن شَهِدَ بدراً، ٤/١٤٦٣، الرقم: ٣٧٦٢، و فى كتاب: الجهاد، باب: الجاسوس، ٣/١٠٩٥، الرقم: ٢٨٤٥، و فى كتاب: المغازى، باب: وَمَا بَعَثَ بِهِ حَاطِبُ بْنُ أَبِى بلتعة إلى أهل مكة يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ ﷺ، ٤/١٥٥٧، الرقم: ٤٠٢٥، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر ﷺ، وقصة حاطب بن أبي بلتعة ﷺ، ٤/١٩٤١، الرقم: ٢٤٩٤، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الممتحنة، ٥/٤٠٩، الرقم: ٣٣٠٥، والدارمى فى السنن، ٢/٤٠٤، الرقم: ٢٧٦١۔

Marfat.com

٥٠ـ عن جابر بن سمرة ﷺ قال: خطبنا عمر بن الخطاب بالجابية فقال: إن رسول الله ﷺ قام فينا مثل مقامي فيكم فقال: احفظوني في أصحابي. ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم.

رواه ابن ماجة والحاكم.

و في رواية: عن ابن عمر رضي الله عنهما: فقال: استوصوا بأصحابي خيرا.

''حضرت جابر بن سمرہ ﷺ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر ﷺ نے جابیہ میں خطبہ دیا پھر کہا: ہمارے درمیان حضور نبی اکرم ﷺ یوں کھڑے ہوئے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میری حفاظت کرو (ان کی عزت و احترام کرو!) (ان لوگوں کی عزت و احترام کرو) جو ان کے بعد آنے والے ہیں پھر (ان لوگوں کی) جو ان کے بعد آنے والے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں فرمایا: میرے صحابہ کرام سے اچھا سلوک کرنا۔''

٥١ـ عن جابر ﷺ عن النبي ﷺ قال: لا تمس النار مسلما رآني

الحديث رقم ٥٠: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الأحكام، باب: كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، ٢/٧٩١، الرقم: ٢٣٦٣، والحاكم فى المستدرك، ١/١٩٨ـ ١٩٩، الرقم: ٣٩٠،٣٨٨، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦/٣٠٦، الرقم: ٦٤٨٣، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١/١٨، الرقم: ١١٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧/٩١، الرقم: ١٣٢٩٩، و أبوالقاسم هبة الله فى إعتقاد أهل السنة، ١/١٠٦، الرقم: ١٠٥، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢/٢١٩، الرقم: ١٥٤٦.

الحديث رقم ٥١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى فضل من رأى النبى ﷺ و صحبه، ٥/٦٩٤، الرقم: ٣٨٥٨، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٧/٣٥٧، الرقم: ٩٨٣، و فى المعجم الأوسط، ١/٣٠٨، الرقم: ١٠٣٦ والهيثمى فى المجمع ←

Marfat.com

أَوْ رَآى مَنْ رَآنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (صحابی) کو دیکھا۔''

٥٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيْلُ، وَ أَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ سو آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور

...... الزوائد، ١٠/٢١، والديلمي في الفردوس بماثور الخطاب، ٥/١١٦، الرقم: ٧٦٥٩، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٣٠، الرقم: ١٤٨٤۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي بكر و عمر رضي الله عنهما كليهما، ٥/٦١٦، الرقم: ٣٦٨٠، و الحاكم في المستدرك، ٢/٢٩٠، الرقم: ٣٠٤٧، و ابن الجعد في المسند، ١/٢٩٨، الرقم: ٢٠٢٦، والديلمي في الفردوس بماثور الخطاب، ٤/٣٨٢، الرقم: ٧١١١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/١١٤۔

Marfat.com

زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔''

٥٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَآى أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ: هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن حنطب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔''

٥٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ! فَإِنَّمَا عَلَيْكَ

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب أبى بكر و عمر رضي الله عنهما كليهما، ٥/ ٦١٣، الرقم: ٣٦٧١.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ٣/ ١٣٤٤، الرقم: ٣٤٧٢، و فى باب: مناقب عثمان بن عفان أبي عمرو القرشي ﷺ، ٣/ ١٣٤٤، الرقم: ٣٤٩٦، و فى مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوى ﷺ، ٣/ ١٣٤٦، الرقم: ٣٤٨٣، و الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب عثمان بن عفان ﷺ، ٥/ ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، و أبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب فى الخلفاء، ٤/ ٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٤٣، الرقم: ٨١٣٥، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١١٢، الرقم: ١٢١٢٧، ٢٢٨٦٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦/ ٣٣٨، الرقم: ٦٥٦٦، و ابن حبان فى الصحيح، ١٤/ ٤١٥، الرقم: ٦٤٩٢، و أبويعلى فى المسند، ٥/ ٢٨٩، الرقم: ٢٩١٠.

Marfat.com

نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ، وَشَهِيْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان ﷺ بھی تھے، اچانک پہاڑ اُن کے (آنے کی خوشی کے) باعث (جوشِ مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔''

٥٥۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِأَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے علاوہ اوّلین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔''

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب أبى بكر و عمر رضى الله عنهما كليهما، ٥/٦١٠، الرقم: ٣٦٦٤-٣٦٦٥، و ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فى فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/٣٦، الرقم: ٩٥-١٠٠، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/٣٣٠، الرقم: ٦٩٠٤، والبزار فى المسند، ٢/١٣٢، الرقم: ٤٩٠، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/٩١، الرقم: ١٣٤٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/٨٠، الرقم: ٦٠٢، و أبويعلى فى المسند، ١/٤٠٥، الرقم: ٥٣٣، و ابن أبى عاصم فى السنة، ٢/٦١٧، الرقم: ١٤١٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/٨٠، الرقم: ٦٠٢، والطبرانى فى المعجم الاوسط، ٧/٦٨، الرقم: ٦٨٧٣، والطبرانى فى المعجم الصغير، ٢/١٧٣، الرقم: ٩٧٦۔

Marfat.com

٥٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيْقٌ أَوْشَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر ﷺ تھے اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔''

٥٧۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ، خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ

الحديث رقم ٥٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير ﷺ، ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذى في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب عثمان بن عفان ﷺ، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٤١، الرقم: ٦٩٨٣، و النسائى في السنن الكبرى، ٥/٥٩، الرقم: ٨٢٠٧، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٤١٩، الرقم: ٩٤٢٠، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢/٦٢١، الرقم: ١٤٤١.

الحديث رقم ٥٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/٣٧٩، الرقم: ٣٦٠٠، والبزار فى المسند، ٥/٢١٢، الرقم: ١٨١٦،١٧٠٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤/٥٨، الرقم: ٣٦٠٢، و فى المعجم الكبير، ٩/١١٢،١١٥، الرقم: ٨٥٨٢،٨٥٩٣، والبيهقى فى الإعتقاد، ١/٣٢٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/١٧٧، ٨/٢١٢.

اللهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُوْنَ عَلَى دِيْنِهِ (وَ فِي رِوَايَةٍ: فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِيْنِهِ) فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَاللهِ سَيِّئٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَ رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی تو قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر دل پایا تو اسے اپنے لئے چن لیا (اور خاص کر لیا) اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو (صرف اپنے لئے) منتخب کرنے کے بعد دوبارہ قلوب انسانی کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کے دلوں کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا انہیں اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر بنا دیا وہ ان کے دین کے لئے جہاد کرتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا مددگار بنا دیا) پس جس شے کو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بھی) اچھی اور جسے برا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بری ہے۔''

٥٨ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَهْمَا

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البيهقى فى المدخل إلى السنن الكبرى، ١/١٦٢، الرقم: ١٥٢، و عبد بن حميد نحوه فى المسند، ١/٢٥٠، الرقم: ٧٨٣، و القضاعى فى مسند الشهاب، باب: مثل أصحابى مثل النجوم، ٢/٢٧٥، الرقم: ١٣٤٦، و الديلمى فى الفردوس بما ثور الخطاب، ٤/١٦٠، الرقم: ٦٤٩٧، و الذهبى فى ميزان الإعتدال، ٢/١٤٢: ٨/٧٣، و فى لسان الميزان، ٢/١١٨، ١٣٧، الرقم: ٥٩٤، ←

Marfat.com

أُوتِيتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَالْعَمَلُ بِهِ لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ فَسُنَّةٌ مِنِّي مَاضِيَةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي فَمَا قَالَ أَصْحَابِي إِنَّ أَصْحَابِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ فَأَيُّمَا أَخَذْتُمْ بِهِ اهْتَدَيْتُمْ وَ اخْتِلَافُ أَصْحَابِي لَكُمْ رَحْمَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ ہو تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو، فرمایا: میرے صحابہ کی مثال یوں ہے جیسے آسمان پر ستارے، ان میں سے جس کا دامن پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لئے رحمت ہے۔''

٥٩۔ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوْقٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوا

والخطيب بغدادى فى الكفاية فى علم الرواية، ١/٤٨، و السيوطى فيمفتاح الجنة، ١/٤٥، و العجلونى فى كشف الخفاء، ١/٦٦، ١٤٧، الرقم: ١٥٣-٣٨١، و قال: و رواه الدار قطني و ابن كثير فى تحفة الطالب، ١/٤٥١، الرقم: ٣٤١، و ابن الملقن فى خلاصة البدر المنير، ٢/٤٣١، الرقم: ٢٨٦٨ و فى شرح الزرقانى، ٢/٣٠٢، و ابن عبد البر فى التمهيد، ٤/٢٦٣، و العسقلانى فى فتح البارى، ٤/٥٧، و ابن قدامة فى المغنى، ٣/٢١٠٩، و آمدى فى الإحكام، ١/٢٩٠، و ابن حزم فى الإحكام، ٥/٦١.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/٥٧، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، و ابن أبى عاصم فى كتاب السنة، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٠٠٦، والكنانى فى مصاح الزجاجة، ١/٢٤، الرقم: ٥٩.

Marfat.com

أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمُقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''نسیر بن ذعلوق روایت کرتے ہیں کہ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو برا مت کہو، کیونکہ ان کا حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری زندگی بھر کے (اعمال) سے بہتر ہے۔''

٦٠۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ﷺ قَالَ: وَ عَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ، فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

الحديث رقم ٦٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الأخذ بالسنة و اجتناب البدع، ٥/٤٤، الرقم: ٢٦٧٦، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في لزوم السنة ٤/٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٧، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ١/١٥، الرقم: ٤٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٦، وابن حبان في الصحيح، ١/١٧٨، الرقم: ٥، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٤، الرقم: ٣٢٩، و قال: هذا حديث صحيح ليس له علة، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٤٦، الرقم: ٦١٨.

Marfat.com

رواهُ التِّرمذيُّ وابنُ ماجة.

وقالَ التِّرمذيُّ: هٰذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

''حضرت عرباض بن ساریہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے۔ ایک شخص نے کہا: یہ تو الوداع کرنے والے شخص کے وعظ جیسا (خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت اختیار کرے تم لوگ اسے (سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا۔''

٦١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ (وَ فِي رِوَايَةٍ: وَضَعَ الْحَقَّ) عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ

الحديث رقم ٦١: أخرجه الترمذى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ٥/ ٦١٧، الرقم: ٣٦٨٢، وأبو داود فى السنن، كتاب: الخراج والإمارة والفيء، باب: فى تدوين العطاء، ٣/ ١٣٨، الرقم: ٢٩٦١، ٢٩٦٢، وابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فى فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/ ٤٠، الرقم: ١٠٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٥٣، الرقم: ٥١٤٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٣١٢، الرقم: ٦٨٨٩، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ٩٣، الرقم: ٤٥٠١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦/ ٢٩٥، الرقم: ١٢٥٠٣.

Marfat.com

الخَطَّابِ فِيْهِ، (شَکَّ خَارِجَةٌ) إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ القُرآنُ عَلٰی نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِرمِذِيُّ وأَبُو دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس میں بات کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس مسئلہ پر کچھ کہا تو قرآن حکیم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق نازل ہوا۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الإِمَامِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ عليه السلام

مناقبِ امام مہدی منتظر علیہ السلام کا بیان

٦٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔''

٦٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى

الحديث رقم ٦٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأنبيا، باب: نزول عيسى بن مريم عليه السلام، ٣/ ١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبيّنا محمد ﷺ ١/ ١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢، و العسقلانى فى فتح البارى، ٦/ ٤٩٣.

الحديث رقم ٦٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكماً بشريعة تبينا محمد ﷺ، ١/ ١٣٧، الرقم: ١٥٦، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٢٣١، الرقم: ٦٨١٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٣٤٥، الرقم: ١٤٧٦٢. ١٥١٦٧، وابن جارود فى المنتقى من السنن المسندة، ١/ ٢٥٧، الرقم: ١٠٣١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٩/ ١٨٠، وابو عوانه في المسند، ١/ ٩٩، الرقم: ٣١٧، و ابن مندة فى الإيمان، ١/ ٥١٧، الرقم: ٥١٨، الرقم: ٤١٨، و العظيم آبادى فى عون المعبود، ١١/ ٣٠٩، و المناوى فى فيض القدير، ٦/ ٣٩٥.

Marfat.com

يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا. فَيَقُوْلُ لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخر میں عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا: تشریف لائیں ہمیں نماز پڑھائیں اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اس وقت) میں امامت نہیں کراؤں گا۔ تم ایک دوسرے پر امیر ہو (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔''

٦٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ إِسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذَالِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء في المهدي، ٤/ ٥٠٥، الرقم: ٢٢٣١، و أبو داود فی السنن، کتاب: المهدی، ٤/ ٢٣٦، الرقم: ٤٢٨٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٣٧٦، الرقم: ٣٥٧١، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ١٠/ ١٣٣، الرقم: ١٠٢١٥، والمقرئ فی السنن الواردة فی الفتن، ٥/ ١٠٤٠، الرقم: ٥٦٢، و الهيثمی فی موارد الظمآن، ١/ ٤٦٤، الرقم: ١٨٧٧.

Marfat.com

''حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا کہ وہ شخص (یعنی مہدی ﷺ) خلیفہ ہو جائے۔''

٦٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ إِسْمِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) ہوگا۔''

٦٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الفتن، باب: ماجاء في المهدي، ٤/٥٠٥، الرقم:٢٢٣٠ و بزار فی المسند، ٥/٢٠٤، الرقم: ١٨٠٣ و الحاكم، فی المستدرك، ٤/٤٨٨، الرقم:٨٣٦٤، و أبوداود فی السنن، كتاب: المهدي، ٤/١٠٦، الرقم: ٤٢٨٢، والبزار فی المسند، ٥/٢٠٤، الرقم: ١٨٠٤، و احمد بن حنبل فی المسند، ١/٤٤٨، الرقم: ٤٢٧٩، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠/٤٣٥، الرقم: ١٠٢٢٣، الشاشي فی المسند، ٢/١١٠، الرقم: ٢٣٥.

الحديث رقم ٦٦: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: المهدي، ٤/١٠٧، الرقم: ٤٢٨، والحاكم فی المستدرك، ٤/٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨، و الطبرانی المعجم الأوسط، ٩/١٧٦، الرقم: ٩٤٦٠، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/٤٦٤، الرقم: ١٨٧٩.

مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الأَنْفِ: يَمْلأُ الأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، وَ يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوں گے (یعنی میری نسل سے ہوں گے) ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ امام مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا اور وہ سات سال تک بادشاہت (خلافت) کریں گے۔''

٦٧۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (امام) مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جو ان کے لئے مطلوب ہوگا)۔''

٦٨۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

الحديث رقم ٦٧: أخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/ ١٣٦٧، الرقم: ٤٠٨٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٨٤، الرقم: ٦٤٥، و أبو يعلى فی المسند، ١/ ٣٥٩، الرقم: ٤٦٥، و إبن أبي شيبه فی المصنف، ٧/ ٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٤.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: المهدی، ٤/ ١٠٧، الرقم:٤٢٨٤، و المقریء فی السنن الواردة فی الفتن، ٥/ ١٠٥٧، الرقم: ٥٧٥، و العظيم آبادی فی عون المعبود، ١١/ ٢٥١، و المناوی فی فيض القدير، ٦/ ٢٧٧.

Marfat.com

المَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. رواه أبو داود.

''ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہو گا۔''

٦٩۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه و نظر إلى ابنه الحسن فقال: إِنَّ ابْنِي هذا سَيِّدٌ كما سمَّاه النَّبِيُّ ﷺ، و سيخرج من صلبه رجل يُسمَّى باسم نبيِّكم ﷺ يُشبهه في الخُلُق و لا يُشبهه في الخَلْق ثم ذكر قصة يملأ الأرض عدلا. رواه أبو داود.

''ابو اسحاق روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: بیشک میرا یہ بیٹا سردار ہو گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہو گا اور اس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہو گا وہ صورت میں مشابہ نہ ہو گا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قصہ بیان فرمایا کہ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔''

٧٠۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ: لَا يَزَالُ

الحديث رقم ٦٩: أخرجه ابو داود في السنن، كتاب: المهدى، ٤/١٠٨، الرقم: ٤٢٩٠، و العظيم آبادى فى عون المعبود، ١١/٢٥٧، و المباركفورى فى تحفة الأحوزى، ٦/٤٠٣، و السيوطى فى شرح سنن ابن ماجة، ١/٣٠٠، الرقم: ٤٠٨٥.

الحديث رقم ٧٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: الناس تبع لقريش والخلافة من قريش، ٣/١٤٥٣، الرقم: ١٨٢١، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/٤٤، الرقم: ٦٦٦٢، و أبو عوانة فى المسند، ٤/٣٧٠، الرقم: ٦٩٨٢، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/١٠٦، الرقم: ٢١٠٥٨، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢/١٩٥، الرقم: ←

Marfat.com

الإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَي عَشَرَ خَلِيْفَةً ثُمَّ قَالَ: كَلِمَةٌ لَمْ أَفْهَمْهَا. فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بارہ خلیفہ ہونے تک اسلام غالب رہے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بات فرمائی جسے میں نہیں سمجھ سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ (تمام خلفاء) قریش سے ہوں گے۔''

۷۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَ جَوْرًا وَ عُدْوَانًا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَ عَدْلًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ

وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر نہ جائے، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)۔''

۷۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ:

...... ۱۷۹۲، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ۳/۱۲۶، الرقم: ۱٤٤۸، و العسقلاني في فتح الباري، ۱۳/۲۱۱۔

الحديث رقم ۷۱: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٦۰۰، الرقم: ۸٦٦۹، و هيثمي في موارد الظمآن، ۱/٤٦٤، الرقم: ۱۸۸۰۔

الحديث رقم ۷۲: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ۲/۱۳٦۸، الرقم: ٤۰۸۷۔

Marfat.com

نَحْنُ وَلدُ عبدِ المُطَّلِبِ، سَادَةُ أهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَ حَمْزَةُ وَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرٌ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم عبدالمطلب کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہوں گے؛ یعنی میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی۔''

٧٣۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُبَايِعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيْهِ عُصَبُ الْعِرَاقِ وَ أَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) کی رکنِ حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد (۳۱۳ افراد) کی مثل بیعت کی جائے گی۔ بعدازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔''

الحديث رقم ٧٣: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، و ابن أبي شيبة فى المصنف، ٧/٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَئِمَّةِ الْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِيْنَ رضي الله عنهم

﴿ائمہ فقہاءِ مجتہدین رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾

٧٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ: ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾. [الجمعة : ٣] قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْكَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ، أَوْ رَجُلٌ، مِنْ هَؤُلَاءِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ٧٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، ١٦/٢٩٨، كتاب: التفسير/الجمعة، باب: قوله: وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ: ١٨٥٨/٤٠٣، الرقم: ٤٦١٥، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل فارس، ٤/١٩٧٢، الرقم: ٢٥٤٦، و الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، باب: فِي فضل العجم، ٥/٧٢٥، الرقم: ٣٩٤٢، و فى كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: وَمِنْ سُوْرَةِ محمد صلى الله عليه وآله وسلم ، ٥/٣٨٤، الرقم: ٣٢٦٠۔ ٣٢٦١، وفى باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ، ٥/٤١٣، الرقم: ٣٣١٠، و ابن حبان فى الصحيح، ١٦/٢٩٨، الرقم: ٧٣٠٨، و الديلمى فى الفردوس بما ثور الخطاب، ٤/٣٦٧، الرقم: ٧٠٦٠، وأبونعيم فى حلية الأولياء، ٦/٦٤، والعسقلانى فى فتح البارى، ٨/٦٤٢، الرقم: ٤٦١٥، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢/١٧٠، الرقم: ١٣٩٩، و ابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٦٤، الرقم: ٤٧٩٧، والطبرانى فى جامع البيان، ٢٨/٩٦، والقرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ١٨/٩٣۔

Marfat.com

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ پر سورہ جمعہ (کی یہ آیت) نازل ہوئی ''اور ان میں سے دوسرے جو ابھی تک ان اگلوں سے نہیں ملے'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون حضرات ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب ارشاد نہ فرمایا تو میں نے تین مرتبہ دریافت کیا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے درمیان موجود تھے رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست اقدس حضرت سلمان رضی اللہ عنہ (کے کندھوں) پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا (آسمان دنیا میں سب سے اونچے مقام) کے قریب بھی ہوا تو ان (فارسیوں) میں سے کچھ لوگ یا ایک آدمی (راوی کو شک ہے) اسے وہاں سے بھی حاصل کرلے گا۔''

٧٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ: مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ، حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اسے حاصل کر لیتا یا فرمایا: فارس (والوں) کی اولاد میں سے ایک شخص اسے حاصل کر لیتا۔''

الحديث رقم ٧٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل فارس، ٤/١٩٧٢، الرقم: ٢٥٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، باب: ما جاء في ناس من أبناء فارس، ١٠/٦٤، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٣/٧٤٤، الرقم: ٣٦٦، والعجلوني في كشف الخفاء ٢/٤٦٣، الرقم: ٢٩٦٣، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٣/٢١٨، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/١٧٠، الرقم: ١٣٩٩، والمناوي في فيض القدير، ٥/٣٢٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٨/٩٣.

٧٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اسے حاصل کر لیتا یا فارس (والوں) کی اولاد میں سے ایک شخص اسے حاصل کر لیتا۔''

٧٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْكَانَ الدِّيْنُ مُعَلَّقاً بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو اہلِ فارس میں سے ایک شخص اسے ضرور پا لے گا۔''

الحديث رقم ٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٠٨، الرقم: ٨٠٦٧.

الحديث رقم ٧٧: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠/٢٠٤، الرقم: ١٠٤٧٠، و ابن أبى شيبة فى المصنف، باب: ماجاء فى العجم، ٦/٤١٥، الرقم: ٣٢٥١٥۔ ٣٢٥١٦، و الديلمى فى الفردوس بما ثور الخطاب، ٣/٣٦٠، الرقم: ٥٠٨٤، و ابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٢٣/٢١٨، و الواسطى فى تاريخ واسط، ١/٢٢٠، والخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ١٠/٣١٢، الرقم: ٥٤٦٠، وابن قانع فى معجم الصحابة، ٣/١٢٩، الرقم: ١١٠٢، والعسقلانى فى الإصابة، ٦/٢١٣، الرقم: ٨٢١٧، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، باب: ماجاء فى ناس من أبناء فارس، ١٠/٦٥، والخطيب فى تالي تلخيص المتشابه، ١/٢٠٩، الرقم: ١٠٨.

٧٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، لَوْكَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ (أَبْنَاءِ) فَارِسَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُمْ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر علم ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ اسے ضرور پا لیں گے۔''

٧٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ، تَقَرَّبُوْا يَا بَنِي فَرُّوْخَ إِلَى اللهِ، فَإِنَّ الْعَرَبَ قَدْ أَعْرَضَتْ، وَوَاللهِ! إِنَّ مِنْكُمْ لَرِجَالاً لَوْكَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَنَالُوْهُ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بربادی ہے عربوں کے لئے اس شر سے جو عنقریب آنے والا ہے۔ وہ فلاح پا گیا جس نے اس

الحديث رقم ٧٨: أخرجه أحمد بن حنبل، ٢/ ٤٢٠، الرقم: ٩٤٣٠، ٧٩٣٧، ٩٤٥٤، ١٠٠٥٩، والبزار فى المسند، ٩/ ١٩٥، الرقم: ٣٧٤١، وابن حبان فى الصحيح، باب: ذكر صلى الله عليه وآله وسلم لأهل الفارس بقول الإيمان والحق، ١٦/ ٢٩٩، الرقم: ٧٣٠٩، والهيثمى فى موارد الظمآن، باب: فى ناس من أبناء فارس، ١/ ٥٧٤، الرقم: ٢٣٠٩، وفى مجمع الزوائد، باب: ماجاء فى ناس من أبناء فارس، ١٠/ ٦٤، والحارث فى مسند زوائد الهيثمى، ٢/ ٩٤٣، والقيسرانى فى تذكرة الحفاظ، ٣/ ٩٧٢، الرقم: ٩١٢، والذهبى فى سير اعلام النبلاء، ١٠/ ٢١٠، و ابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٥١/ ١٤٠۔

الحديث رقم ٧٩: أخرجه الطحاوى فى مشكل الآثار، ٣/ ٩٤۔

سے اپنا ہاتھ روک لیا۔ اے بنی فروخ! اللہ تعالی کا قرب حاصل کرو، یقیناً عربوں نے اس سے ترکِ تعلق کرلیا اور اللہ کی قسم! یقیناً تم میں سے ضرور ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ اگر علم ثریا پر بھی ہوا تو وہ اسے ضرور پالیں گے۔‘‘

٨٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: اقْتَرِبُوْا يَا بَنِي فَرُّوخَ إِلَى الذِّكْرِ، وَاللهِ! إِنَّ مِنْكُمْ لَرِجَالًا لَوْ أَنَّ الْعِلْمَ كَانَ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلُوْهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بنی فروخ! (اللہ تعالی کے) ذکر کے قریب ہو جاؤ۔ اللہ رب العزت کی قسم! یقیناً تم میں سے ایسے لوگ ہوں گے اگر علم ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو وہ ضرور اسے پالیں گے۔‘‘

٨١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ادْنُوْا يَا مَعْشَرَ الْمَوَالِيِّ إِلَى الذِّكْرِ، فَإِنَّ الْعَرَبَ قَدْ أَعْرَضَتْ، وَ إِنَّ الإِيْمَانَ لَوْ كَانَ مُعَلَّقًا بِالْعَرْشِ كَانَ مِنْكُمْ مَنْ يَطْلُبُهُ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ فِي تَارِيْخِهِ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ موالی ذکر کے قریب ہو جاؤ یقیناً عربوں نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اور یقیناً اگر ایمان عرش کے ساتھ بھی معلق ہوا تب بھی تم میں سے ایک شخص اسے ضرور پالے گا۔‘‘

٨٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ رِوَايَةً: يُوْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ (الرَّجُلُ)

الحديث رقم ٨٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤/ ٣٤٢، الرقم: ٥٣٣٠.
الحديث رقم ٨١: أخرجه أبو نعيم في تاريخ أصبهان، ١/ ٦.
الحديث رقم ٨٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ: باب: ماجاء في عالم المدينة، ٥/ ٤٧، الرقم: ٢٦٨٠، ←

Marfat.com

أكباد الإبل يطلبون العلم. وفي رواية: يخرج الناس من المشرق والمغرب، فلا يجدون أحدًا أعلم من عالم المدينة.

رواه الترمذي والنسائي والحاكم.

وقال: هذا حديث صحيح. وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب لوگ طلبِ علم میں اونٹوں کی پیٹھ کو بل کریں گے (تیزی سے سفر کریں گے) اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق و مغرب سے لوگ علم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے لیکن وہ عالمِ مدینہ سے زیادہ صاحبِ علم کسی کو نہیں پائیں گے۔''

٨٣. عن عبد الله رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: لا تسبوا قريشًا، فإن عالمها يملأ طباق الأرض علمًا. وفي رواية: اللهم اهد قريشًا.

والنسائي في السنن الكبرى، باب: عالم المدينة، ٢/٤٨٩، الرقم: ٤٢٩١، والحاكم في المستدرك، ١/١٦٨، الرقم: ٢٣٠٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٨٥، الرقم: ١٦٨١، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/٣٣٩، والحميدي في المسند، ٢/٤٨٥، الرقم: ١١٤٧، والخطيب في تاريخ بغداد، ٥/٣٠٦، الحديث، ١/١٩٥، الرقم: ٩٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣٤، وابن عبدالبر في التمهيد، ١/٨٤، والذهبي في سير اعلام النبلاء، ٨/٥٥، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٠/٧، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٧/١١٧.

الحديث رقم ٨٣: أخرجه أبوداود الطيالسي في المسند، ١/٣٩، الرقم: ٣٠٩، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٣٧، الرقم: ١٥٢٣، والخطيب في تاريخ بغداد، ٢/٦١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٩٥، ٩/٦٥، والديلمي في الفردوس بما ثور الخطاب، ٥/١٢، الرقم: ٧٢٩٥، والبيهقي في بيان من أخطا على الشافعي، ١/٩٤، و ←

Marfat.com

رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ وَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَ الْخَطِيبُ.

''حضرت عبداللہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کو گالی مت دو بیشک اہلِ قریش کا عالم تمام دنیا کو علم سے بھر دے گا۔'' ایک روایت میں ''اے اللہ! قریش کو ہدایت دے'' کے الفاظ آتے ہیں۔''

العسقلانى فى تهذيب التهذيب، ٩/٢٤، والمزى فى تهذيب الكمال، ٢٤/٣٦٤، يحيى بن شرف فى تهذيب الأسماء، ١/٧٣، والعجلونى فى كشف الخفاء، ٢/٦٨، الرقم: ١٧٠١، والمناوى فى فيض القدير، ٢/١٠٥، والشاشى فى المسند، ٢/١٦٩، الرقم: ٧٢٨، وذهبى فى ميزان الإعتدال، ٧/٢٧، وفى لسان الميزان، ٦/١٥٩، الرقم: ٥٦٦.

٦. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ رضي الله عنهم

﴿اولیاء و صالحین رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾

٨٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

Marfat.com

الحديث رقم ٨٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ٣/١١٧٥، الرقم: ٣٠٣٧، وفي كتاب: الأدب، باب: المِقَةِ مِن الله تعالى، ٥/٢٢٤٦، الرقم: ٥٦٩٣، و في كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ٦/٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٧، و مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إذا أحب الله عبدا حببه إلى عباده، ٤/٢٠٣٠، الرقم: ٢٦٣٧، ومالك في الموطأ، ٢/٩٥٣، الرقم: ١٧١٠.

٨٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي، يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وإِنْ سَأَلَنِي، لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي، لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ برابر نفلی عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح

الحديث رقم ٨٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الرقاق، باب: التواضع، ٥/٢٣٨٤، الرقم: ٦١٣٧، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٥٨، الرقم: ٣٤٧، والبيهقی فی السنن الکبری، ١٠/٢١٩، باب (٦٠)، و فی کتاب الزهد الکبير، ٢/٢٦٩، الرقم: ٦٩٦۔

Marfat.com

متردد نہیں ہوتا جیسے بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں۔ اسے موت پسند نہیں اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں۔‘‘

٨٦۔ عن عمر بن الخطّاب ﷺ قال: قال النّبيُّ ﷺ: إنّ من عباد الله لأناسا ما هم بأنبياء ولا شهداء يغبطهم الأنبياء والشّهداء يوم القيامة بمكانهم من الله. قالوا: يا رسول الله! تخبرنا من هم؟ قال: هم قوم تحابّوا بروح الله على غير أرحام بينهم، ولا أموال يتعاطونها، فوالله إنّ وجوههم لنور و إنّهم لعلى نور، لا يخافون إذا خاف النّاس، ولا يحزنون إذا حزن النّاس، و قرأ هذه الآية: ﴿ألا إنّ أولياء الله لا خوف عليهم و لا هم يحزنون﴾. [يونس: ٦٢]، رواه أبو داود والنّسائيّ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو نہ انبیاء کرام ہیں نہ شہداء، قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مقام دیکھ کر ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جن کی باہمی محبت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتی ہے نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کے چہرے نور ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے پھر

الحديث رقم ٨٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: البيوع، باب: في الرهن، ٣: ٢٨٨، الرقم: ٣٥٢٧، والنسائي في السنن الكبرى، سورة يونس، ٦/٣٦٢، الرقم: ١١٢٣٦، والبيهقي في شعب الايمان، ٦/٤٨٦، الرقم: ٨٩٩٨.

Marfat.com

آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے﴾۔‘‘

۸۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ. قِيْلَ: مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللهِ مِنْ غَيْرِ أَرْحَامٍ وَلَا إِنْتِسَابٍ، وُجُوْهُهُمْ نُوْرٌ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [يونس: ٦٢]. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ أَبُوْ يَعْلَى وَ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء کرام اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور واسطہ کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پرنور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے اور انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔‘‘

الحديث رقم ٨٧: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣٢، الرقم: ٥٧٣، و أبو يعلى في المسند، ١٠/٤٩٥، الرقم: ٦١١٠، والبيقهي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٥، الرقم: ٨٩٩٧، ٨٩٩٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٢، الرقم: ٤٥٨٠، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٦٢١، الرقم: ٢٥٠٨.

Marfat.com

٨٨۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا، ذُكِرَ اللهُ ﷻ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ و أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں تم میں سے سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آ جائے۔''

٨٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَوْلِيَاءِ اللهِ؟ فَقَالَ: الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ ﷻ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

وَ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ وَثَّقَهُ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے

الحديث رقم ٨٨: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الذهد، باب: من لا يؤبه له، ٢/١٣٧٩، الرقم: ٤١١٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٤٥٩، الرقم: ٢٧٦٤٠، والبخارى فى الأدب المفرد، ١/١١٩، الرقم: ٣٢٣، والكنانى فى مصباح الزجاجة، ٤/٢١٥، الرقم: ١٤٦٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٤/١٦٧، الرقم: ٤٢٣.

الحديث رقم ٨٩: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، سورة يونس، ٦/٣٦٢، الرقم: ١١٢٣٥، وابن المبارك فى كتاب الزهد، ١/٧٢، الرقم: ٢١٧، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ١٠/١٠٨، الرقم: ١٠٥، و الحكيم الترمذى فى نوادر الأصول فى أحاديث الرسول ﷺ، ٢/٣٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٧٨.

Marfat.com

اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جنہیں دیکھنے سے اللہ یاد آ جائے (وہ اولیاء اللہ ہیں)۔''

۹۰۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيْحُ لِذِكْرِ اللهِ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنيَا.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کنجیاں ہوتے ہیں انہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا ہے۔''

۹۱۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ الإِيْمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ لِلّٰهِ وَ يَرْضَى لِلّٰهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ، اسْتَحَقَّ حَقِيْقَةَ الإِيْمَانِ، وَ إِنَّ أَحِبَّائِي وَ أَوْلِيَائِي الَّذِيْنَ يُذْكَرُوْنَ بِذِكْرِي وَ أُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ۹۰: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۰/ ۲۰۵، الرقم: ۱۰۴۷٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۱/ ٤٥٥، الرقم: ٤۹۹، وابن أبی الدنيا فی كتاب الأولياء، ۱/ ۱۷، الرقم: ۲٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۷۸، وَصَحَّحَهُ.

الحديث رقم ۹۱: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱/ ۲۰۳، الرقم: ٦٥۱، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱/ ٥۸، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ٤۳۰، الرقم: ۱٥٦۳٤، و ابن رجب فی جامع العلوم و الحكم، ۱/ ۳٦٥، و ابن أبي الدنيا فی كتاب الأولياء، ۱/ ۱٥، الرقم: ۱۹، و الديلمی فی الفردوس بماثور الخطاب، ٥/ ۱٥۲، الرقم: ۷۷۸۹، و المنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ۱٤، الرقم: ٤٥۸۹.

''حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز و محور فقط ذات الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا، اور بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرے ذکر سے ان کی یاد آ جاتی ہے اور ان کے ذکر سے میری یاد آ جاتی ہے (یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔''

٩٢۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَ إِنَّ مَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَ إِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا. قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدَى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک معمولی دکھاوا بھی شرک ہے

الحديث رقم ٩٢: أخرجه ابن ماجة فی السنن، كتاب: الفتن، باب: من ترجى له السلامة من الفتن، ٢/ ١٣٢٠، الرقم: ٣٩٨٩، والحاكم فی المستدرك، ١/ ٤٤، الرقم: ٤، ٤/ ٣٦٤، الرقم: ٧٩٣٣، والطبرانی فی المعجم الصغير، ٢/ ١٢٢، الرقم: ٨٩٢، والديلمی فی الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/ ٥٤٨، الرقم: ٩٠٤٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١/ ٣٤، الرقم: ٤٩.

اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کیا، بیشک اللہ تعالیٰ ان نیک متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں (کسی بھی مجلس میں یا کام کے لئے) بلایا نہیں جاتا اور نہ ہی انہیں پہچانا جاتا ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ایسے لوگ ہر طرح کی آزمائش اور تاریک فتنے سے نکل جاتے ہیں۔''

۹۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ وَ زَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَ ذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَ نَحْوَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہمارے بہترین ہم نشین کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔''

الحديث رقم ۹۳: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/٣٢٦، الرقم: ٢٤٣٧، و عبد بن حميد في المسند، ١/٢١٣، الرقم: ٦٣١، و أبونعيم في حلية الأولياء، ٧/٤٦، و ابن المبارك في الزهد، ١/١٢١، الرقم: ٣٥٥، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٣٩٣، الرقم: ١٠٥٩، و ابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/١٧، الرقم: ٢٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٣، الرقم: ١٦٣، والهندي في كنز العمال، ٩/٢٨، ٣٧، الرقم: ٢٤٧٦٤، ٢٤٨٢٠، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٣٩، الرقم: ٩٩٤، و في شرح الزرقاني، ٤/٥٥٣، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٦٧.

Marfat.com

فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رضي الله عنهم

اولیاء و صالحین رضی اللہ عنہم کی محبت کا بیان

٩٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ تعالى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي؟ الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں کیونکہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہے۔''

٩٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى. فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا. فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟

الحديث رقم ٩٤: أخرجه مسلم فى صحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فى فضل الحب فى الله، ٤/ ١٩٨٨، الرقم: ٢٥٦٦، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٣٣٤، رقم: ٥٧٤، والدارمى فى السنن، ٢/ ٤٠٣، الرقم: ٢٧٥٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١٠/ ٢٣٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٢٣٧، الرقم: ٧٢٣، ٨٤٣٦، ٨٨١٨، ١٠٧٩٠، ١٠٩٢٣.

الحديث رقم ٩٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فى فضل الحب فى الله، ٤/ ١٩٨٨، الرقم: ٦٥٦٧، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٣٣١، ٣٣٧، الرقم: ٥٧٢، ٥٧٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٤٠٨، الرقم: ٩٢٨٠، ٩٩٥٩، ١٠٦٠٨، و أبويعلى فى المعجم، ١/ ٢١١، الرقم: ٢٥٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦/ ٤٨٨، ←

قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا. غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ ﷻ. قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْکَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّکَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ کو بھیج دیا، جب اس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے، تب اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔‘‘

٩٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ

و ابن المبارك فی الزهد، ١/٢٤٧، الرقم: ٧١٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/١٠، الرقم: ٤٥٧٣، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ٧/٤٥٤، واخطيب البغدادی فی تاريخ البغداد، ٣/٤٠٠، الرقم: ١٥٢٧، ٥٧٥١، ٦٨٢٧، ٧٣٧٦۔

الحديث رقم ٩٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: عَلَامَةِ الْحُبِّ فِي اللهِ ل، ٥/٢٢٨٣، الرقم: ٥٨١٧، ٥٨١٨، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٤، الرقم: ٢٦٤٠، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أن المرءَ مَعَ مَن أحبَّ، ٤/٥٩٦، الرقم: ٢٣٨٧، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ و النسائی فی السنن الكبری، ٦/٣٤٤، الرقم: ١١٧٨، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٣١٦، ←

Marfat.com

الله ﷺ، فقال: يا رسولَ الله! كيفَ تقولُ في رجلٍ أحبَّ قومًا ولم يلحقْ بهم؟ فقال رسولُ الله ﷺ: المرءُ مع منْ أحبَّ. متفقٌ عليه.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن (ان جیسے اعمال کرکے) ان سے ملا نہیں ہے؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔''

۹۷۔ عنْ أبي ذرٍّ رضي الله عنه، قال: قال رسولُ الله ﷺ: أفضلُ الأعمالِ الحبُّ في الله والبغضُ في الله.

رواه أبو داود و هذا لفظه و أحمد بطوله و قال فيه: إنَّ أحبَّ الأعمالِ. والبزارُ و لفظُهُ: أفضلُ العِلْمِ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الرقم: ٥٥٧، والبزار فى المسند، ٨/٣٢، الرقم: ٣٠١٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤/٤٢، الرقم: ٣٥٦٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٢٣٩، ٣٩٥، ٣٩٨، ٤٠٥، وأبو يعلى فى المسند، ٩/١٠٠، الرقم: ٥١٦٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/٣٨٧، الرقم: ٤٩٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٥، الرقم: ٤٥٩٧، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٨/٣٦، الرقم: ٢٩، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١/٦٢١، الرقم: ٢٥٠٧۔

الحديث رقم ٩٧: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: السنة، باب: مجانبة أهل الأهواء و بغضهم، ٤/١٩٨، الرقم: ٤٥٩٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/١٤٦، الرقم: ٢١٣٤١، والبزار فى المسند، ٩/٤٦١، الرقم: ٤٠٧٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٤، الرقم: ٤٥٩٣، والديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ١/٣٥٥، الرقم: ١٤٢٩۔

Marfat.com

(اللہ ﷻ کے نزدیک) اعمال میں سب سے افضل عمل اللہ ﷻ کے لئے محبت رکھنا اور اللہ ﷻ ہی کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔''

۹۸۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ.

رَوَاهُ مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيحِ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

''حضرت معاذ بن جبل ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری محبت واجب ہو گئی میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر مجلس قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے۔''

۹۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَوْأَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا لِلّٰهِ ﷻ، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ، لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ: هٰذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ۹۸: أخرجه مالك فى الموطأ، ۲/ ۹۵۳، الرقم: ۱۷۱، وإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ، وَ صَحَّحَهُ ابن حبان فى الصحيح، ۲/ ۳۳۵، الرقم: ۵۷۵، والحاكم فى المستدرك، ٤/ ۱۸٦، الرقم: ۷۳۱٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۱۰/ ۲۳۳، وَ صَحَّحَهُ، وَ وَافَقَهُ الذهبي، وقال ابن عبدالبر: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

الحديث رقم ۹۹: أخرجه البيهقى فى شعب الإيمان، ٦/ ٤۹۲، الرقم ۹۰۲۲۔

Marfat.com

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو بندے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں اور ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا۔''

١٠٠۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ: إِنَّکَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے عمل نہیں کر سکتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے انہوں نے کہا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: اے ابوذر! تو یقیناً ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ (راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے دہرا کر بیان کیا)۔''

الحديث رقم ١٠٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: أخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٤/ ٣٣٣، الرقم: ٥١٢٦، والبزار في المسند، ٩/ ٣٧٣، الرقم: ٣٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٣١٥، الرقم: ٥٥٦، والدارمي في المسند، ٢/ ٤١٤، الرقم: ٢٧٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٥٦، الرقم: ٢١٤١٦، ٢١٥٠١، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ١٢٨، الرقم: ٣٥١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٦٢١، الرقم: ٢٥٠٦، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي) ٢/ ٩٩١، الرقم: ١١٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ١٥، الرقم: ٤٥٩٨.

Marfat.com

١٠١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحْبِبْهُ. فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

الحديث رقم ١٠١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذِكرِ المَلَائِكَةِ، ٣/١١٧٥، الرقم: ٣٠٣٧، و فى كتاب: الأدب، باب: المِقَةِ مِن اللّٰهِ تَعَالَى، ٥/٢٢٤٦، الرقم: ٥٦٩٣، وفى كتاب: التوحيد، باب: كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيْلَ، ونِداءِ اللّٰهِ الملائِكَةَ، ٦/٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٧، و مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إذا أحب الله عبداً، حببه إلى عباده، ٤/٢٠٣٠، الرقم: ٢٦٣٧، ومالك فى الموطأ، كتاب: الشعر، باب: ماجاء فى المتحابين فى الله، ٢/٩٥٣، الرقم: ١٧١٠، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٨٦، الرقم: ٣٦٥، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣/١٦٠، الرقم: ٢٨٠٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٤١٣، الرقم: ٩٣٤١، ١٠٦٨٥، والبيهقى فى كتاب الزهد الكبير، ٢/٣٠١، الرقم: ٨٠٥، وابن عمر الأزدى فى مسند الربيع، ١/٤٥، الرقم: ٦٧، وابن راهويه فى المسند، ١/٣٦٦،، الرقم: ٣٧٥، وأبو المحاسن فى معتصر المختصر، ٢/٢٢٨.

١٠٢۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ ﷻ: قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ مِنْ أَجْلِي وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَزَاوَرُوْنَ مِنْ أَجْلِي وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَبَاذَلُوْنَ مِنْ أَجْلِي وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَصَادَقُوْنَ مِنْ أَجْلِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْحَاكِمُ نَحْوَهُ فِي مَوْضِعَيْنِ وَ صَحَّحَهُمَا.

''حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ ﷻ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق جو میری خاطر ایک دوسرے کو ملنے کے لئے جاتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لئے بھی برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے صدق دل سے باتیں کرتے ہیں۔''

١٠٣۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مُصْعَبِ بْنِ

الحديث رقم ١٠٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٨٦، ٥/٣٢٨، الرقم: ٢٢٨٣٥، و الحاكم في المستدرك، ٤/١٨٧، الرقم: ٧٣١٥۔ ٧٣١٦، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٤٠، الرقم: ٩٠٨٠، و في المعجم الصغير، ٢/٢٣٩، الرقم: ١٠٩٥، و في مسند الشاميين، ١/٣٧٧، الرقم: ٦٥٤، و البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٥، الرقم: ٨٩٩٦، و ابن المبارك في الزهد، ١/٢٤٩، الرقم: ٧١٦، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٤/١١، الرقم: ٤٥٧٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٦، ١٠/٢٧٩.

الحديث رقم ١٠٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٠٨، و الغزالي في احياء علوم الدين، ٤/٢٥٣، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٣٩١.

Marfat.com

عُمَيْرٍ مُقْبِلًا وَ عَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْهِ يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَ رَسُولِهِ إِلَى مَاتَرَوْنَ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا کہ ایک مینڈھے کی کھال کمر کے گرد لپیٹے چلے آرہے ہیں۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے اسے اس کے ماں باپ کے ساتھ دیکھا تھا کہ اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے اور اب اللہ اور رسول کی محبت نے اس کا یہ حال کیا ہے جو تم دیکھتے ہو۔''

۱۰۴۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ علیہ السلام يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَ الْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ علیہ السلام يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ.

الحديث رقم ۱۰۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ۷۳، ۵/ ۵۲۲، الرقم: ۳۴۹۰، و الحاكم في المستدرك، وقال: صحيح الإسناد، ۲/ ۴۷۰، الرقم: ۳۶۲۱، و الديلمي في الفردوس بماثور الخطاب، ۳/ ۲۷۱، الرقم: ۴۸۱۰، و أبو نعيم فى حلية الأولياء، ۱/ ۲۲۷، و المزي في تهذيب الكمال، ۱۴/ ۴۹۱، و النووي فيتهذيب الأسماء، ۱/ ۱۸۱، و ابن رجب في جامع العلوم و الحكم، ۱/ ۳۶۳.

Marfat.com

رواهُ التّرمذيُّ و هذا لفظُهُ والحاكمُ.

وَ قالَ أبُوْ عيْسى: هذا حديثٌ حسنٌ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت داود علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! اپنی محبت میرے لئے، میرے نفس، میری اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی حضرت داود علیہ السلام کا تذکرہ کرتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے تو فرماتے: وہ (اپنے دور میں) سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔''

١٠٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ. اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ! مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ! وَ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت

الحديث رقم ١٠٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ٧٤، ٥/٥٢٣، الرقم: ٣٤٩١، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٦، الرقم: ٢٩٥٩٢، و الذهبي في ميزان الإعتدال و حسّنه، ٣/٢٥٠.

Marfat.com

عطا فرما جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے یا اللہ! مجھے جو پسندیدہ چیز عطا فرمائے اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور جس پسندیدہ چیز کو مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر اس سے فارغ البال بنا دے۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِي صُحْبَةِ وَ زِيَارَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رضي الله عنهم

اولیاء و صالحین رضی اللہ عنہم کی زیارت اور صحبت کا بیان

١٠٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ. فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اس

الحديث رقم ١٠٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذِكرِ المَلَائِكَةِ، ٣/ ١١٧٥، الرقم: ٣٠٣٧، و فی كتاب: الأدب، باب: المِقَةِ مِن اللّٰهِ تَعَالَى، ٥/ ٢٢٤٦، الرقم: ٥٦٩٣، وفی كتاب: التوحيد، باب: كَلَام الرَّبِّ مَعَ جِبرِيْلَ، ونِداءِ اللّٰهِ الملائِكَةَ، ٦/ ٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٧، و فی مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إذا أحب اللّٰه عبداً، حببه إلى عباده، ٤/ ٢٠٣٠، الرقم: ٢٦٣٧، ومالك فی الموطا، كتاب: الشعر، باب: ماجاء فی المتحابين فی اللّٰه، ٢/ ٩٥٣، الرقم: ١٧١٠، وابن حبان فی الصحيح، ٢/ ٨٦، الرقم: ٣٦٥، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/ ١٦٠، الرقم: ٢٨٠٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٤١٣، الرقم: ٩٣٤١، ١٠٦٨٥، والبيهقی فی كتاب الزهد الكبير، ٢/ ٣٠١، الرقم: ٨٠٥، وابن عمر الأزدی فی مسند الربيع، ١/ ٤٥، الرقم: ٦٧، وابن راهويه فی المسند، ١/ ٣٦٦، الرقم: ٣٧٥، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ٢/ ٢٢٨.

سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

١٠٧۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَ إِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً. وَنَافِخُ الْكِيْرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھے اور برے ساتھی کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفۃً تمہیں (تھوڑی بہت خوشبو) دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ عمدہ خوشبو تو تم پا لو گے، رہی بھٹی والے (لوہار) کی بات تو (اس کی بھٹی کی آگ) یا تمہارے کپڑے جلا دے گی وگرنہ تمہیں (بھٹی کی) بدبو تو ضرور پہنچے گی۔''

الحديث رقم ١٠٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: المِسكِ، ٥/ ٢١٠٤، الرقم: ٥٢١٤، وفی كتاب: البيوع، باب: فی العَطّارِ وبيع المِسكِ، ٢/ ٧٤١، الرقم: ١٩٩٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البرو الصلة والآداب، باب: استحباب مجالسة الصالحين، ومجانبة قرناء السوء، ٤/ ٢٠٢٦، الرقم: ٧٢٧٠، ٧٣٠٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٧/ ٥٤، الرقم: ٩٤٣٥، والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢/ ٢٨٨، الرقم: ١٣٨٠، والرويانی فی المسند، ١/ ٣١٨، الرقم: ٩٧٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٤، الرقم: ٤٦٣٨۔

Marfat.com

١٠٨ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قُلْنَا يَارَسُولَ اللهِ، مَالَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا، وَزَهِدْنَا فِي الدُّنْيَا، وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا أَهَالِيْنَا، وَشَمَمْنَا أَوْلَادَنَا أَنْكَرْنَا أَنْفُسَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوْتِكُمْ، وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللهُ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ كَي يُذْنِبُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں ہم دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے باسی ہوجاتے ہیں؛ اور جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور اپنے گھر والوں سے مانوس ہوتے اور اپنی اولاد سے ملتے جلتے ہیں تو ہمارے دل بدل جاتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس سے جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری زیارت کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ضرور ایک نئی مخلوق لے آئے گا تاکہ وہ گناہ کریں اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے۔''

الحديث رقم ١٠٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى صفة الجنة نعيمها، ٤/ ٦٧٢، الرقم: ٢٥٢٦، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ٣٩٦، الرقم، ٣٧٨٧، والطيالسى فى المسند، ١/ ٣٣٧، الرقم: ٢٥٨٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٥/ ٤٠٩، الرقم: ٧١٠١، عبد بن حميد فى المسند، ١/ ٤١٥، الرقم: ١٤٢٠، وابن المبارك فى الزهد، ١/ ٣٨٠، الرقم: ١٠٧٥.

Marfat.com

۱۰۹۔ عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ إِنْ لَمْ يُصِبْکَ مِنْهُ أَصَابَکَ رِيْحُهُ، وَمَثَلُ الْجَلِيْسِ السُّوءِ مَثَلُ الْقَيْنِ إِنْ لَمْ يُحرِقْکَ بِشَرَرِهِ عَلِقَ بِکَ مِنْ رِيْحِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو موسیٰ (اشعری) ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے ساتھی کی مثال عطار کی سی ہے اس سے اگر تمہیں اور کچھ بھی نہ ملے تو اس کی (اچھی) خوشبو تو پہنچ ہی جائے گی، اور برے ساتھی کی مثال لوہار کی سی ہے اگر اس (کی بھٹی کے) شعلے تجھے نہ بھی جلائیں تو اس کی (بھٹی کی) بدبو تو تمہیں ضرور پہنچے گی۔''

۱۱۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تُصَاحِبْ إِلَّا

الحديث رقم ۱۰۹: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ۲/ ۳٤۱، الرقم: ۵۷۹، والبزار فی المسند، ۸/ ٤٤، الرقم: ۳۰۲۷، ۳۱۹۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٤۰٤، الرقم: ۱۹٦۲٤، والحاكم فی المستدرك، ٤/ ۳۱۲، الرقم: ۷۷٤۹، وأبو يعلی فی المسند، ۷/ ۲۷٤، الرقم: ٤۲۹۵، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٦/ ۱۹۹، الرقم: ۲۲۱۵، ۲۲۱٦، وقال المقدسی: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. والقضاعی فی مسند الشهاب، ۲/ ۲۸۷، الرقم: ۱۳۷۷، وابن خلاد، فی أمثال الحديث، ۱/ ۱۱۳، الرقم: ۷۷۔۷۸، وابن أبی عاصم فی كتاب الزهد، ۱/ ۲۷٤، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۸/ ٦۱، وقال الهيثمی: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۱۱۰: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ، ٤/ ٦۰۰، الرقم: ۲۳۹۵، و أبوداود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: مَن يؤمر أن يجالس، ٤/ ۲۵۹، الرقم: ٤۸۳۲، وابن حبان فی الصحيح، ۲/ ۳۱٤، الرقم: ۵۵٤۔۵۵۵۔ ۵٦۰، والدارمی فی السنن، ۲/ ۱٤۰، الرقم: ۲۰۵۷، والحاكم فی ←

Marfat.com

مُؤمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَکَ إِلَّا تَقِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو سعید (خدری) ﷜ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (سچے) مومنوں کی مجلس ہی اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار ہی کھائے۔''

المستدرك، ٤/١٤٣، الرقم: ٧١٦٩، وَقَالَ الحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٧٧، الرقم: ٣١٣٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٣١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٢، الرقم: ٩٣٨٣، وابن المبارك في الزهد، ١/١٢٤، الرقم: ٣٦٤، والديلمي في الفردوس بماثور الخطاب، ٥/٣٥١، الرقم: ٨٤٠٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٥، الرقم: ٤٥٩٩، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٠٢، الرقم: ٢٠٤٩-٢٠٢٢.

Marfat.com

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

﴿اہلِ جنت کے مناقب کا بیان﴾

١١١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ: مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة: ١٧]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ١١١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ماجاء فى صفة الجنة و أنها مخلوقة، ١١٨٥/٣، الرقم: ٣٠٧٢، و فى كتاب: التفسير/السجدة، باب: قوله: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ: [١٧]، ١٧٩٤/٤، الرقم: ٤٥٠١-٤٥٠٢، و فى كتاب: التوحيد، باب: قوله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ: [الفتح: ١٥]، ٢٧٢٣/٦، الرقم: ٧٠٥٩، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الجنة و صفة نعيمها، باب: (٥١)، ٢١٧٤/٤-٢١٧٥، الرقم: ٢٨٢٤، و الترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورة السجدة، ٣٤٦/٥، الرقم: ٣١٩٧، و فى باب: ومن سورة الواقعة، ٤٠٠/٥، الرقم: ٣٢٩٢، و قال أبو عيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ١٤٤٧/٢، الرقم: ٤٣٢٨، و النسائى فى السنن الكبرى، ٣١٧/٦، الرقم: ١١٠٨٥، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٤٣٨/٢، الرقم: ١٠٤٢٨، ٩٦٤٧، ٢٢٨٧٧، و ابن حبان فى الصحيح، ٩١/٢، الرقم: ٣٦٩، و الحاكم فى المستدرك، ٤٤٨/٢، الرقم: ٣٥٤٩-٣٥٥٠، و قال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

Marfat.com

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی فرد بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ چاہتے ہو تو پڑھو: ﴿پس کوئی جان نہیں جانتی کہ اس کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے (ہم نے کس کے لئے کیا چھپا کر رکھا ہے یہ وہ چیزیں ہیں جن کا وہ تصور ہی نہیں کر سکتے) یہ ان کے (نیک) اعمال کا صلہ ہے﴾۔''

١١٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ تعالى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْکَ رَبَّنَا وَ سَعْدَيْکَ، وَ الْخَيْرُ فِي يَدَيْکَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَ قَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ، فَيَقُوْلُ: أَلَا أُعْطِيْکُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِکَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، وَ أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِکَ؟ فَيَقُوْلُ: أُحِلُّ عَلَيْکُمْ رِضْوَانِي؟ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْکُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ١١٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٨، الرقم: ٦١٨٣، و فى كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع أهل الجنة، ٦/٢٧٣٢، الرقم: ٧٠٨٠، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الجنة و صفة نعيمها، باب: إحلال الرضوان على أهل الجنة، ٤/٢١٧٦، الرقم: ٢٨٢٩، و الترمذي فى السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: (١٨)، و النسائى فى السنن الكبرى، ٤/٤١٦، الرقم: ٧٧٤٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٨٨، الرقم: ١١٨٥٣، و ابن حبان فى الصحيح، ١٦/٤٧٠، الرقم: ٧٤٤٠، و ابن المبارك فى الزهد، ١/١٢٩، الرقم: ٤٣٠، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤/٣١٣، الرقم: ٥٧٥٠۔

Marfat.com

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ جنتیوں سے فرمائیں گے: اے جنتیو! وہ کہیں گے ﴿لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَ سَعْدَیْکَ، وَ الْخَیْرُ فِي یَدَیْکَ﴾ اے ہمارے پروردگار ہم تیرے حکم کے سامنے بار بار سرِتسلیم خم کر کے دوہری سعادت چاہتے ہیں۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے‘‘ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے اے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ عطا کروں؟ وہ کہیں گے اس سے بہتر کیا ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنی رضا وخوشنودی تمہیں دے دی۔ اب کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوگا۔‘‘

١١٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَ ثِيَابِهِمْ. فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَ جَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَ قَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَ جَمَالاً. فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللهِ، لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَ جَمَالًا. فَيَقُوْلُوْنَ: وَ أَنْتُمْ، وَاللهِ لَقَدْ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَ جَمَالًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا بازار ہے جس میں لوگ ہر جمعہ کے روز آئیں گے، شمالی جانب سے ہوا چلے گی اور ان کے کپڑوں اور چہروں پر لگے گی جس سے ان کا حسن و جمال بڑھ جائے

الحديث رقم ١١٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: صفة الجنة و نعيمها، باب: فی سوق الجنة و ما ينالون فيها من النعيم و الجمال، ٤/٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٣، و الدارمی فی السنن، ٢/٤٣٦، الرقم: ٢٨٤١، و ابن المبارك فی الزهد، ١/٥٢٤، الرقم: ١٤٩١، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/٣٠١، الرقم: ٥٧٢٧.

Marfat.com

کا۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں گے تو ان کا حسن و جمال بڑھا ہوا دیکھ کر وہ کہیں گے اللہ کی قسم! ہم سے دور جا کر تمہارا حسن و جمال بڑھ گیا ہے اور یہ ان سے کہیں گے کہ اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارا بھی حسن و جمال بڑھ گیا ہے۔‘‘

١١٤۔ عَنْ صُهَيْبٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ تبارک و تعالی: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ تُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عزوجل ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَ زِيَادَةٌ﴾ [يونس: ٢٦]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں دوں؟ وہ عرض کریں گے: کیا آپ نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیئے کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی۔ فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا، انہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی ہو گی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے۔‘‘

الحديث رقم ١١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم، ١/١٦٣، الرقم: ١٨١، و الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: و من سورة يونس، ٥/٢٨٦، الرقم: ٣١٠٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٢، و عبد الله بن أحمد في السنة، ١/٢٤٥، الرقم: ٤٤٩، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٤/٣٠٩، الرقم: ٥٧٤٤.

Marfat.com

١١٥۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: أَوَ فِيْهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ، وَ يُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ.

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَ هَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا: لَا، قَالَ: (كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عزوجل وَلَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً......

ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَ أَهْلاً لَقَدْ جِئْتَ وَ إِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيبِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ (عزوجل)، وَ يَحِقُّ لَنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے

الحديث رقم ١١٥: أخرجه الترمذى، كتاب: صفة الجنة، عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى سوق الجنة، ٤/٦٨٥، الرقم: ٢٥٤٩، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ٢/١٤٥٠، الرقم: ٤٣٣٦، و ابن حبان فى الصحيح، ١٦/٤٦٤۔ ٤٦٧، الرقم: ٧٤٣٧، و ابن أبى عاصم فى السنة، ١/٢٥٨، الرقم: ٥٨٥۔ ٥٨٦، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤/٣٠١، الرقم: ٥٧٢٨۔

اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کر دے۔ سعید کہنے لگے: کیا اس میں کوئی بازار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے عملوں کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے۔ دنیا کے جمعہ کے روز کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اور وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا۔''

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کرو گے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ براہِ راست گفتگو نہ فرمائے۔''

''انہوں نے کہا کہ پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آجائیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی خوش آمدید، خوش آمدید، تم واپس آئے ہو، تو تمہارا حسن و جمال ہم سے جدا ہوتے وقت سے بڑھ گیا ہے، وہ کہے گا: آج ہماری مجلس ہمارے رب جبار سے ہوئی ہے۔ ہم اسی (خوبصورت) شکل وصورت میں تبدیل ہونے کے حق دار تھے۔''

١١٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ أَحَاطَ حَائِطَ الْجَنَّةِ لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةً مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ شَقَّقَ فِيْهَا الْأَنْهَارَ وَ غَرَسَ الْأَشْجَارَ فَلَمَّا نَظَرَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى حُسْنِهَا قَالَتْ: طُوْبَى لَکِ مَنَازِلَ الْمُلُوکِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَزَّارُ وَ أَحْمَدُ مُخْتَصَرًا.

الحديث رقم ١١٦: أخرجه البزار في المسند (كشف الأستار)، ٤/١٨٩، و الهيثمي في مجمع الزوائد ١٠/٣٩٧، و قال: رواه البزار مرفوعا و موقوفا، و الطبراني في الأوسط و رجال الموقوف رجال الصحيح، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٢، و الطبراني في المعجم الأوسط، ←

Marfat.com

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ ﷻ نے جنت کی بیرونی دیوار اس طرح بنائی ہے کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی پھر اس میں نہریں چلائیں اور درخت لگائے۔ جب فرشتوں نے اس کی خوب صورتی کو دیکھا تو انہوں نے کہا: اے (روحانیت اور ولایت کے) بادشاہوں کی جائے قرار! تجھے مبارک ہو۔''

١١٧۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فَيَكُوْنُ أَوَّلُ مَا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ أَنْ يَقُوْلَ أَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَطَاعُوْنِي بِالْغَيْبِ وَلَمْ يَرَوْنِي وَ صَدَّقُوا رُسُلِي وَاتَّبَعُوا امْرِي فَسَلُوْنِي فَهٰذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبِّ! رَضِيْنَا عَنْكَ فَارْضَ عَنَّا قَالَ: فَيَرْجِعُ اللهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنِّي لَوْ لَمْ أَرْضَ عَنْكُمْ لَمَا أَسْكَنْتُكُمْ جَنَّتِي فَسَلُوْنِي فَهٰذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبِّ وَجْهَكَ أَرِنَا نَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ: فَكَشَفَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى تِلْكَ الْحُجُبَ وَ يَتَجَلَّى لَهُمْ شَيْءٌ لَوْ لَا أَنَّهُ قَضَى عَلَيْهِمْ أَنْ لَا

.... ٣/٧٤، الرقم: ٢٥٣٢، و الحميدى مختصرا فى المسند، ٢/٤٨٦، الرقم: ١١٥٠، و الديلمى فى الفردوس بما ثور الخطاب ، ١/١٧٨، الرقم: ٦٦٤: ٢/١١٥، الرقم: ٢٦٠٥، و ابن المبارك فى الزهد، ١/٥١٢، الرقم: ١٤٥٧، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤/٢٨٢، الرقم: ٥٦٥٠۔ و قال: أخرجه البيهقى.

الحديث رقم ١١٧: أخرجه البزار فى المسند، ٧/٢٨٨، الرقم: ٢٨٨١، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤/٣١١، الرقم: ٥٧٤٨، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٤٢٢۔

Marfat.com

يحترقوا لاحترقوا ممّا غشيهم من نوره فيغشاهم من نوره.

قال: فيرجعون إلى منازلهم و قد خفوا على أزواجهم و خفين عليهم ممّا غشيهم من نوره تبارك و تعالى فإذا صاروا إلى منازلهم ترادّ النور و أمكن و ترادّ و أمكن حتّى يرجعوا إلى صورهم الّتي كانوا عليها قال: فيقول لهم أزواجهم: لقد خرجتم من عندنا على صورة و رجعتم على غيرها قال: فيقولون: ذلک بأنّ الله تبارک و تعالی تجلّی لنا فنظرنا منه إلى ما خفينا به عليكم قال: فلهم في كلّ سبعة أيّام الضّعف على ما كانوا قال: و ذلک قوله ﷻ: ﴿فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرّة أعين جزاء بما كانوا يعملون﴾ [السجدة: ١٧]. رواه البزّار.

''حضرت حذیفہ ؓ سے ایک طویل روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سب سے پہلی بات سنیں گے، وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرا حکم مانا؟ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید (یعنی میرے لطف و کرم کی بے بہا بارشوں کا دن) ہے وہ تمام ایک بات پر اتفاق کریں گے کہ اے رب! ہم تجھ سے خوش ہیں، تو ہم سے خوش ہوجا۔ اللہ تعالیٰ ان سے دوبارہ فرمائے گا: اے جنتیو! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو میں تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا۔ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید ہے۔ وہ بیک آواز کہیں گے اے رب! ہمیں اپنا چہرہ مبارک دکھا، ہم تیرا دیدار کرلیں۔ اللہ تعالیٰ وہ پردے اٹھادے گا اور ان کے سامنے ایک چیز جلوہ افروز ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فیصلہ نہ کیا ہوتا کہ وہ جلیں گے نہیں تو وہ اس کے نور کی وجہ سے جل بھی جائیں، اس کے بعد اس کا نور ان پر سایہ فگن ہوجائے گا.....

Marfat.com

وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف آ جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والے نور سے ان کی بیویاں ان کے متعلق لاعلم ہوں گی اور وہ ان کے متعلق لاعلم ہوں گے، جب وہ گھر پہنچیں گے تو نور بڑھتا جائے گا اور پختہ ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی ان شکلوں کی طرف لوٹ آئیں گے جن میں وہ پہلے تھے۔ ان کی بیویاں ان سے کہیں گی تم جس شکل وصورت میں ہمارے ہاں سے گئے تھے اس کے علاوہ شکل و صورت میں واپس ہوئے۔ وہ کہیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے سامنے جلوہ افروز ہوا اور ہم نے اس کا دیدار کیا تو ہماری شکلیں تم سے مخفی رہ گئیں۔ آپ نے فرمایا ہر سات روز میں انہیں اس سے دوگنا (دیدار) نصیب ہوگا اور یہی بات اللہ ﷻ کے اس فرمان میں ہے ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ کسی ذی روح کو علم نہیں کہ ان (جنتیوں) کے لیے ان کے عملوں کے صلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک مخفی رکھی گئی ہے۔''

فَصلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ رحمهم الله

﴿کراماتِ اولیاء رحمهم الله کا بیان﴾

١١٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضي الله عنه كَانَ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ. فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: وَاللهِ يَا بُنَيَّةُ مَامِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى بَعْدِي مِنْكِ وَلَا أَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِي مِنْكِ. وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِينَ وَسْقًا. فَلَوْكُنْتِ جَدَدْتِيهِ وَاحْتَزْتِيهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ. وَإِنَّمَا هُوَ أَخَوَاكِ وَأُخْتَاكِ. فَاقْتَسِمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنهَا: فَقُلْتُ: يَاأَبَتِ، وَاللهِ لَوْكَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى؟ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رضي الله عنه: ذُوبَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً فَوَلَدَتْ أُمَّ كُلْثُومٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ١١٨: أخرجه مالك فى الموطأ، كتاب: الأقضية، باب: مالايجوز من النحل، ٢/٧٥٢، الرقم: ١٤٣٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦/١٦٩، الرقم: ١١٧٢٨، ١٢٢٦٧، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٤/٨٨، وأبو القاسم هبة الله فى كرامات الأولياء، ١/١٧٧، الرقم: ٦٢، والعسقلانى فى الإصابة، ٧/٥٧٥، الرقم: ١١٠٢٣، وابن المرى فى تهذيب الأسماء، ٢/٥٧٤، الرقم: ١٠٣٠، ١٢٣٩، والزيلعى فى نصب الراية، ٤/١٢٢، وأبو جعفر الطبرى فى الرياض النضرة، ٢/١٢٣، ٢٥٧، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٣/١٩٤.

Marfat.com

''حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مبارکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکرصدیق ﷺ نے غابہ میں انہیں کھجور کے چند درخت ہبہ کیے جن میں سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ جب حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! ایسا دوسرا کوئی نہیں جس کا اپنے بعد غنی ہونا مجھے تم سے زیادہ پسند ہو اور اپنے بعد مجھے کسی کی مفلسی تم سے زیادہ گراں نہیں۔ میں نے تمہیں کچھ درخت دیئے تھے جن سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ اگر تم نے ان پر قبضہ کیا ہوتا تو وہ تمہارے ہو جاتے۔ اب وہ میراث کا مال ہے اور تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ سو سارے مال کو اللہ کی کتاب (کے حکم) کے مطابق تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: ابا جان! مال خواہ کتنا ہی زیادہ ہوتا میں چھوڑ دیتی لیکن میری بہن تو صرف حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہیں دوسری کون ہے؟ حضرت ابوبکر ﷺ نے فرمایا: وہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے اور میرے خیال میں وہ لڑکی ہے۔''

۱۱۹۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ فَدَعَا

الحديث رقم ۱۱۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: مواقيت الصلاة، باب: السَّمَرِ مَعَ الضَّيفِ وَالأهلِ، ۱/۲۱٦، الرقم: ۵۷۷، وفی كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ۳/۱۳۱۲، الرقم: ۳۳۸۸، وفی كتاب: الأدب، باب: مايُكره من الغضب والجزع عند الضيف، ۵/۲۲۷٤، الرقم: ۵۷۸۹، وفی كتاب: الأدب: باب: قول الضيف لصاحبه: لَا آكُلُ حَتّٰى تَاكُلَ، ۵/۲۲۷٤، الرقم: ۵۷۹۰، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: إكرام الضيف وفضل إيثاره، ۳/۱٦۲۷، الرقم: ۲۰۵۷، والبزار فی المسند، ٦/۲۲۸، الرقم: ۲۲٦۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۱۹۷، الرقم: ۱۷۰۲، ۱۷۱۲، والبيهقی فی الإعتقاد، ۱/۳۱۲، وأبو عوانة فی المسند، ۵/۲۰٤، الرقم: ۸۳۹۸، والعسقلانی فی الإصابة، ۸/۲۰٦، الرقم: ۱۲۰۲۳، والفريابی فی دلائل النبوة، ۱/۷۹، الرقم: ٤٤، وأبو جعفر الطبری فی الرياض النضرة، ۲/۱۵۰۔

Marfat.com

(اي أبوبكر ﷺ) بالطَّعَام فأكَلَ وأكَلُوا فجعلُوا لا يرْفعُون لُقمةً إلَّا ربا مِنْ أسْفلِها أكْثرُ منْها، فقال يا أُخت بني فراسٍ، ماهذا؟ قالتْ: لا و قُرّة عيْني، لهِي الآن أكْثرُ منْها قبْلَ ذلك بثلاثِ مرّاتٍ. فأكلُوا وبعث بها إلى النّبي ﷺ فذكر أنّهُ أكل منْها. مُتّفقٌ عليْه.

''حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے ایک طویل واقعہ میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے صحابہ کرام (اصحاب صفہ) کی دعوت کی، آپ نے خود بھی کھانا کھایا اور دوسروں نے بھی۔ ہر لقمہ اٹھانے کے بعد کھانا پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتا۔ سیدنا صدیق اکبر ﷺ نے (اپنی بیوی سے جو بنی فراس کے قبیلہ سے تھیں) فرمایا: اے ہمشیرہ بنی فراس! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اس وقت تو یہ کھانا پہلے سے تین گناہ زیادہ ہے چنانچہ ان سب صحابہ نے بھی خوب کھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی روانہ کیا جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی تناول فرمایا۔''

١٢٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر ﷺ سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے

الحديث رقم ١٢٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: إسلامُ عمرَ بنَ الخطابِ ﷺ، ٣/ ١٤٠٣، الرقم: ٣٦٥٣، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ٩٤، الرقم: ٤٥٠٣، وأبوالقاسم هبة الله فى كرامات الأولياء، ١/ ١١٩، الرقم: ٦٥، والنووى فى رياض الصالحين، ١/ ٥٦٨، الرقم: ١٥١٠۔

اور وہ آپ کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔‘‘

۱۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ أَي مُلْهَمُونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۲۔ وَ فِي رِوَايَةٍ: أَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ مُحَدَّثٌ؟ قَالَ: تَتَكَلَّمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى لِسَانِهِ.

الحديث رقم ۱۲۱/۱۲۲: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بنَ الخطّابِ رضي الله عنه، ۳/۱۳٤۹، الرقم: ۳٤۸٦، وفى كتاب: الأنبياء، باب: أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ: [الكهف: ۹]، ۳/۱۲۷۹، الحديث رقم: ۳۲۸۲، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر ص، ٤/۱۸٦٤، الرقم: ۲۳۹۸، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فى مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ٥/٦۲۲، الرقم: ۳٦۹۳، وابن حبان فى الصحيح، ۱٥/۳۱۷، الرقم: ٦۸۹٤، والحاكم فى المستدرك، ۳/۹۲، الرقم: ٤٤۹۹، وقال: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٥٥، الرقم: ۲٤۳۳۰، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٥/٤۸، الرقم: ٥۷۳٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ۷/۱۸، الرقم: ٦۷۲٦، والديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ۳/۲۷۸، الرقم: ٤۸۳۹، وإسحاق بن راهوية فى المسند، ۲/٤۷۹، الرقم: ۱۰٥۸، والحكيم الترمذي وى نوادر الأصول، ۳/۱۳۸، والنووى فى رياض الصالحين، ۱/٥٦٤، الرقم: ۱٥۰٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۹/٦۹، والبيهقى فى الإعتقاد، ۱/۳۱٥، والعسقلانى فى فتح البارى، ۷/٥۰، والمباركفورى فى تحفة الأهوذى، ۱۰/۱۲٥.

Marfat.com

إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلی امتوں میں ایسے لوگ تھے جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے باتیں القاء کی جاتی تھیں (یعنی انہیں الہام ہوتا تھا) اور میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر ہے۔''

اور طبرانی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت میں بیان کیا کہ ''صحابہ کرام نے پوچھا: اس الہام کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی زبان پر فرشتے بولتے ہیں۔''

١٢٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ.

وَ فِي رِوَايَةٍ: قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ (أَوْ لَيَفْرَقُ) مِنْكَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنات و انسانوں کے شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمر کے خوف سے بھاگ گئے ہیں اور ایک روایت میں فرمایا: اے عمر! تم سے شیطان ڈرتا ہے۔''

الحديث رقم ١٢٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ٥/٦٢١، الرقم: ٣٦٩٠، ٣٦٩١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٠٩، الرقم: ٥٩٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٥٣، الرقم: ٢٣٠٣٩، وفي فضائل الصحابة، ١/٣٣٣، الرقم: ٤٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٧٧، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٢٣١، الرقم: ٤٣٨٦.

Marfat.com

١٢٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلاً يُدْعَى سَارِيَةَ، فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ: يَاسَارِيُّ! الْجَبَلَ. فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ: يَا سَارِيُّ الْجَبَلَ. فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللهُ تَعَالَى. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا سالار ایک شخص کو مقرر کیا جس کا نام ساریہ تھا۔ ایک دن آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے پکارا: اے ساریہ! پہاڑ کی اوٹ لو۔ (بعد میں) لشکر سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! ہم دشمن سے لڑے اور اس نے ہمیں شکست دے دی پھر اچانک کسی پکارنے والے نے پکارا: اے ساریہ! پہاڑ کی اوٹ لو۔ ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست (اور ہمیں فتح عطا) کی۔‘‘

١٢٥۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مِصْرُ أَتَى

الحديث رقم ١٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١/٢١٩، الرقم: ٣٥٥، والبيهقى فى دلائل النبوة، ٦/٣٧٠، وفى الإعتقاد، ١/٣١٤، وأبونعيم فى دلائل النبوة، ٣/٢١٠.٢١١، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة وبدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل الثالث، ٢/٤١٠، الرقم: ٥٩٥٤، والرازى فى التفسير الكبير، ٢١/٨٧.

الحديث رقم ١٢٥: أخرجه أبو القاسم هبة الله فى كرامات الأولياء، ١/١١٩، الرقم: ٦٦، والقرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٠٣، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٦٥، والرازى فى التفسير الكبير، ٢١/٨٨، والحموى فى معجم البلدان، ٥/٣٣٥.

أهلُها إلى عمرو بْن العاص ﷺ حِيْنَ دَخلَ بُؤنَة منْ أشْهُر العَجم. فقالُوا: أيُّها الأميرُ إنَّ لنيْلنا هَذا سُنّةً لا يَجْري إلاّ بها. فقال: وماذاكَ؟ قالُوا: إذا كانَ ثنتا عشْرة ليْلَة خلوْن منْ هذا الشّهر عمدْنا إلى جارِيَةٍ بكْرٍ منْ أبويْها فأرضيْنَا أبويْها وجعلْنا عليْها من الحُليّ والثّياب أفضلَ مايكُونُ ثُمّ ألْقيْناها في هذا النّيل. فقال لهُمْ عمْرو ﷺ: إنّ هذا ممّا لا يكُونُ في الإسْلام إنّ الإسْلام يهْدمُ ما كانَ قبْلهُ. قال: فأقامُوا بُؤنة وأبيْب ومسْرى والنّيْلُ لا يجْري قليْلاً ولا كثيْراً حتّى همُّوا بالجلاء فلمّا رأى ذلكَ عمْرو ﷺ كتبَ بذلكَ إلى عُمرَ بْنِ الخطّاب ﷺ ، فكتبَ: إنّكَ قدْ أصبْتَ بالّذي فعلْتَ وإنّ الإسْلامَ يهْدمُ ماقبْلهُ وإني قدْ بعثْتُ إليْكَ ببطاقةٍ داخلَ كِتابي هذا فألْقِها في النّيْلِ. فلمّا قدمَ كِتابُ عُمرَ ﷺ إلى عمْرو بْن العاص ﷺ، وأخذَ البطاقَة ففتحها فإذا فيْها: منْ عبْد الله عُمرَ أمِيرِ الْمُؤْمنِيْنَ إلى نِيلِ مِصرَ أمّا بعْدُ! فإنْ كُنتَ إنّما تَجْرِي مِنْ قِبلِكَ فلا تَجرِ وَإنْ كَانَ اللهُ الوَاحِدُ القَهّارُ هُوالّذِي يُجْرِيكَ فنسْألُ اللهَ الوَاحِدَ القَهّارَ أنْ يُجرِيَكَ. قَالَ: فَألْقَى البَطاقَةَ فِي النّيْلِ فَلمّا ألْقَى البِطاقَةَ أصْبحُوا يومَ السّبْتِ وَقَدْ أجْرَاهُ اللهُ تَعالَى سِتّةَ عَشَرَ ذِرَاعًا فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَقطَعَ اللهُ تَعالَى تِلْكَ السُّنّةَ عَنْ أهْلِ مِصْرَ إلَى اليَوْمِ.

رَوَاهُ أبُوالقَاسِمِ هِبَةُ اللهِ والقُرْطِبِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَأبُو الشّيْخِ فِي كِتَابِ

Marfat.com

العَظَمَةِ.

''حضرت قیس بن حجاج روایت کرتے ہیں اس سے جس نے انہیں بتایا کہ مصر فتح ہونے کے بعد اہل مصر (گورنر مصر) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب عجمی مہینہ بونہ شروع ہوا۔ اور عرض کیا: اے امیر! ہمارے اس دریائے نیل کا ایک معمول ہے جس کی تعمیل کے بغیر اس میں روانی نہیں آتی۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بتاؤ تو وہ کیا معمول ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جب اس مہینہ کی بارہ تاریخ آتی ہے تو ہم ایک کنواری لڑکی اس کے والدین کی رضا مندی سے حاصل کرتے ہیں اور پھر اسے عمدہ سے عمدہ زیورات اور کپڑے پہنا کر اس دریائے نیل کی نذر کر دیتے ہیں۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سب کچھ اسلام میں نہیں ہوگا۔ اسلام زمانہ جاہلیت کی تمام (بے ہودہ) رسوم کو ختم کرتا ہے۔ (راوی نے) کہا: اہل مصر بونہ، ابیب اور مَسرِی تین ماہ تک اس حکم پر قائم رہے۔ نیل کی روانی رُکی رہی پانی کا قطرہ نہ رہا۔ دریائے نیل کی روانی کو بند دیکھ کر لوگوں نے ترک وطن کا ارادہ کیا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تمام حالات کی امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ اے عمرو بن عاص! تم نے جو کچھ کیا درست کیا۔ اسلام نے سابقہ (بے ہودہ) رسوم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ میں اپنے اس خط کے اندر ایک رقعہ بھیج رہا ہوں۔ اسے دریائے نیل میں ڈال دینا۔ پس جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط حضرت عمرو بن العاص تک پہنچا تو انہوں نے اس خط کو کھولا تو اس میں درج ذیل عبارت تھی۔ ''اللہ کے بندے امیرالمومنین عمر کی طرف سے مصر کے دریائے نیل کے نام! حمد و صلاۃ کے بعد (اے دریا) اگر تو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو ہرگز نہ بہہ! اور اگر اللہ واحد و قہار ہی تجھے رواں کرتا ہے تو ہم خداوندِ واحد و قہار سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تجھے جاری کر دے۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے وہ رقعہ دریائے نیل میں ڈال دیا۔ جب رقعہ ڈالا ہفتہ کے دن صبح لوگوں نے دیکھا کہ ایک رات میں اللہ تعالیٰ نے سولہ ہاتھ (پہلے سے بھی)

Marfat.com

اونچا پانی دریائے نیل میں جاری فرما کر اہل مصر سے اسی دن سے آج تک اس قدیم ظالمانہ رسم کو ہمیشہ کے لیے ختم فرما دیا۔‘‘

١٢٦۔ عَنْ مَالِكٍ ﷺ قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قُتِلَ عُثْمَانُ ﷺ، وَإِنَّ رَأْسَهُ عَلَى الْبَابِ لَيَقُولُ: طُقْ طُقْ حَتَّى صَارُوا بِهِ إِلَى حَشِّ كَوْكَبٍ فَاحْتَفَرُوا لَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت امام مالک ﷺ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عثمان ﷺ کو شہید کیا گیا، اور دروازے پر ہی ان کا سر مبارک پکار رہا تھا: مجھے دفن کرو، مجھے دفن کرو۔ چنانچہ آپ ﷺ کے ساتھی آپ ﷺ کی نعش مبارک کو باغ کوکب لے گئے جہاں انہوں نے آپ ﷺ کو دفن کیا۔‘‘

١٢٧۔ عَنْ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: وَكَانَ عُثْمَانُ ﷺ يَمُرُّ بِحَشِّ كَوْكَبٍ فَيَقُولُ لَيُدْفَنُ رَجُلٌ صَالِحٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

الحديث رقم ١٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٧٨، الرقم: ١٠٩، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٩/٥٣٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٩٥، وابن عبدالبر في الاستيعاب، ٣/١٠٤٧، وابن سعد في الطبقات، ٣/٧٧، والمزي في تهذيب الكمال، ١٩/٤٥٧، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/١٤٥.

الحديث رقم ١٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٧٨، الرقم: ١٠٩، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٩/٥٣٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٩٥، وابن عبدالبر في الاستيعاب، ٣/١٠٤٧، وابن سعد في الطبقات، ٣/٧٧، والمزي في تهذيب الكمال، ١٩/٤٥٧.

Marfat.com

''حضرت امام مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان ﷺ باغِ کوکب کے پاس سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں ایک نیک انسان دفن کیا جائے گا (چنانچہ آپ خود وہاں دفن کئے گئے)۔''

١٢٨۔ عَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ ﷺ أَصْبَحَ فَحَدَّثَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي المَنَامِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ أَفْطِرْ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ عُثْمَانُ ﷺ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان ﷺ نے ایک دن صبح کے وقت فرمایا: میں نے رات کو دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! آج کا روزہ ہمارے پاس افطار کرو گے۔ سو اس دن حضرت عثمان ﷺ نے روزہ رکھا اور اسی دن آپ کو شہید کر دیا گیا۔''

١٢٩۔ وَ فِي رِوَايَةٍ: عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ قَالَتْ: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالُوا: إِنَّکَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

الحديث رقم ١٢٨/١٢٩: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/١١٠، الرقم: ٤٥٥٤، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/١٨١، الرقم: ٣٠٥١٠- ٣٠٥١١: ٧/٤٤٢، الرقم: ٣٧٠٨٥، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٧/٢٣٢، وابن سعد فى الطبقات، ٣/٧٤، وابن حيان فى طبقات المحدثين، ٢/٢٩٨، الرقم: ١٨٢، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٣٩، ٣٨٤.

Marfat.com

''ایک روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ سب مجھے کہہ رہے تھے: (اے عثمان!) آج رات تمہاری افطاری ہمارے ساتھ ہے۔''

۱۳۰۔ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ رضي الله عنه: أَنَّ جَهْجَاهَ الْغِفَارِيَّ أَخَذَ عَصَا عُثْمَانَ الَّتِي يَتَخَصَّرُ بِهَا فَكَسَرَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ فَوَقَعَتْ فِي رُكْبَتِهِ الْآكِلَةُ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَأَبُوا الْقَاسِمِ هِبَةُ اللهِ.

''حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہ جہجاہ الغفاری نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عصا جس پر ٹیک لگاتے تھے اپنے گھٹنے پر رکھ کر (گستاخی کے ساتھ) توڑ دیا تو اس کے گھٹنے پر پھوڑا نکل آیا۔''

۱۳۱۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رضي الله عنه حِيْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللهِ بِرَأْيَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ، خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدٍ فَطَرَحَ تُرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ رضي الله عنه بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ، فَتَرَّسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ

الحديث رقم ۱۳۰: أخرجه ابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ۳۹/ ۳۲۹، وأبو القاسم هبة الله فى كرامات الأولياء، ۱/ ۱۲٤، الرقم: ۷۰، وابن عبدالبر فى الاستيعاب، ۱/ ۲٦۹، والرازى فى التفسير الكبير، ۲۱/ ۸۸.

الحديث رقم ۱۳۱: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/ ۸، الرقم: ۲۳۹۰۹، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٦/ ۱۵۲، والطبري فى تاريخ الأمم والملوك، ۲/ ۱۳۷، وابن هشام فى السيرة النبوية، ٤/ ۳۰٦.

Marfat.com

حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفَرٍ مَعِي سَبْعَةٌ أَنَا ثَامِنُهُمْ، نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقْلِبُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابو رافع جو حضور نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے روایت فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دے کر خیبر کی طرف روانہ کیا تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے جب ہم قلعہ خیبر کے پاس پہنچے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے تو خیبر والے آپ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ بے مثال بہادری کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ اچانک آپ پر ایک یہودی نے چوٹ کرکے آپ کے ہاتھ سے ڈھال گرادی۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ کا ایک دروازہ اکھیڑ کے اپنی ڈھال بنا لیا اور اسے ڈھال کی حیثیت سے اپنے ہاتھ میں لئے جنگ میں شریک رہے۔ بالآخر دشمنوں پر فتح حاصل ہوجانے کے بعد اس ڈھال نما دروازہ کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اس سفر میں میرے ساتھ سات آدمی اور بھی تھے اور ہم آٹھ کے آٹھ مل کر اس دروازے کو الٹنے کی کوشش کرتے رہے لیکن وہ دروازہ (جسے حضرت علی نے تنہا اکھیڑا تھا) نہ الٹ سکے۔''

۱۳۲۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرٍ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

الحديث رقم ۱۳۲: أخرجه ابن أبي أبي شيبة فى المصنف، ٦/ ۳۷٤، الرقم: ۳۲۱۳۹، والعسقلانى فى فتح البارى، ۷/ ٤۷۸، والعجلونى فى كشف الخفاء، ۱/ ٤۳۸، الرقم: ۱۱٦۸، وَقَالَ العجلوني: رَوَاهُ الحَاكِمُ وَالبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، والطبري فى تاريخ الأمم والملوك، ۲/ ۱۳۷، وابن هشام فى السيرة النبوية، ٤/ ۳۰٦.

Marfat.com

وقال العسقلاني: رواه الحاكم.

''حضرت جابر ؓ سے بیان کیا ہے کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی ؓ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر ہی اٹھاتے تھے۔''

١٣٣۔ عنْ زادان ؓ أنّ عليًا ؓ حدّث حديثا فكذّبه رجلٌ فقال له عليٌّ ؓ: أدعو عليك إن قلت كاذبا قال: أدعُ فدعا عليه فلمْ يبْرحْ حتّى ذهب بصرُهُ. رواهُ الطّبرانيُ.

''حضرت زادان ؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے گفتگو فرمائی تو ایک شخص نے آپ کو جھٹلایا اس پر حضرت علی ؓ نے فرمایا: اگر تو نے جھوٹ بولا ہو تو میں تجھے بددعا دوں؟'' اس نے کہا: ہاں بددعا کریں چنانچہ حضرت علی ؓ نے اس کے لیے بددعا کی تو وہ شخص ابھی اس مجلس سے اٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ اندھا ہو گیا۔''

١٣٤۔ عنْ عاصمِ بْنِ ضَمْرةَ ؓ قال: خطب الحسنُ بْنُ عليّ رضي الله عنهما حين قُتل عليٌّ ؓ فقال: يا أهْلَ الْكُوفةِ أوْ يا أهْلَ العِراقِ لقدْ بيْن أظْهرِكُمْ رجلٌ قُتل اللّيْلة أوْ أُصيب الْيوْم لمْ يسْبقْهُ الأوّلُون بعِلْمٍ ولا يُدْرِكُهُ الآخِرُوْن كان النّبيُّ ﷺ إذا بعثهُ فِي سرِيّةٍ كان جِبْرِيْلُ ؑ

الحديث رقم ١٣٣: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/٢١٩، الرقم: ١٧٩١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/١١٦، وأبوالقاسم هبة الله فى كرامات الأولياء، ١/١٢٦، الرقم: ٧٣.

الحديث رقم ١٣٤: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/٣٦٩، الرقم: ٣٢٠٩٤، والهندى فى كنزالعمال، ٦/٤١٢.

Marfat.com

عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عليه السلام عَنْ يَسَارِهِ فَلاَ يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اے اہل کوفہ! (یا فرمایا:) اے اہل عراق! آج تمہارے درمیان وہ شخص شہید کر دیا گیا جس سے علم میں (امت کے) اولین بھی سبقت نہیں کر سکتے اور آخرین میں سے بھی کوئی ان کے مقام کو نہ پہنچ سکے گا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی جہاد کی مہم پر روانہ فرماتے تو آپ کی دائیں طرف حضرت جبرئیل اور بائیں طرف میکائیل علیہما السلام رہا کرتے تھے اور آپ کبھی بھی فتح حاصل کئے بغیر نہیں لوٹتے تھے۔''

١٣٥۔ عَنْ أُمِّ سَلْمَى رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَكَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيهِ، فَكُنْتُ أُمَرِّضُهَا فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمْثَلِ مَارَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا تِلْكَ. قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلِيٌّ رضي الله عنه لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ: يَا أُمَّهْ اسْكُبِي لِي غُسْلاً، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلاً فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ أَعْطِينِي. ثِيَابِي الْجُدُدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ

الحديث رقم ١٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٤٦١، الرقم: ٢٧٦٥٦۔ ٢٧٦٥٧، والدولابى فى الذرية الطاهرة، ١/١١٣، والزيلعى فى نصب الراية، ٢/٢٥٠، والطبرى فى ذخائر العقبىٰ فى مناقب ذوى القربىٰ، ١/١٠٣، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/٢١٠، وابن الأثير فى أسد الغابة فى معرفة الصحابة، ٧/٢٢١۔

البيت ففعلت واضطجعت واستقبلت القبلة، وجعلت يدها تحت خدها، ثم قالت: يا أمه إني مقبوضة الآن، وقد تطهرت فلا يكشفني أحد. فقبضت مكانها. قالت: فجاء علي رضي الله عنه فأخبرته. رواه أحمد.

''حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی مرض موت میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدہ کائنات نے کہا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ آپ نے جہاں تک میں نے دیکھا بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا پھر فرمایا: اماں جی! اب میری وفات ہو جائے گی، میں (غسل کر کے) پاک ہو چکی ہوں، لہٰذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اسی جگہ آپ کی وفات ہوگئی۔ ''ام سلمی کہتی ہیں پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔''

۱۳۶۔ عن عمارة بن عمير رضي الله عنه قال: لما جيء برأس عبيد الله بن زياد و أصحابه نضدت في المسجد في الرحبة فانتهيت إليهم وهم يقولون: قد جائت قد جائت، فإذا حية قد جائت تخلل الرؤوس حتى

الحديث رقم ۱۳۶: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين عليهماالسلام، ۵/ ۶۶۰، الرقم: ۳۷۸۰، و الطبراني فى المعجم الكبير، ۳/ ۱۱۲، الرقم: ۲۸۳۲، و البار كفوري، فى تحفة الأحوذي، ۱۰/ ۱۹۳۔

Marfat.com

دَخَلَتْ فِي مِنْخَرَي عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغَيَّبَتْ. ثُمَّ قَالُوا: قَدْ جَائَتْ قَدْ جَائَتْ، فَفَعَلَتْ ذٰلِکَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

و قَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عمارہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب (امام حسین علیہ السلام کے قاتل) عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر مسجد کے برآمدے میں رکھے گئے اور میں اس وقت ان لوگوں کے پاس پہنچا جبکہ وہ لوگ کہہ رہے تھے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ اتنی دیر میں ایک سانپ کہیں سے آیا اور ان کے سروں میں گھسنا شروع کیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے میں گھسا اور اس میں تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر باہر آ گیا اور کہیں چلا گیا یہاں تک کہ وہ غائب ہو گیا، پھر اچانک وہ کہنے لگے وہ آ گیا وہ آ گیا وہ سانپ پھر آیا اور یہی عمل اس نے دو یا تین بار دہرایا۔''

۱۳۷۔ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رِجَاءَ الْعَطَارِدِيَّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لاَ تَسُبُّوْا عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَلاَ أَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ فَإِنَّ جَارًا لَنَا مِنْ بِلْهُجَيْمِ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى هٰذَا الْفَاسِقِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ) قَتَلَهُ اللهُ، فَرَمَاهُ اللهُ بِكَوْكَبَيْنِ فِي عَيْنَيْهِ فَطَمَسَ اللهُ بَصَرَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۱۳۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/ ۱۱۲، الرقم: ۲۸۳۰، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۹۶، و قال: وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

Marfat.com

''حضرت قرہ بن خالد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو رجاء عطاردی فرماتے تھے حضرت علی ﷺ اور ان کے اہل بیت کو گالیاں مت دو۔ ہمارا ایک پڑوسی تھا جس نے کہا کیا تم یہ نہیں دیکھتے (معاذ اللہ) کہ اس فاسق حسین بن علی کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا (اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ) اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس کی دونوں آنکھوں میں دو ستارے مارے اور وہ اندھا ہو گیا۔''

۱۳۸۔ عنْ خيثمة ﷺ قال: أتي خالدُ بنُ الوليد ﷺ برجلٍ ومعه زقُّ خمْرٍ فقال: اللّٰهمّ اجْعلْهُ عسلاً، فصار عسلاً.

''حضرت خیثمہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اس کے پاس شراب کی صراحی تھی آپ نے فرمایا اے اللہ! اسے شہد بنا دے تو وہ شراب فوراً شہد میں تبدیل ہو گئی۔''

۱۳۹۔ وَ في روايةٍ: لَمّا قدمَ خالدُ بنُ الوَليد الحُرَةَ أتي بِسمٍّ فوضَعهُ في راحته ثُمّ سمّى وشربهُ. رواهُ أبو القاسم هبةُ والذّهبيُّ العسقلانيُّ.

وقال: رواهُ أبويعْلى وابْنُ سعْدٍ وابْنُ أبي الدُّنيا بإسْنادٍ صحيْحٍ.

اور ایک روایت میں ہے کہ ''جب حضرت خالد بن ولید ﷺ حرۃ کے مقام پر آئے تو آپ کے پاس زہر قاتل لایا گیا آپ نے اسے ہتھیلی پر ڈالا اور بسم اللہ پڑھ کر پی گئے (مگر اس زہر نے آپ پر کوئی مضر اثر نہیں کیا)۔''

الحديث رقم ۱۳۸/۱۳۹: أخرجه أبو القاسم هبة الله فى كرامات الأولياء، ۲/۲۵٤، الرقم: ۹٤-۹۷، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ۱/۳۷۵، ۳۷٦، والعسقلانى فى الإصابة، ۲/۲۵٤، والرازى فى التفسير الكبير، ۲۱/۸۹.

١٤٠۔ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ: سَمِعَ أَنَسٌ ﷺ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ، كَانَ يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو خلدہ (تابعی) سے روایت ہے کہ میں نے ابو عالیہ سے پوچھا: کیا حضرت انس ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے احادیث کی سماعت کی ہے؟ ابو عالیہ نے کہا: حضرت انس ﷺ نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی جس کے باعث حضرت انس کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور ان کے باغ میں ایک خوشبودار پودا تھا جس سے ان کو کستوری کی خوشبو آتی تھی۔''

١٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ

الحديث رقم ١٤٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، ٥/٦٨٣، الرقم: ٣٨٣٣، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٣/٤٠٠، العسقلانى فى الإصابة، ١/١٢٧، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة وبدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل الثانى، ٢/٤٠١، الرقم: ٥٩٥٢.

الحديث رقم ١٤١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكوان، وبئر مَعُونة، ٤/١٤٩٩، الرقم: ٣٨٥٨، وفى كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَاسِر الرَّجُلُ ومَنْ لَم يَسْتَأْسِرُ وَمَن رَكع رَكْعَتَين عند القَتلِ، ٣/١١٠٨، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣١٠، الرقم: ٨٠٨٢، وعبدالرزاق فى المصنف، ٥/٣٥٣، الرقم: ٩٧٣٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤/٢٢١،

Marfat.com

الحارثَ يومَ بدرٍ، فمكثَ عندَهُم أسيرًا. وكانتْ تقولُ منْ بَعْضِ بناتِ الحارثِ: ما رأيتُ أسيراً قطُّ خيراً منْ خُبيْبٍ، لقدْ رأيتُهُ يأكُلُ منْ قطْفِ عنبٍ وما بمكَّةَ يومئذٍ ثمرةٌ، وإنَّهُ لمُوثقٌ في الحديدِ، وماكانَ إلاَّ رزقَهُ اللهُ. رواهُ البُخاريُّ وأحمدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا (بعد میں) حضرت خبیب (گرفتار ہو کر) ان کے قیدی بن گئے حارث (جسے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا) کی ایک بیٹی کہا کرتی تھی کہ میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے زیادہ اچھا اور نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اور بیشک میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو انگور کا خوشہ کھاتے ہوئے دیکھا حالانکہ ان دنوں مکہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا (پھلوں کا موسم بھی نہیں تھا) اور ویسے بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ سو یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ انہیں (غیب سے) مرحمت فرماتا تھا۔''

١٤٢۔ وروى البُخاريُّ عَنْ أَبي هُريْرَةَ رضي الله عنه في رِوايةٍ طويْلةٍ وبعثَ

الرقم: ٤١٩١، وأبو القاسم هبة الله فى كرامات الأولياء، ١/١٠١، الرقم: ٥٣، والعسقلانى فى فتح البارى، ٧/٣٨٤، وابن عبدالبر فى الإستيعاب، ٢/٧٧٩، الرقم: ١٣٠٥، والطبرى فى تاريخ الأمم والملوك، ٢/٧٨.

الحديث رقم ١٤٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجيعِ، ورِعْلٍ، وذَكْوان، وبِئر مَعُونة، ٤/١٤٩٩، الرقم: ٣٨٥٨، وفى كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَاسِرُ الرَّجُلُ ومَن لم يَسْتَأْسِر ومَن رَكع رَكْعَتَين عند القتل، ٣/١١٠٨، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣١٠، الرقم: ٨٠٨٢، وعبدالرزاق فى المصنف، ٥/٣٥٣، الرقم: ٩٧٣٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤/٢٢١، ←

قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيءٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ کفارِ قریش نے ایک دستہ کو شناخت کے لئے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش میں سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں ان کے سرداروں میں سے ایک کو قتل کیا تھا۔ سو (اس دستہ کے پہنچتے ہی) اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل کوئی جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔''

۱۴۳۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ، دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ:

...... الرقم: ۴۱۹۱، وأبو القاسم هبة الله فی كرامات الأولياء، ۱/۱۰۱، الرقم: ۵۳، والعسقلانی فی فتح الباری، ۷/۳۸۴، وابن عبدالبر فی الإستيعاب، ۲/۷۷۹، الرقم: ۱۳۰۵، والطبری فی تاريخ الأمم والملوك، ۲/۷۸۔

لحديث رقم ۱۴۳: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: هل يُخرجُ المَيّتُ منَ القبر و اللّحد لِعِلّةٍ، ۱/۴۵۳، الرقم: ۱۲۸۶، و الحاكم فی المستدرك، ۳/۲۲۴، الرقم: ۴۹۱۳، و البيهقی فی السنن الكبری، ۶/۲۸۵، الرقم: ۱۲۴۵۹، و العسقلانی فی مقدمة فتح الباری، ۱/۲۷۰، و الخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة و بدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل الأول، ۲/۳۹۹، الرقم: ۵۹۴۵۔

Marfat.com

ما أراني إلا مقتولا في أول من يقتل من أصحاب النبي ﷺ، و إني لا أترك بعدي أعز علي منك غير نفس رسول الله ﷺ، فإن علي دينا، فاقض، و استوص بأخواتك خيرا. فأصبحنا، فكان أول قتيل، و دفن معه آخر في قبر، ثم لم تطب نفسي أن أتركه مع الآخر. فاستخرجته بعد ستة أشهر، فإذا هو كيوم وضعته هنية. غير أذنه.

رواه البخاري.

و قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ احد کا وقت آ گیا تو میرے والد (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) نے مجھے رات کے وقت بلایا اور فرمایا: میں یہی دیکھتا ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سب سے پہلے میں شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے علاوہ مجھے تم سے زیادہ عزیز ہو۔ مجھ پر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کئے گئے اور ایک دوسرے (شہید) کے ساتھ دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اس پر رضامند نہ ہوا کہ انہیں دوسروں کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہٰذا چھ ماہ کے بعد میں نے انہیں نکالا تو وہ اسی طرح (تر و تازہ) تھے جیسے دفن کرنے کے روز تھے، سوائے ایک کان کے۔''

١٤٤۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ مِصْبَاحَيْنِ، يُضِيئَانِ بَيْنَ

الحديث رقم ١٤٤: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: المساجد، باب: إدخال البعير في المسجد للعلة، ١/١٧٧، الرقم: ٤٥٣، وفي ←

Marfat.com

أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ، حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ طُرُقٍ، وَفِي بَعْضِهَا أَنَّ الرَّجُلَيْنِ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے دو حضرات حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک اندھیری رات میں اپنے گھر گئے اور ان دونوں کے ہاتھوں میں دو چراغوں کی طرح کوئی چیز روشن تھی۔ جب راستے میں وہ دونوں جدا ہوئے تو ہر چراغ ان میں سے ایک کے ساتھ ہوگیا یہاں تک کہ وہ ... ں و عیال کے پاس پہنچ گیا۔''

۱۴۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

......كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبيّ ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر، ۳/۱۳۳۱، الرقم: ۳۴۴۰، وفى كتاب: فضائل الصحابة، باب: منقبة أسَيدبنِ حُضَيرٍ، وَعبّادِ بن بِشرٍ رضي الله عنهما، ۳/۱۳۸۴، الرقم: ۳۵۹۴، وأبو يعلى فى المسند، ۵/۳٦۱، الرقم: ۳۰۰۷، والبيهقى فى الإعتقاد،۱/۳۱۰، والنووى فى رياض الصالحين، ۱/۵٦٦، الرقم: ۱۵۰٦، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة بدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل الأول، ۲/۳۹۹، الرقم: ۵۹۴۴۔

الحديث رقم ۱۴۵: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فى النور يُرى عند قبر الشهيد، ۳/۱٦، الرقم: ۲۵۲۳، والذهبى فى سيرأعلام النبلاء، ۱/۴۳۰، والعسقلانى فى الإصابة، ۱/۲۰٦، والعجلونى فى كشف الخفاء، ۱/۲۹۸، الرقم: ۷۸۸، والخطيب

Marfat.com

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضرت نجاشی ﷺ (شاہ حبشہ) فوت ہوگئے تو ہم بیان کیا کرتے تھے کہ ان کی قبر پر ہمیشہ نور (برستا) دیکھا جاتا ہے۔''

١٤٦. عنْ سَفِينَةَ ﷺ قَالَ: رَكِبْتُ الْبَحْرَ فِي سَفِينَةٍ فَانْكَسَرَتْ فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْهَا فَطَرَحَنِي فِي أَجَمَةٍ فِيهَا أَسَدٌ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ وَغَمَزَ بِمَنْكَبِهِ شِقِّي فَمَا زَالَ يَغْمِزُنِي وَيَهْدِيْنِي إِلَى الطَّرِيْقِ حَتَّى وَضَعَنِي عَلَى الطَّرِيْقِ فَلَمَّا وَضَعَنِي هَمْهَمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَدِّعُنِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت سفینہ ﷺ سے مروی ہے کہ میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا، وہ

التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة وبدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل الثانى، ٢/٤٠٠، الرقم: ٥٩٤٧، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/٤٤٤.

الحديث رقم ١٤٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٢/٦٧٥، الرقم: ٤٢٣٥، ٣/٧٠٢، الرقم: ٦٥٥٠، والبخارى فى التاريخ الكبير، ٣/١٩٥، الرقم: ٦٦٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٧/٨٠، الرقم: ٦٤٣٢، وابن راشد فى الجامع، ١١/٢٨١، وأبوالقاسم هبة الله فى كرامات الأولياء، ١/١٥٨، الرقم: ١١٤، والبغوى فى شرح السنة، ١٣/٣١٣، الرقم: ٣٧٣٢، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل الثانى، ٢/٤٠٠، الرقم: ٥٩٤٩.

Marfat.com

کشتی ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تختے پر سوار ہوگیا اس نے مجھے ایک ایسی جگہ پھینک دیا جو شیر کی کچھار تھی۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا کہ وہ (شیر) سامنے تھا۔ میں نے کہا: اے ابو الحارث (شیر)! میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں تو اس نے فوراً اپنا سر خم کردیا اور اپنے کندھے سے مجھے اشارہ کیا اور وہ اس وقت تک مجھے اشارہ اور رہنمائی کرتا رہا جب تک کہ اس نے مجھے صحیح راہ پر نہ ڈال دیا پھر جب اس نے مجھے صحیح راہ پر ڈال دیا تو وہ دھیمی آواز میں غرغرایا۔ سو میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔''

۱٤۷۔ عَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: هٰذَا الَّذِي تَحَرَّکَ لَهُ الْعَرْشُ، وَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَ شَهِدَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِکَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق) فرمایا: یہ وہ ہستی ہے جس کی وفات سے عرش بھی ہل گیا آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ستر ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوئے، ایک دفعہ قبر نے اسے دبایا پھر کشادہ کر دی گئی۔''

۱٤۸۔ وَ فِي رِوَايَةٍ: قَالَ: اَلْحَمْدُ ِللهِ لَوْ نَجَا أَحَدٌ مِنْ ضُمَّةِ الْقَبْرِ لَنَجَا

الحديث رقم ۱٤۷/۱٤۸: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: ضمة القبر و خغطته، ٤/۱۰۰، الرقم: ۲۰۵۵، و فی السنن الکبری، ۱/٦٦۰، الرقم: ۸۱۸۲، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲/۱۹۹، الرقم: ۱۷۰۷، و فی المعجم الکبیر، ٦/۱۰، الرقم: ۵۳۳۳، و نحوه ابن راهویة فی المسند، ۲/۵۵۲، الرقم: ۱۱۲۷، و الزیلعی فی نصب الرایة، ۲/۲۸٦، و السیوطی فی شرح علی سنن النسائی، ٤/۱۰۱، الرقم: ۲۰۵۵ و العسقلانی فی القول المسدد، ۱/۸۱.

Marfat.com

منها سعد بن معاذ رضي الله عنه. رواه النسائي و الطبراني.

و قال العسقلاني: و رجاله ثقات محتج بهم في الصحيح.

اور ایک روایت میں فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہی ہیں اگر کوئی قبر کے دبانے سے بچ سکتا تو سعد بن معاذ بھی ضرور اس کے دبانے سے بچ جاتے۔'' (مومنین و صالحین کے لیے قبر کا دبانا راحت کا باعث ہوتی ہے جیسے ماں بچے کو گود میں لے کر دباتی ہے۔)

١٤٩. عن ابن عبّاس رضي الله عنهما قال: ضرب بعض أصحاب النبي ﷺ خباءه على قبر وهو لا يحسب أنّه قبر، فإذا فيه إنسان يقرأ سورة تبارك الّذي بيده المُلك حتّى ختمها، فأتى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله إنّي ضربت خبائي على قبر و أنا لا أحسب أنّه قبر، فإذا فيه إنسان يقرأ سورة المُلك حتّى ختمها، فقال رسول الله ﷺ: هي المانعة، هي المُنجية تُنجيه من عذاب القبر. رواه التّرمذيّ و البيهقيّ.

و قال أبو عيسى: هذا حديث حسن.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے

الحديث رقم ١٤٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى فضل سورة الملك، ٥/١٦٤، الرقم: ٢٨٩٠، و البيهقى فى شعب الإيمان، ٢/٤٩٥، الرقم: ٢٥١٠، و المنذرى فى الترغيب الترهيب، ٢/٢٤٧، الرقم: ٢٢٦٦، و القرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ١٨/٢٠٥، و ابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٩٦، و الخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: فضائل القرآن، الفصل الثانى، ١/٤٠٥، الرقم: ٢١٥٣.

Marfat.com

کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اچانک پتہ چلا کہ یہ قبر ہے اور اس میں کوئی آدمی سورۃ الملک پڑھ رہا ہے یہاں تک پڑھنے والے نے (قبر کے اندر) مکمل سورۃ الملک پڑھی وہ صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے (نادانستہ) ایک قبر پر خیمہ لگایا اور مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ یہ قبر ہے اچانک دیکھا کہ ایک آدمی قبر میں سورۃ الملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے اسے مکمل پڑھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (سورت) روکنے والی ہے اور عذاب قبر سے نجات دینے والی ہے۔‘‘

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿ اُمتِ محمدی ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾

١٥٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ. وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ

الحديث الرقم ١٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق باب: يدخل الجنّة سبعون ألفا بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٥، و في الصحيح، كتاب: الطب، باب: مَنِ اكْتَوَى أو كَوَى غيرَهُ، و فضل من لم يَكْتَوِ، ٥/٢١٥٧، الرقم: ٥٣٧٨، و في الصحيح، كتاب: الطب، باب: من لَمْ يَرْقِ، ٥/٢١٧٠، الرقم: ٥٤٢٠، و في كتاب: الأنبياء، باب: وفاة موسى و ذكرِهِ بعدُ، ٣/١٢٥١، الرقم: ٣٢٢٩، و مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب و لا عذاب، ١/١٧٩-١٩٩، الرقم: ٢١٦-٢٢٠، و الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة و الرقائق و الورع عن رسول الله ﷺ، باب: (١٦)، ٤/٦٣١، الرقم: ٢٤٤٦، و النسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٧٨، الرقم: ٧٦٠٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٤٧-٤٤٨، الرقم: ٦٠٨٤، ٦٤٣٠، و الحاكم في المستدرك، ٤/٦٢١، الرقم: ٨٧٢١، و قال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ. و الدارمي في السنن، ٢/٤٢٢، الرقم: ٢٨٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٣٩، و البزار في المسند، ٤/٢٧٠، الرقم: ١٤٤١، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧١، الرقم: ٢٤٤٨، و الطيالسي في المسند، ١/٤٧، الرقم: ٣٥٢، و أبو يعلى في المسند، ٩/٢٣٣، الرقم: ٥٣٤٠، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٤١، الرقم: ٦٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣٠٤.

Marfat.com

الْعَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ، هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قَالَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُکَ، وَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ چند افراد تھے، ایک نبی کے ساتھ دس آدمی، ایک نبی کے ساتھ پانچ آدمی، ایک نبی صرف تنہا، میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے پوچھا: اے جبرئیل! کیا یہ میری امت ہے؟ کہا: یہ نہیں بلکہ آپ ﷺ افق کی جانب توجہ فرمائیں، میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ کہا: یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کا نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ کہا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے تھے۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ اسے ان میں شامل فرما پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے، آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔''

Marfat.com

١٥١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ ذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَ مَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ہم ایک قبّہ (مکان) میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ ہم نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں مجھ محمد کی جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں سے نصف ہو گے

الحديث الرقم ١٥١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: كيف الحشر، ٥/٢٣٩٢، الرقم: ٦١٦٣، و في كتاب: الأيمان و النذور، باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/٢٤٤٨، الرقم: ٦٢٦٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: كون هذه الأمة نصف أهل الجنة، ١/٢٠٠، الرقم: ٢٢١، و الترمذي في السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في صف أهل الجنة، ٤/٦٨٤، الرقم: ٢٥٤٧، وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٢، الرقم: ٤٢٨٣، و النسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٠٩، الرقم: ١١٣٣٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٦، الرقم: ٣٦٦١، و البزار في المسند، ٥/٢٣٧، الرقم: ١٨٥٠، و البيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٨٠، الرقم: ٥٤١٠، و الشاشي في المسند، ٢/١٣٣، الرقم: ٦٧٠، و أبو يعلى في المسند، ٩/٢٦٥، الرقم: ٥٣٨٦، و ابن مندة في الإيمان، ٢/٩٠١، الرقم: ٩٨٥.

Marfat.com

اور وہ یوں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک کالا بال۔''

١٥٢ـ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَ مِائَةُ صَفٍّ، ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَ أَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں میری اُمت کی ہوں گی اور باقی تمام امتوں کی صرف چالیس صفیں ہوں گی۔''

الحديث الرقم ١٥٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى كم صَفّ أهل الجنّة، ٤/٦٨٣، الرقم: ٢٥٤٦، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٤، الرقم: ٤٢٨٩، و الحاكم فى المستدرك، ١/١٥٥، الرقم: ٢٧٣، و الدارمى فى السنن، ٢/٤٣٤، الرقم: ٢٨٣٥، و ابن حبان فى الصحيح، ١٦/٤٩٨، الرقم: ٧٤٥٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٣٤٧، الرقم: ٢٢٩٩٠، ٢٣٠٥٢، ٢٣١١١، و البزار فى المسند، ٥/٣٦٨، الرقم: ١٩٩٩، و ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٣١٥، الرقم: ٣١٧١٣، و الطبرانى فى المعجم الصغير، ١/٦٧، الرقم: ٨٢، فى المعجم الأوسط، ٢/٧٧، الرقم: ١٣١٠، و فى المعجم الكبير، ١٠/١٨٤، الرقم: ١٠٣٩٨، و أبو يعلى فى المعجم، ١/١٨٣، الرقم: ٢١١، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٧٧، و ابن الخلال فى السنة، ٢/٣٦٥، الرقم: ٤٩٧، و ابن المبارك فى الزهد، ١/٥٤٨، الرقم: ١٥٧٢.

Marfat.com

۱۵۳۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَلْجَنَّةُ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتّٰى أَدْخُلَهَا، وَ حُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت تمام انبیاء علیہم السلام پر حرام کر دی گئی ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام امتوں پر اس وقت تک حرام ہے جب تک میری امت اس میں داخل نہ ہو جائے۔‘‘

۱۵۴۔ عَنْ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ.

الحديث الرقم ۱۵۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱/ ۲۸۹، الرقم: ۹۴۲، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۶۹، و الهندی فی كنزل العمال، ۱۱/ ۴۱۶، الرقم: ۳۱۹۵۳۔

الحديث الرقم ۱۵۴: أخرجه ابن ماجة فی السنن، كتاب: الطلاق، باب: طلاق المكره والناسي، ۱/ ۶۵۹، الرقم: ۲۰۴۳، و ابن حبان عن بن عباس رضی الله عنهما فی الصحيح، ۱۶/ ۲۰۲، الرقم: ۷۲۱۹، و الحاكم فی المستدرك، ۲/ ۲۱۶، الرقم: ۲۸۰۱، والبيهقی فی السنن الكبری، ۷/ ۳۵۶، الرقم: ۱۴۸۷۱، والدارقطنی فی السنن، ۴/ ۱۷۰، الرقم: ۳۳، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ۴/ ۱۷۲، الرقم: ۲۰۴، و عبدالرزاق نحوه فی المصنف، ۶/ ۴۱۰، الرقم: ۱۱۴۱۷، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۳/ ۹۵، والطبرانی فی المعجم الصغير، ۲/ ۵۲، الرقم: ۷۶۶ و فی المعجم الأوسط، ۸/ ۱۶۱، الرقم: ۸۲۷۳، و فی المعجم الكبير، ۲/ ۹۷، الرقم: ۱۴۳۰، و فی مسند الشاميين، ۲/ ۱۵۲، الرقم: ۱۰۹۰، والبيهقی فی مجمع الزوائد، ۱/ ۳۶۰، الرقم: ۱۴۹۸۔

Marfat.com

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ.
وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا، نسیان اور جبر و اکراہ معاف فرما دیا ہے۔''

١٥٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان کی دل کی باتوں (خیالات) کو معاف فرما دیا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔''

١٥٦۔ عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث الرقم ١٥٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر، ١/١١٦، الرقم: ١٢٧، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الطلاق، باب: من طلّق فى نفسه ولم يتكلم به، ١/٦٥٨، الرقم: ٢٠٤٠، والنسائى فى السنن الكبرى، ٣/٣٦٠، الرقم: ٥٦٢٨، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢/٥٢، الرقم: ٨٩٨، وابن حبان فى الصحيح، ١٠/١٧٩، الرقم: ٤٣٣٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٢٥٥، الرقم: ٧٤٦٤، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٤/٨٥، و أبويعلى فى المسند، ١١/٢٧٦، الرقم: ٦٣٨٩، والبيهقى فى شعب الإيمان ١/٢٩٩، الرقم: ٣٣٢.

الحديث الرقم ١٥٦: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠/٢٩٨، الرقم: ٧٠٧، و الهيثمى فى مجمع الذوائد، ٤/١٥، و الحارث فى المسند (زوائد الهيثمى)، ١/٣٤٣، الرقم: ٢٣٧.

إِنَّ اللهَ رَضِيَ لِهٰذِهِ الأُمَّةِ الْيُسْرَ وَ كَرِهَ لَهَا الْعُسْرَ قَالَهَا ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِرِجَالِ الصَّحِيحِ.

''حضرت محجن بن ادرع سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے آسانی کو پسند فرمایا ہے اور (اس پر) تنگی کو ناپسند فرمایا ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔''

۱۵۷۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَوْمًا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّ نَفْسَهُ قُبِضَتْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: رَبِّي اسْتَشَارَنِي ''الحديث'' وَ فِيهِ: وَ أَحَلَّ لَنَا كَثِيرًا مِمَّا شَدَّدَ عَلٰى مَنْ قَبْلَنَا وَ لَمْ يَجْعَلْ عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا مِنْ حَرَجٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ ہم نے گمان کیا شاید آپ ﷺ کا وصال اقدس ہو گیا ہے پھر جب آپ ﷺ سجدہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ طلب کیا (آگے طویل حدیث ہے) اس میں فرمایا: اور ہمارے لئے وہ بہت سی چیزیں حلال کر دیں جو ہم سے قبل ممنوع تھیں اور ہم پر اس دنیا میں کوئی تنگی (روا) نہیں رکھی۔''

۱۵۸۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ،

الحديث الرقم ۱۵۷: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۳۹۳، الرقم: ۲۳۳۸٤، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ۵/۳۹۳۔

الحديث الرقم ۱۵۸: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۱۹۹، الرقم: ۲۱۷۸۵، و الحاكم فی المستدرك، ۲/۵۲۰، الرقم: ۳۷۸٤، و الهيثمی ←

Marfat.com

فَانُظُرَ إِلَى بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَعْرِفَ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَ مِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذٰلِكَ، وَ عَنْ يَمِيْنِي مِثْلُ ذٰلِكَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ، لَيْسَ أَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ، وَ أَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَ أَعْرِفُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ہی سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی ہوں گا جسے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ہوگی۔ سو میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان بھی پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور اپنی داہنی طرف بھی انہیں دیکھ کر پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان کیسے پہچانیں گے؟ ...... فرمایا: ان کے اعضاء وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے اور ان کے سوا کسی اور (امت) کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کو پہچان لوں گا کہ ان کے آگے ان کی اولاد دوڑتی ہوگی۔''

.... في شعب الإيمان، ٣/١٧، الحديثرقم: ٢٧٤٥، و الطيالسى فى المسند، ١/٤٨، الرقم: ٣٦١، و ابن حبان نحوه فى الصحيح، ٣/٣٢٤، الرقم: ١٠٤٩، والمنذرى فى الترغيب و الترهيب، ١/٩١، الرقم: ٢٨٦، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/٢٢٥: ٢/٢٥٠: ١٠/٣٤٤ و قال: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

Marfat.com

١٥٩۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَکَ؟ قَالَ: أَعْرِفُهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ. وَ أَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ، وَ أَعْرِفُهُمْ بِنُوْرِهِمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ. رواه أحمد بإسناد جيد.

''حضرت ابوذر اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما سے ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے روز ضرور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا اثر ہوگا اور میں انہیں ان کے نور سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔''

١٦٠۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: تَخْرُجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُلَّةٌ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ مِثْلُ الشَّمْسِ فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَ أُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ وَ لَا عَذَابٌ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثُلَّةٌ أُخْرَى غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ

الحديث الرقم ١٥٩: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/١٩٩، الرقم: ٢١٧٨٨۔

الحديث الرقم ١٦٠: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٨/١٧٣، الرقم: ٧٧٢٣، و فى مسند الشاميين، ٢/٢٠١، الرقم: ١١٨٥، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٩۔

Marfat.com

نُوْرُهُم مِثْلُ الْقَمرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَ أُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ لاَ عَذَابٍ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثُلَّةٌ أُخْرَى غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ نُوْرُهُمْ مِثْلُ أَعْظَمِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الأُمِيُّ، فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَ أُمَّتُهُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ لاَ عَذَابٍ، ثُمَّ يَجِيءُ رَبُّكَ ﷻ ثُمَّ يُوْضَعُ الْمِيْزَانُ وَ الْحِسَابُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوامامہ باہلی ﷛ روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز چمکتی پیشانیوں اور چمکتے ہاتھ پاؤں والے لوگوں کی ایک جماعت نمودار ہوگی جو افق پر چھا جائے گی ان کا نور سورج کی طرح ہوگا سو ایک ندا دینے والا ندا دے گا ''نبی اُمّی'' پس اس نداء پر ہر امی نبی متوجہ ہوگا لیکن کہا جائے گا (کہ اس سے مراد) محمد ﷺ اور ان کی امت ہے سو وہ جنت میں داخل ہوں گے ان پر کوئی حساب اور عذاب نہیں ہوگا پھر اس طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ ان کا نور چودھویں کے چاند کی طرح کا ہوگا اور ان کا نور افق پر چھا جائے گا سو پھر ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا ''نبی اُمّی'' پس اس ندا پر ہر امی نبی متوجہ ہوجائے گا لیکن کہا جائے گا: اس ندا سے مراد حضونبی اکرم ﷺ اور ان کی امت ہے پس وہ بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے پھر اسی طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی ان کی (بھی) پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ ان کا نور آسمان میں بڑے ستارے کی طرح ہوگا ان کا نور افق پر چھا جائے گا پس ندا دینے والا آواز دے گا: ''نبی اُمّی''، پس اس پر ہر امی نبی متوجہ ہوجائے گا، کہا جائے گا: محمد اور ان کی امت۔ پس وہ بغیر حساب و

Marfat.com

عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے پھر آپ ﷺ کا رب (اپنی شان کے مطابق) تشریف لائے گا پھر میزان وحساب قائم کیا جائے گا۔‘‘

١٦١۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران، ١١٠]، قَالَ: إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا و أَكْرَمُهَا على اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ و ابْنُ مَاجَةَ.

و قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. و قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمانِ الٰہی: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ کے بارے میں فرمایا: تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔‘‘

الحديث الرقم ١٦١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورةِ آلِ عمران، ٥/ ٢٢٦، الرقم: ٣٠٠١، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ٢/ ١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٧، ٤٢٨٨، و الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٩٤، الرقم: ٦٩٨٧، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٦١، الرقم: ١١٦٠٤: ٤/ ٤٤٧: ٥/ ٣، و البيهقى فى السنن الكبرى، ٩/ ٥، و الطبرانى فى معجم الكبير، ١٩/ ٤١٩، الرقم: ١٠١٢، ١٠٢٣، و عبد بن حميد فى المسند، ١/ ١٥٦، الرقم: ٤١١، و الرويانى فى المسند، ٢/ ١١٥، الرقم: ٩٢٤، و ابن المبارك فى الزهد، ١/ ١١٤، الرقم: ٣٨٢.

١٦٢۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، نُكَمِّلُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعِينَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا، وَ خَيْرُهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم سب سے آخری اور سب سے بہتر ہوں گے۔''

١٦٣۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا هُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَ سُمِّيتُ أَحْمَدَ وَ جُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُوْرًا وَ جُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

''حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو نہیں عطا کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: وہ کیا

الحديث الرقم ١٦٢: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٧۔

الحديث الرقم ١٦٣: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٧، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١/٩٨، الرقم: ٧٦٣، ١٣٦١، و البيهقى فى السنن الكبرى، ١/٢١٣، الرقم: ٩٦٥، و أبو القاسم هبة الله فى إعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٣، الرقم: ١٤٤٣، ١٤٤٧، و المقدسى فى الأحاديث المختارة، ٢/٣٤٨، الرقم: ٧٢٨۔ ٧٢٩، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/٢٦٠، ٨/٢٦٩۔

Marfat.com

نے فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لئے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنایا گیا۔“

۱٦٤۔ عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ. فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا. وَ إِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَ أُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَ الْأَبْيَضَ. وَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَ إِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَ إِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَ أَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَ لَوْ إِجْتَمَعَ

الحديث الرقم ١٦٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الفتن و أشراط الساعة، باب: هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ٤/٢٢١٥، الرقم: ٢٨٨٩، و الترمذى فى السنن،كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى سوال النبي ﷺ ثلاثا فى أمته، ٤/٤٧٢، الرقم: ٢١٧٦، و أبو داود فى السنن، كتاب: الفتن و الملاحم ، باب: ذكر الفتن و دلائلها، ٤/٩٧، الرقم: ٤٢٥٢، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٧٨، الرقم: ٢٢٤٤٨، ٢٢٥٠٥، و البزار فى المسند، ٨/٤١٣، الرقم: ٣٤٨٧، و الحاكم فى المستدرك، ٤/٤٩٦، الرقم: ٨٣٩٠، و ابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/٣١١، الرقم: ٣١٦٩٤، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/١٠٩، الرقم: ٦٧١٤، و البيهقى فى السنن الكبرى،٩/١٨١، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ٢/٢٩٦، الرقم: ٣٣٤٧.

Marfat.com

عَلَيهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَ يَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین لپیٹی گئی۔ مجھے (قیصر و کسریٰ کے) دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کیا جائے اور نہ ان پر ان کے غیر سے دشمن مسلط کرے جو ان کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اور بے شک میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد! میں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اس کو واپس نہیں لوٹایا جاسکتا اور بیشک میں نے آپ کو آپ کی امت کے لئے یہ چیز عطا فرما دی ہے کہ میں انہیں قحط سالی سے نہیں ماروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط کروں گا جو ان کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اگرچہ تمام ملکوں کے لوگ جمع ہو جائیں یہاں تک کہ ان (آپ کی امت) میں سے بعض بعض کو ہلاک نہ کریں اور بعض بعض کو قیدی نہ بنائیں۔''

١٦٥۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ أَدْرَكَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُوْمَ وَ اخْتَصَرَ لِي اخْتِصَارًا، فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَ

الحديث الرقم ١٦٥: أخرجه الدارمي في السنن، باب: (٨)، مَا أُعطِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الْفَضْلِ، ١/٤٢، الرقم: ٥٤، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦/٣٢٣.

Marfat.com

نَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ إِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ، إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ وَ مُوسَى صَفِيُّ اللهِ وَ أَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَ مَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَ إِنَّ اللهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَ أَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَ لَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَ لَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کو مرحوم قرار دیا اور اس کی عمر مختصر رکھی۔ سو ہم ہی آخری ہیں اور ہم ہی قیامت کے دن اول ہوں گے۔ اور میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں ہی حبیب اللہ ہوں اور روزِ قیامت میرے پاس ہی حمد کا جھنڈا ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں مجھ سے تین وعدے فرمائے اور تین چیزوں سے انہیں نجات عطا کی۔ ان پر عام قحط سالی مسلط نہیں کرے گا اور کوئی دشمن ان کو ختم نہیں کر سکے گا اور انہیں گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔''

۱۶۶۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا، وَ أَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَ أَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلَى ضَلَالَةٍ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا لیا: ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لئے

الحديث الرقم ۱۶۶: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الفتن، باب: ذكر الفتن و دلائلها، ۴/ ۹۸، الحديث: ۴۲۵۳، و الطبراني في المعجم الكبير، ۳/ ۲۹۲، الرقم: ۳۴۴۰، و في مسند الشاميين، ۲/ ۴۴۲، الرقم: ۱۶۶۳.

Marfat.com

ایسی بد دعا نہ کرے گا کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ دوسرا یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب نہ ہوں۔ تیسرا یہ کہ تم گمراہی پر جمع نہیں ہوگے۔‘‘

١٦٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُوْمَةٌ. عَذَابُهَا بِأَيْدِيْهَا. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، دُفِعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. فَيُقَالُ: هٰذَا فِدَاؤُکَ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ امت امتِ مرحومہ ہے اس کا عذاب اس کے ہاتھ میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر ایک مسلمان کو ایک کافر دے کر کہا جائے گا یہ تیرا دوزخ کا فدیہ ہے۔‘‘

١٦٨۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ مِنْ

الحديث الرقم ١٦٧: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: فى صفة أمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ٢/١٤٣٤، الرقم: ٤٢٩٢، و أبو حنيفة عن أبى موسى رضي الله عنه فى المسند، ١/١٥٥، و عبد بن حميد فى المسند، ١/١٩٠، الرقم: ٥٣٧، و المروزى فى الفتن، ٢/٦١٨، الرقم: ١٧٢٢۔

الحديث رقم ١٦٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، سؤال المشركين أن يريهم النبى صلى الله عليه وآله وسلم آية فآراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣١، الرقم: ٣٤٤٢، و فى كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى إنما قولنا لشيء، ٦/٢٧١٤، الرقم: ٧٠٢٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: وله لا تزال طائفة من أمتى ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣/١٥٢٤، الرقم: ١٠٣٧، و أحمد بن حنبل، فى المسند، ٤/١٠١، و أبو يعلى فى المسند، ١٣/٣٧٥، الرقم: ٧٣٨٣، والطبراني فى المعجم الكبير، ١٩/٣٨٠، الرقم: ٨٩٣، والالكائى فى اعتقاد أهل السنة، ١/١١٠، الرقم: ١٤٤۔

Marfat.com

أُمَّتي أُمَّةٌ قائمةٌ بأمرِ اللهِ لا يَضُرُّهُم مَنْ خذلهُم ولَا مَنْ خالفهُم حتَّى يأتيهُم أمْرُ اللهِ وهُمْ على ذلِك. مُتفقٌ عليه و هذا لفظُ البُخاريِّ.

''حضرت معاویہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی جو اُن کی مدد نہیں کرے گا یا اُن کی مخالفت کرے گا وہ انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آئے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔''

۱٦۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: والَّذي نفْسُ مُحمَّدٍ بيدِهِ، ليأْتينَّ على أحدِكُمْ يوْمٌ ولا يراني، ثُمَّ لأنْ يراني أحبُّ إليْهِ مِنْ أهْلِه و مالِهِ معَهُمْ. مُتفقٌ عليْه و هذا اللَّفظُ لمُسْلمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں مجھ محمد کی جان ہے! تم لوگوں پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ تم مجھے دیکھ نہیں سکو گے، لیکن میری زیارت کرنا (اس وقت) ہر مومن کے نزدیک اس کے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگی۔''

الحديث رقم ۱٦۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علاماتِ النبوة في الإسلام، ۳/۳۱۵، الرقم: ۳۳۹٤، و مسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل النظر إليه ﷺ و تمنيه، ٤/۱۸۳٦، الرقم: ۲۳٦٤، و ابن حبان فی الصحيح، ۱۵/۱٦۷، الرقم: ٦۷٦۵، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۳۱۳، الرقم: ۸۱۲٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۳۱۳، الرقم: ۸۱۲٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۲/٤۱، الرقم: ۹۷۹۳، و العسقلانی فی فتح الباری، ٦/٦۰۷، و النووی فی شرح علی صحيح مسلم، ۱۵/۱۱۸، و السيوطی فی الديباج، ٦/۳٤۸، الرقم: ۲۳٦٤.

١٧٠۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ: يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران: ١١٠]، قَالَ: إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَ أَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت بہز بن حکیم ؓ بواسطہ اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) ''تم ان سب اُمتوں میں بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں'' کے بارے میں فرمایا: تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ عزوجل کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔''

الحديث رقم ١٧٠: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: التفسير عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورة آل عمران، ٥/٢٢٦، الرقم: ٣٠٠١، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمّة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٨، و الحاكم فى المستدرك، ٤/٩٤، الرقم: ٦٩٨٧، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٣، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٩/٤٢٢، الرقم: ١٠٢٣، و البيهقي في السنن الكبرى، ٩/٥، و الرويانى فى المسند، ٢/١١٥، الرقم: ٩٢٤، و عبد بن حميد فى المسند، ١/١٥٦، الرقم: ٤١١، و ابن المبارك فى الزهد، ١/١١٤، الرقم: ٣٨٢، و الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/١٥٣، و العسقلانى فى فتح البارى، ٨/٢٢٥، الرقم: ٤٢٨١، و المناوى فى فيض القدير، ٢/٥٥٣، و الطبرى فى جامع البيان عن تأويل القرآن، ٤/٤٥، و ابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٢.

Marfat.com

١٧١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًا، نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي، بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی تمنا یہ ہوگی کہ کاش وہ اپنے سب اہل و عیال اور مال و اسباب کے بدلے میں مجھے دیکھ لیں۔''

١٧٢. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.
إِسْنَادُهُ أَحْسَنُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری

الحديث رقم ١٧١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الجنة و صفة نعيمها و أهلها، باب: فيمن يود رؤية النبی صلى الله عليه وآله وسلم بأهله و ماله، ٤/٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٢، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤١٧، الرقم: ٩٣٨٨، و ابن حبان فی الصحيح، ١٦/٢١٤، الرقم: ٧٢٣١.

الحديث رقم ١٧٢: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الأمثال عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مثل الصلوات الخمس، ٥/١٥٢، الرقم: ٢٨٦٩، والبزار فی المسند، ٩/٢٣، الرقم: ٣٥٢٧، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٣٠، ١٤٣، الرقم: ١٢٣٤٩، ١٢٤٨٣، والطيالسی فی المسند، ١/٩٠،، الرقم: ٦٤٧، والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢/٢٧٧، الرقم: ١٣٥٢، و أبو يعلی فی المسند، ٦/٣٨٠، الرقم: ٣٧١٧.

Marfat.com

اُمت کی مثال بارش کی مانند ہے معلوم نہیں اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر۔‘‘

١٧٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُوْنَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوِ اشْتَرَى رُؤْيَتِي بِأَهْلِهِ وَ مَالِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری اُمت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی آئیں گے جن میں سے ہر ایک کی خواہش یہ ہوگی کہ وہ اپنے اہل و مال کے بدلے میری زیارت خرید لے (یعنی اپنے اہل و مال کی قربانی دے کر ایک مرتبہ مجھے دیکھ لے)۔‘‘

١٧٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَاناً؟ قَالُوا: الْمَلاَئِكَةُ. قَالَ: وَ مَالَهُمْ لاَ يُؤْمِنُوْنَ وَ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوا: فَالنَّبِيُّوْنَ. قَالَ: وَ مَالَهُمْ لاَ يُؤْمِنُوْنَ وَ الْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟ قَالُوا: فَنَحْنُ. قَالَ: وَ مَالَكُمْ لاَ تُؤْمِنُوْنَ وَ أَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَاناً

الحديث رقم ١٧٣: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٤ / ٩٥، الرقم: ٦٩٩١۔

الحديث رقم ١٧٤: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ١٢ / ٨٧، الرقم: ١٢٥٦٠، و أبو يعلى عن عمر بن الخطاب ﷺ فی المسند، ١ / ١٤٧، الرقم: ١٦٠، و الحاكم فی المستدرك، ٤ / ٩٦، الرقم: ٦٩٩٣، والخطيب فی مشكاة المصابيح، باب: ثواب هذه الأمة، ٣ / ٤٠٣، الرقم: ٦٢٨٨، و الهيثمي عن عمر بن الخطاب ﷺ فی مجمع الزوائد، ٨ / ٣٣٠، ٦ / ٦٥، و قال رواه البزار و أحمد، و الحسيني فی البيان و التعريف، ١ / ١٣٠، الرقم: ٣٤٦۔

Marfat.com

لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَزَّارُ وَ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: کون سی مخلوق تمہارے نزدیک ایمان کے لحاظ سے سب سے عجیب تر ہے؟ انہوں نے عرض کیا: فرشتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ وہ ہر وقت اپنے رب کی حضوری میں رہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء کرام علیہم السلام۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور انبیاء کرام علیہم السلام کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: تو پھر ہم (ہی ہوں گے)۔ فرمایا: تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے جب کہ خود میری ذات تم میں جلوہ افروز ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مخلوق میں میرے نزدیک پسندیدہ اور عجیب تر ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کئی کتابوں کو پائیں گے مگر (صرف میری) کتاب میں جو کچھ لکھا ہوگا (بن دیکھے) اس پر ایمان لائیں گے۔''

۱۷۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَدِدْتُ أَنِّي لَقِيْتُ إِخْوَانِي، قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَوَ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانَکَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلٰكِنْ إِخْوَانِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِي وَ لَمْ يَرَوْنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ

الحديث رقم ۱۷۵: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۱۵۵، الرقم: ۱۲۶۰۱، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۱/ ۲۱۲، الرقم: ۵۷٦، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ٦۷، و الحسينی فی البيان و التعريف، ۱/ ۳۲، الرقم: ٦۰: ۲/ ۹٤، الرقم: ۱۱٦۱.

Marfat.com

چاہا کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے بھائی وہ ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوگا۔"

١٧٦۔ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ لَا أَعْلَمُ ذٰلِکَ إِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَ رَأَيْتَ مَنْ آمَنَ بِکَ وَ لَمْ يَرَکَ وَ صَدَّقَکَ وَ لَمْ يَرَکَ مَاذَا لَهُمْ؟ قَالَ: طُوبَى لَهُمْ مَرَّتَيْنِ أُولٰئِکَ مِنَّا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

"حضرت ابن ابی عمرہ انصاری ﷺ سے مروی ہے اور میرے علم کے مطابق وہ رسول اللہ ﷺ سے ہی روایت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! آپ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو آپ پر ایمان لائے حالانکہ انہوں نے آپ کو دیکھا تک بھی نہیں، آپ کی تصدیق کی حالانکہ آپ کو دیکھا تک بھی نہیں۔ فرمایا: ان کے لئے دو مرتبہ مبارک باد اور خوشخبری ہے وہ ہم میں سے ہیں۔"

١٧٧۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: طُوْبَى لِمَنْ رَآنِي وَ

الحديث رقم ١٧٦: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٨/٢٧٦، الرقم: ٨٦٢٤.

الحديث رقم ١٧٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٥٧، الرقم: ٢٢٢٦٨، ٢٢١٩٢، ٢٢٣٣١، و فى الباب: عن أبي سعيد الخدرى، و أبي هريرة رضى الله عنهما، و ابن حبان فى الصحيح، ١٦/٢١٦، الرقم: ٧٢٣٣، و الحاكم عن عبدالله بن بُسر ﷺ، فى المستدرك، ٤/٩٦، الرقم: ٦٩٩٤، و الطبراني فى المعجم الكبير، ٨/٢٥٩، الرقم: ٨٠٠٩، و أبويعلى عن أنس بن مالك ﷺ فى المسند، ٦/١١٩، الرقم: ٣٣٩١ و المقدسي فى الأحاديث المختارة، ٩/٩٩، الرقم: ٨٧، و الروياني فى ←

آمن بي وَ طُوْبى سَبْعَ مرّاتٍ لمَنْ لَمْ يرني و آمن بي.

رواهُ أحمد وابن حبان.

''حضرت ابو امامہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور سات بار خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لئے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔''

١٧٨۔ عَنْ أبي جُمُعة ﷺ قَالَ: تغدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ مَعَنا أبُوْ عُبَيْدَة بْنُ الْجرّاحِ، قَالَ: قَالَ: يا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ أحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أسْلمْنا معک، و جاهدْنا معک، قَالَ: نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بي وَ لَمْ يروْني. رواهُ أحمد والدّارميُّ والطّبرانيُّ.

و قَالَ الْهيثميُّ: رجالُهُ ثقاتٌ.

''حضرت ابو جمعہ ﷺ سے مروی ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دن کا کھانا کھایا ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن جراح ﷺ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے بھی کوئی بہتر ہوگا؟ ہم آپ کی معیت میں ایمان لائے، اور آپ کی ہی معیت میں ہم نے جہاد کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد

المسند، ٢/ ٣١١، الرقم: ١٢٦٦، و الطبرانی فی المعجم الصغير، ٢/ ١٠٤، الرقم: ٨٥٨۔

الحديث رقم ١٧٨: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/ ٣٩٨، الرقم: ٢٨٤٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٠٦، الرقم: ١٧٠١٧، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٤/ ٢٢، الرقم: ٣٥٣٧، وأبويعلى فی المسند، ٣/ ١٢٨، الرقم: ١٥٥٩، و ابن منده فی كتاب الإيمان، ١/ ٣٧٢، الرقم: ٢١٠، و الهيثی فی ممجع الزوائد، ١٠/ ٦٦۔

Marfat.com

آئیں گے وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہو گا (وہ اس جہت سے تم سے بھی بہتر ہوں گے)۔''

۱۷۹۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ، يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ يُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ وَ السُّيُوطِيُّ فِي الْمِفْتَاحِ.

''حضرت عبد الرحمن بن علاء حضرمی ﷺ روایت کرتے ہیں: مجھے اس نے بتایا جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے لئے اجر اس امت کے اولین کے برابر ہو گا، وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے۔''

۱۸۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي (أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ) عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث رقم ۱۷۹: أخرجه البيهقي في دلائل النّبوّة، ٦/ ٥١٣، والسّيوطى فى مفتاح الجنة، ١/ ٦٨۔

الحديث رقم ۱۸۰: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى الزوم الجماعة، ٤/ ٤٦٦، الرقم: ٢١٦٧، و الحاكم فى المستدرك، ١/ ٢٠١، الرقم: ٣٩٧، والمناوى فى فيض القدير، ٢/ ٢٧١۔

فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا (یا فرمایا: امت محمدیہ ﷺ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا) اور جماعت پر اللہ (تعالیٰ کی حفاظت) کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ آگ کی طرف جدا ہوا۔‘‘

۱۸۱۔ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَمَرَنِي اللهُ بِهِنَّ: الْجَمَاعَةِ وَ السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت حارث اشعری رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا (اور وہ پانچ باتیں یہ ہیں) جماعت کے ساتھ ہونے، نصیحت سننے، فرمانبرداری، ہجرت اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا پس جو جماعت سے ایک بالشت برابر بھی الگ ہوا پس اس نے اسلام کا قلادہ اپنے گلے سے اتار دیا جب تک کہ وہ (جماعت کی طرف) لوٹ نہیں آتا۔‘‘

۱۸۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ مِنْهَا، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ

الحديث رقم ۱۸۱: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ۱/ ۲۰۴، ۵۸۲، الرقم: ۴۰۴، ۱۵۳۴، و ابن خزيمة فى الصحيح، ۳/ ۱۹۵، الرقم: ۱۸۹۵، و البيهقى فى السنن الكبرى، ۸/ ۱۵۷، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ۳/ ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۹، الرقم: ۳۴۲۷، ۳۴۳۰، ۳۴۳۱، و أبو يعلى فى المسند، ۳/ ۱۴۰، الرقم: ۱۵۷۱.

الحديث رقم ۱۸۲: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى لزوم الجماعة، ۴/ ۴۶۵، الرقم: ۲۱۶۵، ←

بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِينَا فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَلِكُمُ الْمُؤْمِنُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اس جگہ پر کھڑا ہوں جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان قیام فرمایا پھر فرمایا: جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دو آدمیوں سے دور رہتا ہے جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لیے جماعت سے وابستگی لازمی ہے جسے اس کی نیکی خوش کرے اور برائی پریشان کرے پس وہی مومن ہے۔''

١٨٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَجْمَعُ اللهُ

والنسائى فى السنن الكبرى، ٥/٣٨٨، الرقم: ٩٢٢٥، وابن أبى عاصم فى السنة، ١/٤٢، الرقم: ٨٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٣٧٠، الرقم: ٢٣١٩٤، والعسقلانى فى فتح البارى، ١٣/٣١٦، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٦/٣٢٠.

الحديث رقم ١٨٣: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ١/١٩٩۔٢٠١، الرقم: ٣٩١۔٣٩٧، و ابن أبي عاصم فى كتاب السنة، ١/٣٩، الرقم: ٨٠، و الالكائى فى إعتقاد أهل السنة، ١/١٠٦، الرقم: ١٥٤، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ٥/٢٥٨، الرقم: ٨١١٦، و الحكيم الترمذي فى نوادر الأصول، ١/٤٢٢، و أبو نعيم فى حلية الأولياء، ٣/٣٧، والمناوى فى فيض القدير، ٢/٢٧١.

Marfat.com

هذه الأُمَة على الضَّلالة أبدًا و قالَ: يَدُ اللهِ عَلى الُجَماعَةِ فَاتَّبِعُوْا السَّوادَ الأَعْظَمِ فإنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ.

رواه الُحاكمُ و ابْنُ أبي عاصمِ والدَّيْلميُّ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دست قدرت جماعت پر ہوتا ہے۔ پس سب سے بڑی جماعت کی اتباع کرو اور جو اس جماعت سے الگ ہوتا ہے وہ آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔''

١٨٤۔ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُمَّتِي لا تَجْتَمِعُ على ضَلالَةٍ فإذا رأيْتُمْ اختِلافًا فعلَيْكُمْ بِالسَّوادِ الأعْظَمِ.

رواهُ ابْنُ ماجةَ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہو گی پس اگر تم ان میں اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سب سے بڑی جماعت کو اختیار کرو۔''

١٨٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ بَنِي

الحديث رقم ١٨٤: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: السَّوَادِ الأعْظَمِ، ٤/٣٦٧، الرقم: ٣٩٥٠،والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢/٤٤٧، الرقم: ١٣٦٢٣، والكنانى فى مصابح الزجاجة، ٤/١٦٩، الرقم:١٣٩٥۔

الحديث رقم ١٨٥: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: افتراق الأمم، ٢/١٣٢٢، الرقم: ٣٩٩١-٣٩٩٣، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٤٥، الرقم: ١٢٥٠١، و أبويعلى فى المسند، ٧/٣٦، ←

Marfat.com

إِسْرَائِيْلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً. وَ إِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً. وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ أَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت یقیناً بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ جماعت ہے۔''

١٨٦۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: اثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ، وَ ثَلَاثَةٌ خَيْرٌ مِنِ اثْنَيْنِ، وَ أَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ اللهَ عزوجل لَنْ يَّجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو (شخص) ایک سے بہتر ہیں اور تین (شخص) دو سے بہتر ہیں، اور چار (اشخاص) تین سے بہتر ہیں، پس تم پر لازم ہے کہ جماعت کے ساتھ رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت کو کبھی بھی ہدایت کے سوا کسی شے پر اکٹھا نہیں کرے گا۔''

.... الرقم: ٣٩٤٤، والكناني فى مصباح الزجاجة، ٤/ ١٨٠، الرقم: ١٤١٢، والمقدسي فى الأحاديث المختارة، ٧/ ٩٠، الرقم: ٢٤٩٩، و ابن أبى عاصم فى كتاب السنة، ١/ ٣٢، الرقم: ٦٤، والمروزى فى كتاب السنة، ١/ ٢١، الرقم: ٥٣۔

الحديث رقم ١٨٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ١٤٥، الرقم: ٢١٣٣١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/ ١٧٧: ٥/ ٢١٨، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٦/ ٣٢٣۔

Marfat.com

١٨٧ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ، بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَ إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

''حضرت عقبہ بن عامر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شہداء اُحد پر (دوبارہ) آٹھ سال بعد اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر خورشید رسالت ﷺ نے منبر پر طلوع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں تمہارا پیش رو ہوں، میں تمہارے اُوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا داری کی محبت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ میرا یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار تھا۔''

الحديث رقم ١٨٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: غزوه أحد، ٤/١٤٨٦، الرقم: ٣٨١٦، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ٤/١٧٩٦، الرقم: ٢٢٩٦، و أبو داود فى السنن، أول كتاب: الجنائز، باب: الميت يصلى على قبره بعد حين، ٣/٢١٦، الحديث رقم ٣٢٢٤، و الطبراني فى المعجم الكبير، ١٧/٢٧٩، الرقم: ٧٦٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤/١٤، الرقم: ٦٦٠١، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٥/٤٥، الرقم: ٢٥٨٣، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/١٥٤.

Marfat.com

١٨٨۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَى الْمِنبَرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے اور آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہو گے جیسے کہ تم سے پہلے لوگ ہوئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آخری بار تھی جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا۔‘‘

١٨٩۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَ إِنِّي أُعْطِيتُ

الحديث رقم ١٨٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وآله وسلم وصفاته، ٤/١٧٩٦، الرقم: ٢٢٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٧٩، الرقم: ٧٦٩، والطبراني في المسند، ١/١٥٢، الرقم: ١٦٦.

الحديث رقم ١٨٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النُّبُوَّةِ فِي الإِسلام، ٣/١٣١٧، الرقم: ٣٤٠١، وفي كتاب: الرقاق، باب: مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيها، ٥/٢٣٦١، الرقم: ٦٠٦١، و مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وآله وسلم و صفاته، ٤/١٧٩٥، الرقم: ٢٢٩٦ و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٣.

Marfat.com

مفاتيح خزآئن الأرض، أومفاتيح الأرض، وإني والله ما أخاف عليكم أن تشركوا بعدي ولكن أخاف عليكم أن تتنافسوا فيها. متفق عليه.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں اور خدا کی قسم مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔''

۱۹۰۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ، فيما أعلم عن رسول الله ﷺ قال: إن الله ﷻ يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها.

رواه أبوداود والحاكم و الطبراني.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں سے جو آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے جانا روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کیلئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

الحديث رقم ۱۹۰: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: الملاحم، باب: مایذکر فی قرن المائة ۴/ ۱۰۹ الرقم: ۴۲۹۱، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۵۶۷، ۵۶۸، الرقم: ۸۵۹۲، ۸۵۹۳، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶/ ۳۲۳، الرقم: ۶۵۲۷، والدیلمی فی الفردوس بما ثور الخطاب، ۱/ ۱۴۸، الرقم: ۵۳۲، والمقرئ فی السنن الوردة فی الفتن، ۳/ ۷۴۲، الرقم: ۳۶۴، وابن عساکر فی تاریخ دمشق ۵۱/ ۳۸۸، ۳۴۱، والخطیب فی تاریخ بغداد، ۲/ ۶۱.

Marfat.com

١٩١۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَأَحَبُّ العَبِيْدِ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الأَتْقِيَاءُ الأَخْفِيَاءُ الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَإِذَا شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا أُوْلَئِكَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَمَصَابِيْحُ الْعِلْمِ. رَوَاهُ الحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے اور بندوں میں سے محبوب ترین اللہ کے نزدیک متقی اور خشیت الٰہی رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، وہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔''

١٩٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

الحديث الرقم ١٩١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/٣٠٣، الرقم: ٥١٨٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٥/ ١٦٣، الرقم: ٤٩٥٠، وفى المعجم الكبير، ٢٠/٣٦، الرقم: ٥٣، و القضاعى فى مسند الشهاب، ٢/٢٥٢، الرقم: ١٢٩٨، والبيهقى فى كتاب الزهد، ٢/١١٢۔

الحديث الرقم ١٩٢: أخرجه البيهقى فى كتاب الزهد الكبير، ٢/١١٨، الرقم: ٢٠٧، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ٤: ١٩٨، الرقم: ٦٦٠٨، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ١: ٤١/الرقم: ٦٥، و أبو نعيم فى حلية الأولياء، ٨/٢٠٠، و المزى فى تهذيب الكمال، ٢٤/٣٦٤، و الذهبى فى ميزان الإعتدال، ٢/٢٧٠۔

Marfat.com

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما جب میری امت فساد میں مبتلا ہو چکی ہو گی تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔''

١٩٣۔ عَنِ الْحسن بن عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَ هُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَ لِابْنِ النَّجَارِ عَنْ أَنَسٍ ﷺ.

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دورانِ حصولِ علم اگر کسی کو موت آجائے اور وہ اس لئے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے گا تو اس کے اور انبیاء کرام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجے کا فرق ہو گا۔''

١٩٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي. قَالُوْا: فَما يَكُوْنُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: يَكُوْنُ خُلَفَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى أَثَرِ بَعْضٍ فَمَنِ اسْتَقَامَ مِنْهُمْ فَفُوْا لَهُمْ بَيْعَتَهُمْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَقِمْ فَأَذُوْا

الحديث الرقم ١٩٣: أخرجه الدارمى فى السنن، باب: (٣٢) فى فضل العلم والعالم، ١/١١٢، الرقم: ٣٥٤، و ابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٥١/٦١، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٩/١٧٤، الرقم: ٩٤٥٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/١٢٣، والعجلونى فى كشف الخفاء، ٢/٣١٨، الرقم: ٢٤٥٠، و ابن عبدالبر فى جامع بيان العلم و فضله، ١/٤٦، والزبيدى فى اتحاف سادة المتقين، ١/١٠٠، و المنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٥٣، الرقم: ١١٠.

الحديث الرقم ١٩٤: أخرجه ابن راهويه فى المسند، ١/٢٥٧، الرقم: ٢٢٣.

Marfat.com

إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَ سَلُوا اللهَ الَّذِي لَكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ رَاهَوَيْه.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: تو کون ہوگا یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خلفاء ہوں گے اور پھر ان کے خلفاء ہوں گے۔ سو جسے تم سیدھے راستہ پر پاؤ اس کے ساتھ بیعت (عہد وفا) نبھاؤ، اور جو سیدھی راہ پر نہ رہیں انہیں ان کا حق دے دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔''

١٩٥۔ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الدِّيْنَ (أَوْ قَالَ: إِنَّ الإِسْلَامَ) بَدَأَ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَ يُعَلِّمُونَهَا عِبَادَ اللهِ. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت کثیر بن عبد اللہ مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء غریبوں سے ہوئی اور غریبوں میں ہی لوٹے گا جس طرح کہ اس کا آغاز ہوا تھا، سو غریبوں کو مبارک ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنتوں کو زندہ کرتے اور اللہ کے بندوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔''

١٩٦۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ

الحديث الرقم ١٩٥: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ٢/ ١٣٨، الرقم: ١٠٥٢۔ ١٠٥٣، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/ ١١٧، الرقم: ٢٠٥، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/ ٦٧۔

الحديث الرقم ١٩٦: أخرجه ابن عبدالبر في جامع بيان العلم و فضله، ١/ ٤٦۔

Marfat.com

الْعِلْمِ يُحْيِي بِهِ الإِسْلَامِ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ إِلَّا دَرَجَةٌ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِالْبَرِّ.

''حضرت سعید بن مسیب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا تاکہ اس سے اسلام کو زندہ کر سکے اس کے اور انبیاء کے درمیان سوائے ایک درجے کے کوئی فرق نہیں ہوگا۔''

۱۹۷۔ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَى خُلَفَائِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوْا: وَ مَنْ خُلَفَاؤُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَ يُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْهِنْدِيُّ.

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ کی رحمت ہو یہ تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔''

۱۹۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْفِرْيَابِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ﷺ: إِنَّ اللهَ

الحديث الرقم ۱۹۷: أخرجه ابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٥١/ ٦١، وابن عبدالبر فى جامع بيان العلم و فضله، ١/ ٤٦، والهندى فى كنز العمال، ١٠/ ٢٢٩، الرقم: ٢٩٢٠٩۔

الحديث الرقم ۱۹۸: أخرجه المزى فى تهذيب الكمال، ٢٤/ ٣٦٥، و العسقلاني فى تهذيب التهذيب، ٩/ ٢٥، و الخطيب فى تاريخ بغداد، ٢/ ٦٢، و العظيم آبادى فى عون المعبود، ١١/ ٢٦١۔

Marfat.com

يُقَيِّضُ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُعَلِّمُهُمُ السُّنَنَ وَ يَنْفِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْكِذْبَ.

رَوَاهُ الْمِزِّيُّ فِي التَّهْذِيْبِ وَالْخَطِيْبُ فِي التَّارِيْخِ وَالْعَسْقَلَانِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

''حضرت ابو سعید فریابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر لوگوں کے لئے ایک ایسی شخصیت کو بھیجتا ہے جو لوگوں کو سنت کی تعلیم دیتی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب جھوٹ کی نفی کرتی ہے۔''

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ

مناقب مکہ مکرمہ کا بیان

١٩٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جسے دجال نہ روندے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ ان کے راستوں میں سے ہر راستہ پر صف بستہ فرشتے حفاظت کر رہے ہوں گے۔“

٢٠٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ،

الحديث رقم ١٩٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: لا يدخل الدجال المدينة، ٢/٦٦٥، الرقم: ١٧٨٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الفتن و أشراط الساعة، باب: قصة الجساسة، ٤/٢٢٦٥، الرقم: ٢٩٤٣، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/٤٨٥، الرقم: ٤٢٧٤، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/٢١٤، الرقم: ٦٨٠٣، و المقرئ فى السنن الواردة فى الفتن، ٦/١١٦٣، الرقم: ٦٣٨.

الحديث رقم ٢٠٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: جزاء الصَّيدِ، باب: لا يحل القتال بمكة، ٢/٦٥١، الرقم: ١٧٣٧، وفى كتاب: الجزية، باب: إثم الغادر للبر والفاجر، ٣/١١٦٤، الرقم: ٣٠١٧، و بعضه فى كتاب: الحج، باب: فضل الحرم، ٢/٥٧٥، الرقم: ١٥١٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: تحريم مكة و صيدها وخلاها و شجرها و لقطتها إلا لمنشد على الدوام، ٢/٩٨٦، الرقم: ١٣٥٣، والنسائى فى ←

Marfat.com

فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضَ، وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ إِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَ لَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

''حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو اس روز فرمایا: اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اس دن سے حرمت عطا فرمائی ہے جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اور وہ اللہ کی حرمت کے باعث تاقیامت حرام ہے اور اس میں جنگ کرنا کسی کے لئے نہ مجھ سے پہلے حلال ہوا نہ میرے لئے مگر دن کی ایک ساعت کے لئے، پس وہ اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور اس کی گری پڑی چیز صرف وہ اٹھائے جس نے اعلان کرنا ہو اور نہ یہاں کی گھاس اُکھاڑی جائے۔''

٢٠١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ الزُّهْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ

السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: حرمة مكة، ٥/٢٠٣، الرقم: ٢٨٧٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/٢٥٩، الرقم: ٢٣٥٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣/٤٤١، الرقم: ٤٠٠٧.

الحديث رقم ٢٠١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل مكة، ٥/٧٢٢، الرقم: ٧٢٢، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/٤٧٩، الرقم: ٤٢٥٢-٤٢٥٣، وابن ماجة فى السنن، كتاب: المناسك، باب: فضل مكة، ٢/١٠٣٧، الرقم: ٣١٠٨، وابن حبان فى الصحيح، ٩/٢٢، الرقم: ٣٧٠٨، والحاكم فى المستدرك، ٣/٨، الرقم: ٤٢٧٠، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

Marfat.com

رسول الله ﷺ واقفا على الحزورة، فقال: و الله إنك لخير أرض الله و أحب أرض الله إلى الله و لولا أني أخرجت منك ما خرجت. رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة.

و قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

''حضرت عبداللہ بن عدی بن حمرا رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو مقام حزورہ پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا: اللہ رب العزت کی قسم! اے مکہ تو اللہ تعالیٰ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو پوری زمین سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھے تجھ سے نکل جانے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں ہرگز نہ جاتا۔''

٢٠٢۔ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: لمكة ما أطيبك من بلد و أحبك إلي ولولا أن قومي أخرجوني منك ما سكنت غيرك. رواه الترمذي و حسنه.

و قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کو مخاطب کر کے فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا عزیز ہے اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں نہ ٹھہرتا۔''

الحديث رقم ٢٠٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل مكة، ٥/ ٧٢٣، الرقم: ٣٩٢٦، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٦٦١، الرقم: ١٧٨٧، وابن حبان فى الصحيح، ٩/ ٢٣، الرقم: ٣٧٠٩، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠/ ٢٦٧، ٢٧٠، الرقم: ١٠٦٢٤، ١٠٦٣٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣/ ٤٤٣، الرقم: ٤٠١٣۔

Marfat.com

٢٠٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَاةٍ. وَصَلَا تُهُ فِي الْمَسْجِدِ الأَقْصَى بِخَمْسِيْنَ أَلْفِ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِيْنَ أَلْفِ صَلَاةٍ. وَ صَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

وَ قَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گھر میں نماز پڑھے اسے پچیس نمازوں کا، جو جامع مسجد میں نماز پڑھے اسے پانچ سو نمازوں کا، جو جامع مسجد اقصی اور میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھے اسے پچاس ہزار کا، اور جو مسجد حرام میں نماز پڑھے اسے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔''

٢٠٤۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي

الحديث رقم ٢٠٣: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى الصلاة فى المسجد الجامع، ١/٤٥٣، الرقم: ١٤١٣، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٧/١١٢، الرقم: ٧٠٠٨، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/١٤٠، الرقم: ١٨٣٣، والكنانى فى مصباح الزجاجة، ٢/١٥، الرقم: ٥٠٣۔

الحديث رقم ٢٠٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يَزِفُّونَ: [الصافات: ٩٤] النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ، ٣/١٢٣١، الرقم: ٣١٨٦، و فى كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ: [ص: ٣٠] الرَّاجِعُ الْمُنِيْبُ، ٣/١٢٦٠، الرقم: ٣٢٤٣، ومسلم ←

Marfat.com

الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ. قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى. قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْه.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا: بیت الحرام۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا: اس ان دونوں (مسجدوں) کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ فرمایا: چالیس سال۔ لیکن تم جہاں وقت ہو جائے اسی جگہ نماز پڑھ لیا کرو اسی میں تمہارے لئے فضیلت ہے۔''

٢٠٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِهٰذَا

فی الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، ١/ ٣٧٠، الرقم: ٥٣٠، والنسائی فی السنن، كتاب: المساجد، باب: ذكر أي مسجد وضع أولا، ٢/ ٣٢، الرقم: ٦٩٠، وفی السنن الكبری، ١/ ٢٥٥، الرقم: ٧٦٩، وابن ماجة فی السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: أي مسجد وضع أول، ١/ ٢٤٨، الرقم: ٧٥٣، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢/ ٥، الرقم: ٧٨٧، ١٢٩٠، وابن حبان فی الصحيح، ٤/ ٤٧٥، الرقم: ١٥٩٨، ١٤/ ١٢٠، الرقم: ٦٢٢٨، وعبدالرزاق فی المصنف، ١/ ٤٠٣، الرقم: ١٥٧٨۔٥٩٢٥، والبزار فی المسند، ٩/ ٤١٠، الرقم: ٤٠١٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ١٥٠، الرقم: ٢١٣٧١، ٢١٤٢٠، ٢١٤٢٧، ٢١٤٢٨، ٢١٤٥٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢/ ٤٣٣، الرقم: ٤٠٦١، وفی شعب الإيمان، ٣/ ٤٣١، الرقم: ٣٩٨٢، والطيالسی فی المسند، ١/ ٦٢، الرقم: ٤٦٢، وأبوعوانة فی المسند، ١/ ٣٢٧، الرقم: ١١٥٨۔

الحديث رقم ٢٠٥: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٢٦٦، الرقم: ←

Marfat.com

الْحَجَرِ لِسَانًا وَ شَفَتَيْنِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقٍّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اس پتھر (حجرِ اسود) کو اللہ تعالیٰ نے ایک زبان اور دو ہونٹ عطا فرمائے ہیں جن سے یہ قیامت کے دن ان لوگوں کے بارے میں گواہی دے گا جنہوں نے حق سمجھ کر اس کو بوسہ دیا ہوگا۔''

٢٠٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللهُ نُوْرَهُمَا

٢٣٩٨، و ابن خزيمة فى الصحيح، ٤/٢٢١، الرقم: ٢٧٣٦، و ابن حبان فى الصحيح، ٩/٢٥، الرقم: ١/٣٧، والحاكم فى المستدرك، ١/٦٢٧، الرقم: ١٦٨٠، وأبو يعلى فى المسند، ٥/١٠٧، الرقم: ٢٧١٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣/٤٥٠، الرقم: ٤٠٣٥، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ١٠/٢٠٤، الرقم: ٢٠٩-٢١٠، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١/٢٤٨، الرقم: ١٠٠٥۔

الحديث رقم ٢٠٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فضل الحجر الأسود والركن والمقام، ٣/٢٢٦، الرقم: ٨٧٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٢١٣-٢١٤، الرقم: ٧٠٠٠-٧٠٠٨، وابن حبان فى الصحيح، ٩/٢٤، الرقم: ٣٧١٠، والحاكم فى المستدرك، ١/٦٢٦، الرقم: ١٦٧٧، و روى عن أنس بن مالك رضي الله عنه بنحوه فى المستدرك، ١/٦٢٧، الرقم: ١٦٧٨، و عبدالرزاق فى المصنف، ٥/٣٩، الرقم: ٨٩٢١۔

Marfat.com

وَ لَولَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَأَضَاءَ تَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی اگر اللہ تعالیٰ انہیں نہ بجھاتا تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب تک سارا ماحول روشن کر دیتی۔''

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ

﴿مناقبِ مدینہ منورہ کا بیان﴾

۲۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔''

الحديث رقم ۲۰۷: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الجمعة، باب: فضل ما بين القبر و المنبر، ۱/۳۹۹، الرقم: ۱۱۳۸، و فی الباب: عن عبد الله بن زيد المازنی، الرقم: ۱۱۳۷، و فی کتاب: الحج، باب: کراهية النبی ﷺ أن تعری المدينة، ۲/۶۶۷، الرقم: ۱۷۸۹، و فی کتاب: الرقاق، باب: فی الحوض، ۵/۲۴۰۸، الرقم: ۶۲۱۶، و فی کتاب: الإعتصام بالکتاب والسنة، باب: ذکر النبی ﷺ ، و فی باب: حض علی إتفاق أهل العلم و مااجتمع عليه الحرمان مکة و المدينة، ۶/۲۶۷۲، الرقم: ۶۹۰۴، و مسلم فی الصحيح، کتاب: الحج، باب: ما بين القبر و المنبر روضة من رياض الجنة، ۲/۱۱۰، ۱۱۱، الرقم: ۱۳۹۰-۱۳۹۱، و الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل المدينة، ۵/۷۱۸-۷۱۹، الرقم: ۳۹۱۵-۳۹۱۶، والنسائی فی السنن، کتاب: المساجد، باب: فضل مسجد النبی ﷺ و الصلاة فيه، ۲/۳۵، الرقم: ۶۹۵، و النسائی فی السنن الکبری، ۱/۲۵۷، الرقم: ۷۷۴، ۲/۳۵، الرقم: ۶۹۵، و مالك فی الموطأ، ۱/۱۹۷، الرقم: ۴۶۳-۴۶۴، و أحمد بن حنبل، فی المسند، ۲/۲۳۶، الرقم: ۷۲۲۲۔

Marfat.com

٢٠٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔''

٢٠٩۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى

الحديث رقم ٢٠٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: الإيمانُ يأرز إلى المدينة، ٢ / ٦٦٣، الرقم: ١٧٧٧، و مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان أن الإسلام بدأ غريبا و سيعود غريبا و إنه يأرز بين المسجدين، ١ / ١٣١، الرقم: ١٤٧، و الترمذي فی السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن الإسلام بدأ غريبا و سيعود غريبا، ٥ / ١٨، الرقم: ٢٦٣٠، وابن ماجة فی السنن، كتاب: المناسك، باب: فضل المدينة، ٢ / ١٠٨، الرقم: ٣١١١، وابن حبان فی الصحيح، ٩ / ٤٦، الرقم: ٣٨٣٣، و أبوعوانه فی المسند، ١ / ٩٤، الرقم: ٢٩٤، و ابن كثير الدورقی عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه فی مسند سعد، ١ / ١٥٦، الرقم: ٩٢.

الحديث رقم ٢٠٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: حرم المدينة، ٢ / ٦٦١، الرقم: ١٧٦٨، و فی كتاب: الإعتصام بالكتاب و السنة، باب: إثم من آوی محدثا، ٦ / ٢٦٦٥، الرقم: ٦٨٧٦، و مسلم فی الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة و دعاء النبی ﷺ فيها بالبركة و بيان تحريمها و تحريم صيدها و شجرها و بيان حدود حرمها، ٢ / ٩٩٤، الرقم: ١٣٦٦، و البيهقی فی السنن الكبری، ٥ / ١٩٧، الرقم: ٩٧٣٩، و أبو جعفر الطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٤ / ١٩٣.

Marfat.com

كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَ زَادَ مُسْلِمٌ: لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفاً وَلَا عَدْلاً.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مدینہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اور نہ اس میں کوئی فتنہ بپا کیا جائے جو اس میں فتنہ کا کوئی کام ایجاد کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔اور مسلم نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ ''قیامت کے دن اس کا فرض و نفل کچھ بھی قبول نہ ہوگا۔''

۲۱۰۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَ إِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا. لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا اور میں دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے درمیان مدینہ کو حرم مقرر کرتا ہوں نہ وہاں کوئی درخت اور جھاڑی کاٹی جائے اور نہ ہی وہاں کوئی جانور شکار کیا جائے۔''

الحديث رقم ۲۱۰: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة و دعاء النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فيها بالبركة و بيان تحريمها و تحريم صيدها و شجرها و بيان حدود حرمها، ۲/۹۹۲، الرقم: ۱۳۶۲، و أحمد بن حنبل فى المسند، ۱/۱۸٤، و العسقلانى فى فتح البارى، ٤/۸٤، و الزرقانى فى شرح على موطا إمام مالك، ٤/۲۸۳، والنووى فى شرح على صحيح مسلم، ۹/۱۳٦.

Marfat.com

٢١١۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوْءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ، أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف دینا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں اسے اس طرح پگھلائے گا جس طرح آگ میں سیسہ پگھلتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔''

٢١٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : على أنقاب

الحديث رقم ٢١١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة و دعاء النبى ﷺ فيها بالبركة و بيان تحريمها و تحريم صيدها و شجرها وبيان حدود حرمها، ٢/٩٩٢، الرقم: ١٣٦٣، و النسائى فى السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم: ٤٢٧٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١/١٨٤، الرقم: ١٦٠٦، و ابن كثير الدورقى فى مسند سعد، ١/٨٢، الرقم: ٣٨، و إبراهيم الجندى فى فضائل المدينة، ١/٢٩، الرقم: ٢٨۔

الحديث رقم ٢١٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل المدينة باب: لا يدخل الدجال المدينة، ٢/٦٦٤، الرقم: ١٧٨١، وفى كتاب: الطب، باب: ما يُذْكَرُ في الطاعون، ٥/٢١٦٥، الرقم: ٥٣٩٩، وفى كتاب: الفتن، باب: لا يدخل الدجال المدينة، ٦/٢٦٠٩، الرقم: ٦٧١٤، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال إليهما، ٢/١٠٠٥، الرقم: ١٣٧٩، ومالك فى الموطأ، ٢/٨٩٢، الرقم: ١٥٨٢، والجندى فى فضائل المدينة، ١/٢٤، الرقم: ١٥، والمقرىء فى السنن الواردة فى الفتن، ٦/١١٦٥، الرقم: ٢، وأبو نعيم فى المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، ٤/٤٧، الرقم: ٣١٩٣۔

Marfat.com

الْمَدِيْنَةِ مَلاَئِكَةٌ لاَ يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلاَ الدَّجَّالُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منوہ کے راستوں پر فرشتے (بطور محافظ مقرر) ہیں لہٰذا طاعون اور دجال اس (مقدس شہر) میں داخل نہیں ہوں گے۔''

٢١٣۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لاَ يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوبکرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسیح دجال کا رعب مدینہ کے اندر داخل نہیں ہوگا اس (شہر) کے اس دن سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔''

٢١٤۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَي

الحديث رقم ٢١٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: لايدخُلُ الدَّجّال المدينة، ٢/٦٦٤، الرقم: ١٧٨٠، وفى كتاب: الفتن، باب: ذكر الدجال، ٦/٢٦٠٧، الرقم: ٦٧٠٧، وابن حبان فى الصحيح، ٩/٤٨، الرقم: ٣٧٣١، ٦٨٠٥، والحاكم فى المستدرك، ٤/٥٨٥، الرقم: ٨٦٢٧، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٤٠٦، الرقم: ٣٢٤٢٥، ٣٧٤٨٣.

الحديث رقم ٢١٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: المدينة تَنفِي الخَبَث، ٢/٦٦٦، الرقم: ١٧٨٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة، ودعا النبى ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٢/٩٩٤، الرقم: ١٣٦٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/١٤٨، الرقم: ١٨٧٣.

Marfat.com

ماجعلت بمكة من البركة. متفق عليه.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! مدینہ منورہ میں اس سے دوگنا برکت عطا فرما جتنی تو نے مکہ مکرمہ میں رکھی ہے۔''

٢١٥. عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: من صبر على لأوائها وشدتها، كنت له شهيدا أو شفيعا يوم القيامة (يعني المدينة). رواه مسلم.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مدینہ منورہ کی سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ ہوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔''

٢١٦. عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: لا يصبر على لأواء

الحديث رقم ٢١٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة، والصبر على لأوائها، ٢/ ١٠٠٤، الرقم: ١٣٧٧، وابن حبان فى الصحيح، ٣/ ٥٦، الرقم: ٣٧٣٩، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/ ٤٨٧، الرقم: ٤٢٨١، ومالك فى الموطأ، ٢/ ٨٨٥، الرقم: ١٥٦٩، والبهيقى فى شعب الايمان، ٣/ ٤٩٦، الرقم: ٤١٧٩، والجندى فى فضائل المدينة، ١/ ٣١، الرقم: ٣٢-٣٤، والمنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/ ١٤٥-١٤٦، الرقم: ١٨٥٧-١٨٥٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣/ ٣٠٠: ٦/ ١١٩، وقال الهيثمي: ورجاله ثقات.

الحديث رقم ٢١٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ٢/ ١٠٠٤، الرقم: ١٣٧٨.

Marfat.com

الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَومَ الْقِيَامَةِ أَوْشَهِيْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو شخص بھی مدینہ پاک کی تنگی اور سختی پر صبر کرے گا۔ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ بَعْضِ الْأَمَاكِنِ وَالْبُلْدَانِ

بعض اماکن اور شہروں کے مناقب کا بیان

٢١٧ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، وَ مَسْجِدِي، وَ مَسْجِدِ إِيْلِيَاءَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تین مساجد کی طرف سفر کیا جاتا ہے۔ مسجد کعبہ اور میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد ایلیا (یعنی مسجد اقصیٰ) کی طرف۔''

٢١٨ـ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَا بَيْنَ قَبْرِي، وَ مِنْبَرِي، رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو جگہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان

الحديث رقم ٢١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد، ٢/ ١٠١٥، الرقم: ١٣٩٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/ ٢٤٤، الرقم: ١٠٠٤٤.

الحديث رقم ٢١٨: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/ ٦.

Marfat.com

ہے وہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

۲۱۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو جگہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر میرے حوض (کوثر) پر واقع ہے۔''

۲۲۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا بَيْنَ بَيْتِي إِلَى حُجْرَتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ أَنَّ مِنْبَرِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو جگہ میرے گھر اور حجرہ کے درمیان ہے وہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور بے شک میرا منبر جنت کی نہروں میں سے ایک نہر (حوض کوثر) پر ہے۔''

الحديث رقم ۲۱۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: فضل ما بين القبر والمنبر، ۱/ ۳۹۹، الرقم: ۱۱۳۸، و مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة، ۲/ ۱۰۱۱، الرقم: ۱۳۹۱، و ابن حبان في الصحيح، ۹/ ۶۵، الرقم: ۳۷۵۰، و عبدالرزاق في المصنف، ۳/ ۱۸۲، الرقم: ۵۲۴۳۔

الحديث رقم ۲۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۸۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴/ ۸۔

Marfat.com

۲۲۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا بَيْنَ حُجْرَتِي و مُصَلَّايَ، رَوضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو جگہ میرے حجرے اور میرے مصلیٰ کے درمیان ہے وہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔''

۲۲۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُ بُقْعَةٍ وُضِعَتْ فِي الْأَرْضِ، مَوْضِعُ الْبَيْتِ ثُمَّ مُدَّتْ مِنْهُ الْأَرْضُ و إِنَّ أَوَّلَ جَبَلٍ وَضَعَهُ اللهُ على وَجْهِ الْأَرْضِ أَبُوْ قُبَيْسٍ ثُمَّ مُدَّتْ مِنْهُ الْجِبَالُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا ٹکڑا جو زمین پر رکھا گیا وہ خانہ کعبہ کی جگہ کا ٹکڑا ہے پھر اس سے ساری زمین کو کھینچا گیا اور بے شک سب سے پہلا پہاڑ جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس روئے زمین پر بنایا وہ ابوقبیس (پہاڑ کا نام) ہے۔ پھر اس سے تمام پہاڑ کھینچے گئے۔''

۲۲۳۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا أَهْبَطَ اللهُ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ. قَامَ وِجَاهَ الْكَعْبَةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَأَلْهَمَهُ اللهُ هٰذَا الدُّعَاءَ:

الحديث رقم ۲۲۱: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٩، و الطبراني في المعجم الأوسط برواية يروى بن مالك، ٥/٢٥٢، الرقم: ٥٢٣١.

الحديث رقم ۲۲۲: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٣٢، الرقم: ٣٩٨٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٨، الرقم: ٨٢.

الحديث رقم ۲۲۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١١٧، الرقم: ٥٩٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٨٣.

Marfat.com

اللّٰهُمَّ! إِنَّکَ تَعلَمُ سَرِيْرَتِيْ، وَ عَلانِيَّتِي، فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي...... الحديث.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو وہ کعبہ رخ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے دل میں یہ دعا الہام فرمائی: اے میرے اللہ! بے شک تو میرے سر (باطن) اور علان (ظاہر) کو جانتا ہے، پس (میرے حال پر رحم فرماتے ہوئے) میری معذرت کو قبول فرما۔''

۲۲۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْكَعْبَةُ مَحْفُوْفَةٌ بِسَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ طَافَ بِهَا وَ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهَا. رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کعبہ ستر ہزار فرشتوں سے ڈھکا ہوا ہے (اور یہ فرشتے) اس شخص کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں جو اس (کعبہ) کا طواف کرتا ہے اور اس پر درود (بصورتِ رحمت) بھیجتے ہیں۔''

۲۲۵۔ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هَذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا

الحديث رقم ۲۲۴: أخرجه الفاكهي في أخبارمكة، ۱/ ۱۹۶.

الحديث رقم ۲۲۵: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: المناسك، باب: فضل مكة، ۲/ ۱۰۳۸، الرقم: ۳۱۱۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳/ ۲۶۸، الرقم: ۱٤۰۹۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/ ٤٦٥، الرقم: ۱۱۰۰۹.

Marfat.com

فإذا ضيَّعُوا ذٰلک هلکُوا. رواهُ ابنُ ماجة.

''حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ امت اس وقت تک خیر اور بہتری پر رہے گی جب تک اس کے لوگ اس حرمت کی اس طرح تعظیم کرتے رہیں گے جس طرح کہ اس کی تعظیم کا حق ہے۔ پس جب وہ اس حرمت کی تعظیم کو خاک آلود کر دیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔''

۲۲۶۔ عنِ ابنِ جُريجٍ، أنَّ النبيَّ صلی الله علیه وآله وسلم، كان إذا رأى البيتَ رفع يديه و قال: اللّٰهُمَّ! زِدْ هذا البيتَ تشريفًا، وَ تعظيمًا، و تكريمًا و مهابةً، وَ زِدْ منْ شرَّفهُ، و كرّمهُ، وَ عظّمهُ ممّنْ حجّهُ، أوِ اعتمرهُ تشريفًا، وَ تكريمًا، وَ تعظيمًا، وَ برًّا. رواهُ البيهقيُّ.

''حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت اللہ کو دیکھتے تو اپنے ہاتھ مبارک دعا کے لیے اٹھا لیتے اور فرماتے: اے اللہ! اس گھر کی بزرگی، عظمت، اور رعب میں اضافہ فرما، اور وہ شخص جس نے اس بیت کا حج یا عمرہ کیا اور اس گھر کی تعظیم و تکریم کی، اس (شخص) کی بزرگی، عزت، تعظیم اور نیکی میں بھی اضافہ فرما۔''

۲۲۷۔ عنِ ابنِ عبّاسٍ، قالَ: قالَ رسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: نزلَ الحجرُ الأسودُ

الحديث رقم ۲۲۶: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۵/۷۳، الرقم: ۸۹۹۵، الشافعي في المسند، ۱/۱۲۵، و ابن ابی شيبة برواية مكحول: ۶/۸۱، الرقم: ۲۹۶۲۴.

الحديث رقم ۲۲۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الحج عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء في فضل الحجر الأسود، والركن، والمقام، ۳/۲۲۶، الرقم: ۸۷۷، و ابن خزيمة في الصحيح، ۴/۲۱۹، الرقم: ۲۷۳۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۴۵۳، الرقم: ۱۲۲۸۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱۲۵، الرقم: ۱۷۷۱.

Marfat.com

مِنَ الْجَنَّةِ، وَ هُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت سے نازل ہوا ہے اور یہ دودھ سے زیادہ سفید ہے، پس اس کو بنی آدم کے گناہوں نے سیاہ کر دیا ہے۔''

٢٢٨۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْحَجَرَ مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ، وَ مَوْضِعَ زَمْزَمَ خَطْفَةُ جِبْرِيْلَ بِجَنَاحِهِ. رَوَاهُ الْجُرْجَانِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضي الله عنها بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ایک ہے، اور زمزم کی جگہ حضرت جبریل امین علیہ السلام کے پر سے کھودی ہوئی ہے۔''

٢٢٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، الْحَجَرُ يَمِيْنُ اللهِ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْحَجَرِ، فَقَدْ بَايَعَ اللهَ أَنْ لَا يَعْصِيَهُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجر اسود زمین پر اللہ تعالیٰ کا دائیاں ہاتھ ہے (اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں) پس جو شخص اپنا ہاتھ حجر اسود پر پھیرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی نافرمانی نہ کرنے کی بیعت کرتا ہے۔''

٢٣٠۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْحَجَرُ يَمِيْنُ اللهِ فِي

الحديث رقم ٢٢٨: أخرجه الجرجاني في الكامل، ٢/١٩٣، الرقم: ٣٧٧.

الحديث رقم ٢٢٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٥٩، الرقم: ٢٨٠٧، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤١٠.

الحديث رقم ٢٣٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٥٩، الرقم: ٢٨٠٨، والجرجاني في الكامل، ١/٣٤٢.

Marfat.com

الأرضِ، يُصافحُ به عبادهُ. رواهُ الدّيلميُّ.

’’حضرت جابر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حجر اسود زمین پر اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے، اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مصافحہ فرماتا ہے۔‘‘

۲۳۱۔ عن ابنِ عمر، أنّ النّبيّ ﷺ، قال: إنّ مسح الرُّكنِ اليمانيّ والرُّكنِ الأسودِ يحُطُّ الخطايا حطًّا. رواهُ أحمدُ بنُ حنبلٍ.

’’حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک رکن یمانی، اور حجر اسود کو چھونا بہت زیادہ گناہوں کو مٹاتا ہے۔‘‘

۲۳۲۔ عن عائشة، قالت: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: اشهدُوا هذا الحجرَ خيرًا فإنّهُ يوم القيامةِ شافعٌ مُشفّعٌ، لهُ لِسانٌ، و شفتانِ يشهدُ لمن استلمهُ. رواهُ الطّبرانيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حجر اسود کے بارے میں اچھے کلمات کہو کیونکہ روز قیامت یہ شفاعت کرنے والا ہوگا اور اس کی شفاعت مقبول بھی ہوگی۔ اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے (اور یہ) اس کے لیے گواہی دے گا جس نے اس کو چوما ہوا ہوگا۔‘‘

الحديث رقم ۲۳۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۸۹، الرقم: ٥٦٢۱، والشوكاني في نيل الأوطار، ٥/۱۱٥.

الحديث رقم ۲۳۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳/ ۲۲۰، الرقم: ۲۹۷۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱۲٥، الرقم: ۱۷۷۰.

Marfat.com

٢٣٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ مُلْتَزَمٌ، مَنْ دَعَا مِنْ ذِي حَاجَةٍ، أَوْ كُرْبَةٍ، أَوْ ذِي غَمَّةٍ فُرِّجَ عَنْهُ بِإِذْنِ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْجُرْجَانِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت (عبداللہ) بن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رکن اور باب (دروازہ) کے درمیان والی جگہ مقام ملتزم کہلاتی ہے۔ اور اس جگہ میں جو ضرورت مند، پریشان حال اور غمناک دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اذنِ (خاص) سے اس کی تکالیف دور ہوجاتی ہے (اور حاجت پوری ہوجاتی ہے)۔''

٢٣٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَ أَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَ إِيْمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ

الحديث رقم ٢٣٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٢١، الرقم: ١١٨٧٣، والجرجاني في الكامل، ٤/٣٣٥.

الحديث رقم ٢٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: كيف فرضت الصلاة في الإسراء، ١/١٣٥، الرقم: ٣٤٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الإسراء برسول الله ﷺ إلى السموات و فرض الصلوات، ١/١٤٨، الرقم: ١٦٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٢٠، الرقم: ٧٤٠٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٣، الرقم: ٢١٣٢٦.

Marfat.com

بیان کیا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر کی چھت کو کھولا گیا جبکہ میں مکہ میں تھا اور اس میں سے جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے، اور انہوں نے میرا سینہ کھولا، پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا، پھر وہ سونے کی ایک طشت لے کر آئے جو حکمت اور ایمان سے بھری ہوئی تھی، جبریل امین نے یہ ساری طشت میرے سینے میں ڈال دی، پھر اس کو بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا، اور مجھے اپنے ساتھ لے کر آسمان دنیا کی طرف بلند ہوا۔‘‘

٢٣٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ، فِيْهِ طَعَامٌ مِنَ الطُّعْمِ، وَ شِفَاءٌ مِنَ السُّقْمِ .... الحديث. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روئے زمین پر سب سے بہترین پانی زمزم کا پانی ہے، اس میں ذائقوں میں سے ایک خاص ذائقہ پایا جاتا ہے، اور اس میں بیماریوں سے شفا ہے۔‘‘

٢٣٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

الحديث رقم ٢٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٩٨، الرقم: ١١١٦٧، و في المعجم الأوسط، ٤/١٧٩، الرقم: ٣٩١٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٣٥، الرقم: ١٨١٣.

الحديث رقم ٢٣٦: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: المناسك، باب: الشرب من زمزم، ٢/١٠٨١، الرقم: ٣٠٦٢، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٦٤٦، الرقم: ١٧٣٩، والدار قطني في السنن، ٢/٢٨٩، الرقم: ٢٣٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٤٨، الرقم: ٩٤٤٢.

Marfat.com

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضي الله عنهما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اس کو کافی ہوجاتا ہے۔‘‘

٢٣٧۔ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي بِهِ، شَفَاکَ اللهُ، وَ إِنْ شَرِبْتَهُ لِشِبَعِکَ، أَشْبَعَکَ اللهُ بِهِ، وَ إِنْ شَرِبْتَهُ لِيُقْطَعَ ظَمَاُکَ، قَطَعَهُ اللهُ وَ هِيَ هَزْمَةُ جِبْرِيْلَ وَ سُقْيَا اللهِ إِسْمَاعِيْلَ. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ

’’حضرت (عبداللہ) بن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمزم کا پانی اسی مقصد کو کفایت کر جاتا ہے جس کے لیے اس کو پیا جائے۔ پس اگر تو اس کو شفا حاصل کرنے کے لیے پیے تو اللہ تعالیٰ تجھے شفا عطا کر دے گا اور اگر تو اسے اپنا پیٹ بھرنے (بھوک مٹانے) کے لیے پیے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تیری بھوک مٹا دے گا اور اگر تو اس کو اس غرض سے پیے کہ تیری پیاس بجھ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو بجھا دے گا پس یہ (چشمہ) جبریل امین کا کھودا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے اسماعیل علیہ السلام کو سیراب کیا تھا۔‘‘

٢٣٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: الرُّکْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ وَإِلَيْهَا يَصِيْرَانِ وَ لَوْلَا مَسَّ هَذَا الرُّکْنَ مِنَ الْأَنْجَاسِ لَأَبْرَأَ الْأَکْمَهَ وَالْأَبْرَصَ. رَوَاهُ الْفَاکِهِيُّ.

الحديث رقم ٢٣٧: أخرجه الدار قطني في السنن، ٢/ ٢٩٨، الرقم: ٢٣٨.

الحديث رقم ٢٣٨: أخرجه: الفاکهي في أخبار مکّة، ١/ ٦٦٦، الرقم: ٩٦٩.

''حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رکن (حجرِ اسود) اور مقام (ابراہیم) جنت کے قیمتی پتھروں میں سے دو پتھر ہیں اور بالآخر دونوں اسی کی طرف لوٹ جائیں گے اور اگر اس حجرِ اسود کو نجس لوگ نہ چھوتے تو یہ مادرزاد اندھے اور برص زدہ کو شفایاب کر دیتا۔''

۲۳۹۔ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: نزل الرُّكْنُ والْمقامُ مع آدم ﷺ ليلة نزل بين الرُّكن والمقام، فلمّا أصبح رأى الرُّكن والمقام فعرفهما، فضمّهما إليه وأنس بهما. رواه الأزرقي.

''حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رکن اور مقام، آدم ﷺ کے ساتھ اس رات اترے جس رات آپ ﷺ رکن (حجرِ اسود) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان نازل ہوئے، پس جب آپ ﷺ نے صبح کی تو رکن اور مقام کو دیکھا اور ان کو پہچان لیا پھر ان کو اپنے گلے لگا لیا اور ان کے ساتھ مانوس ہو گئے۔''

۲۴۰۔ عَنْ نافعٍ قَالَ: مَا رأيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما مُصلّياً فِي الْمَسْجِد الْحرَام قطُّ، إلاّ وَالْمقام بينهُ وبيْن الْبيْت. رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ.

''حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مسجد حرام میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ مقام ان کے اور بیت اللہ کے درمیان ہوتا تھا (مطلب یہ کہ آپ ﷺ مقام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے)۔''

الحديث رقم ۲۳۹: أخرجه الأزرقي في أخبار مكة وما جاء فيها من الآثار، ۱/ ۳۲۵.

الحديث رقم ۲۴۰: أخرجه الفاكهي في أخبار مكّة، ۱/ ٤٦٤، الرقم: ۱۰۲۱.

Marfat.com

٢٤١۔ عَنْ مَيْمُوْنَةَ مَوْلاَةِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَفْتِنَا فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: أَرْضُ الْمَحْشَرِ وَالْمَنْشَرِ ائْتُوْهُ فَصَلُّوْا فِيْهِ فَإِنَّ صَلَاةً فِيْهِ كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتَحَمَّلَ إِلَيْهِ قَالَ: فَتُهْدِي لَهُ زَيْتًا يُسْرَجُ فِيْهِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ كَمَنْ أَتَاهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت میمونہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خادمہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتلایئے۔ فرمایا: وہ حشر و نشر کی جگہ ہے، اس کی طرف جاؤ اور اس میں نماز پڑھو کیونکہ اس میں ایک نماز پڑھنا دیگر مساجد میں ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے، میں نے عرض کیا: آپ کی کیا رائے ہے اگر میں وہاں جانے کی استطاعت نہ رکھتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے لئے زیتون کا تیل ہدیہ کے طور پر بھیج دو جس میں چراغ جلائے جائیں، پس جس نے یہ عمل کیا گویا وہ وہاں (نماز پڑھنے) گیا۔''

٢٤٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُوْلُ:

الحديث رقم ٢٤١: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في الصلاة في مسجد بيت المقدس، ١/٤٥١، الرقم: ١٤٠٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٥، الرقم: ٤١٧٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/٣٢، الرقم: ٥٤، وأبويعلى في المسند، ١٢/٥٢٣، الرقم: ٧٠٨٨۔

الحديث رقم ٢٤٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: من أتى مسجد قباء كل سبت، ١/٣٩٩، الرقم: ١١٣٥، ومسلم في الصحيح كتاب: الحج، باب: فضل مسجد قباء و فضل الصلاة فيه و زيارته، ٢/١٠١٧، الرقم: ١٣٩٩، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥١٠، الرقم: ١٦٣٢۔

Marfat.com

رأيتُ النَّبيَّ ﷺ كُلَّ سَبْتٍ.

(وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "صَلاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ")

وفي رواية: "كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا مَا شِيًا فَيُصَلِّي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ"

وَفِي رِوايةٍ: "أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَزُوْرُ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَا شِيًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ہر روز ہفتہ کو مسجد قبا کی طرف آتے اور وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ بھی ہر ہفتہ کے دن اس (قبا) کی طرف تشریف لاتے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد قباء میں نماز ادا کرنا بمنزل عمرہ کرنے کے ہے۔"

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پیدل اور سوار مسجد قبا کی طرف تشریف لاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پیدل اور سوار مسجد قبا کی زیارت فرمایا کرتے تھے۔"

۲٤٣۔ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: لَأُصَلِّي فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

الحديث رقم ٢٤٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٩، الرقم: ٧٥٣٣، والبيهقي في السنن، الكبرى، ٥/٢٤٩، الرقم: والنيشابوري في المستدرك، ٣/١٣، الرقم: ٤٢٨٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٤٣، الرقم: ١٨٤٨.

Marfat.com

''حضرت عائشہ بنت سعد بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے باپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یقینا مسجد قبا میں میرا نماز پڑھنا مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں۔''

٢٤٤۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَسْجِدِ قُبَاءٍ لَا يُرِيْدُ غَيْرَهُ وَ لَا يَحْمِلُهُ عَلَى الْغَدْوِ إِلَّا الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ فَصَلَّى فِيْهِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأُمِّ الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ إِلَى بَيْتِ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت کعب بن عجرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد قبا کا قصد کرتا ہے اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کا قصد نہیں کرتا اور اس کو چلنے پر نہیں ابھارتی مگر مسجد قبا میں نماز کی ادائیگی۔ پس وہ اس میں چار رکعات نماز ادا کرتا ہے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو اس کے لیے بیت اللہ کا عمرہ کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔''

٢٤٥۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ''أُحُدٌ رُكْنٌ مِنْ أَرْكَانِ الْجَنَّةِ'' رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى.

''حضرت سہل بن سعد ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احد پہاڑ جنت کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔''

الحديث رقم ٢٤٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/ ١٤٦، الرقم: ٣١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ١٤٢، الرقم: ١٨٤٥.

الحديث رقم ٢٤٥: أخرجه أبويعلى في المسند، ١٣/ ٥٠٨، الرقم: ٧٥١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ١٥١، الرقم: ٥٨١٣.

٢٤٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، فَإِذَا جِئْتُمُوْهُ فَكُلُوْا مِنْ شَجَرِهِ وَلَوْ مِنْ عِضَاهِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پس جب تم اس کے پاس آؤ تو اس کے پھلوں کا درخت کھاؤ یہاں تک کہ اگرچہ وہ کانٹوں والا ہی کیوں نہ ہو۔''

٢٤٧۔ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ: لَوْرَأَيْتَنِي وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِي فِي سِكَّةٍ مِنْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ مَافِيْهَا بَيْتٌ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ، فَقَالَ لِي: "يَا أُمَّ قَيْسٍ! فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: لَيُرِيَنَّ هٰذِهِ الْمَقْبَرَةُ يَبْعَثُ اللهُ مِنْهَا سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ" فَقَامَ عُكَاشَةُ ابْنُ مُحْصِنٍ فَقَالَ: وَأَنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ: وَأَنْتَ، فَقَامَ أٰخَرُ فَقَالَ: وَأَنَا يَارَسُوْلَ للهِ! فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ام قیس بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اور مدینہ کے ہموار راستوں میں سے ایک راستے پر چل رہے ہیں جن میں کوئی گھر نہیں ہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ بقیع غرقد پہنچ

الحديث رقم ٢٤٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٢٥٥، الرقم: ١٩٠٥، وعبدالرزاق في المصنف، ٩/ ٢٧٠، الرقم: ١٧١٧٢.

الحديث رقم ٢٤٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/ ١٨١.

کر رک گئے۔ اور مجھے فرمایا: اے ام قیس! میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مقبرہ دیکھا جائے گا کہ روزِ قیامت اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے ستر ہزار لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور وہ (سارے کے سارے) جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوں گے، پھر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اور میں بھی یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی (ان میں سے ہے) پھر کسی اور نے عرض کیا: میں بھی یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے عکاشہ سبقت لے گیا۔''

۲۴۸۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ! أُوْصِيْکَ بِالْعَرَبِ خَيْرًا، أُوْصِيْکَ بِالْعَرَبِ خَيْرًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میں تمہیں عربوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، میں تمہیں عربوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔''

۲۴۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ''أَحِبُّوْا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِأَنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ.''

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ''احْفَظُوْنِي فِي الْعَرَبِ لِثَلَاثِ خِصَالٍ: لِأَنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ.''

الحديث رقم ۲۴۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٨، والبزار في المسند، ٢/٣١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٥٢.

الحديث رقم ۲۴۹: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ٤/٩٧، الرقم: ١١٦٦٠، و الحاكم فی المستدرك، ٤/٩٨، الرقم: ٧٠٠٠.

Marfat.com

''حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں کی وجہ سے عربوں سے محبت کرو (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں) کیونکہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی زبان میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہو گی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تین خصال کی بدولت عربوں میں محفوظ رکھو کیونکہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی زبان میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہے۔''

٢٥٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ''حُبُّ الْعَرَبِ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ'' رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عربوں سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض نفاق کی علامت ہے۔''

٢٥١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ''اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوْا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوْا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ بِهَا'' أَوْ قَالَ: مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الحديث رقم ٢٥٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٩٧، الرقم: ٦٩٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٢٣٠.

الحديث رقم ٢٥١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: ما قيل في الزلازل والآيات، ١/ ٣٥١، الرقم: ٩٩٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١١٨، الرقم: ٥٩٨٧، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٢٩٠، الرقم: ٧٣٠.

''حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت ڈال، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت ڈال، صحابہ نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت ڈال، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت ڈال، صحابہ نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: وہاں زلزلے ہوں گے اور وہی سے فتنے بپا ہوں گے یا فرمایا: وہاں شیطان کا سینگ نکلے گا۔''

۲۵۲۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَا طُوْبَى لِلشَّامِ! يَاطُوْبَى لِلشَّامِ! يَا طُوْبَى لِلشَّامِ! قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَبِمَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تِلْكَ مَلَائِكَةُ اللهِ بَاسِطُوْا أَجْنِحَتِهَا عَلَى الشَّامِ.''

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ مبارکباد ہو شام کو، مبارکباد ہو شام کو، مبارکباد ہو شام کو، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس وجہ سے (شام کو مبارکباد ہو)، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تھے جو شام پر اپنے پروں کو بچھائے ہوئے تھے (شام کی یہ حالت دیکھ کر میں نے اسے مبارک باد دی ہے)۔''

۲۵۳۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَتَخْرُجُ عَلَيْكُمْ

الحديث رقم ۲۵۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۸۴، الرقم: ۲۱۶۴۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/۱۵۸، الرقم: ۴۹۳۳.

الحديث رقم ۲۵۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ماجاء لا تقوم الساعة حتى تخرج نارٌ من قبل الحجاز، ۴/۴۹۸، الرقم: ۲۲۱۷، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۵۳، الرقم: ۵۱۴۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۷۱، الرقم: ۳۷۳۲۰.

Marfat.com

نارٌ في آخر الزّمان من حضر موت تحشُر النّاس، قال: قُلنا: بما تأمُرُ يارسُول اللهِ؟ قال: عليكُم بالشّام. رواهُ أحمدُ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب آخری زمانہ میں حضرموت شہر سے تم لوگوں پر آگ کا ظہور ہوگا جو لوگوں (کو مارے خوف کے) جمع کر دے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں کس چیز کا حکم ارشاد فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تم شام کو لازم پکڑنا۔''

۲۵٤۔ عنْ شُريح بْنِ عُبيدٍ قال: ذُكر أهْلُ الشّامِ عِنْد عليّ بْنِ أبي طالبٍ ﷺ وهُو بالْعِراقِ فقالُوا: الْعنْهُمْ يا أميرالْمُؤمنين! قال: لا، إنّي سمعْتُ رسُول اللهِ ﷺ يقُولُ: الْأبْدالُ يكُونُون بالشّامِ وهُمْ أرْبعُون رجُلاً كُلّما مات رجُلٌ أبْدل اللهُ مكانهُ رجُلاً يُسْقي بهِمُ الْغيْثُ ويُنْتصرُ بهِمْ على الْأعْداءِ، ويُصْرفُ عنْ أهْلِ الشّامِ بهِمُ الْعذابُ.

وفي رواية: لا يزالُ أرْبعُون رجُلاً منْ أُمّتي قُلُوبُهُمْ على قلْبِ إبْراهيْم، يدْفعُ اللهُ بهِمْ عنْ أهْلِ الْأرْضِ، يُقالُ لهُمُ الْأبْدالُ. رواهُ أحْمدُ.

''حضرت شریح بن عبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کے پاس اہل شام کا ذکر کیا گیا جبکہ وہ عراق میں (مقیم) تھے، تو اہل عراق نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان کو برا بھلا کہیے (یا ان پر لعنت بھیجیں)، تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بے شک

الحديث رقم ۲۵٤: أخرجه احمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۱۲۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/ ٦۳، الرقم: ۱۰۳۹۰.

Marfat.com

میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہوں گے جب ان سے کوئی آدمی چل بسے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے آدمی کو لے آئے گا (اور یہی وہ لوگ ہیں) جن کے ذریعے بادل برستے ہیں اور جن کے توسل سے دشمنوں پر فتح و نصرت طلب کی جاتی ہے اور اہل شام سے ان کے ذریعے عذاب کو ہٹایا جاتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں ہمیشہ چالیس آدمی ایسے ہوں گے جن کے دل، قلبِ ابراہیمی کی طرح ہوں گے۔ اور ان کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ اہل زمین سے عذاب کو ہٹائے گا۔ اور انہیں ابدال کہا جائے گا۔''

۲۵۵۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ﷺ قَالَ..... قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ يَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت نواس بن سمعان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو بھیجے گا تو دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے قریب نازل ہوں گے۔''

۲۵۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْكَانَ الْعِلْمُ

الحديث رقم ۲۵۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: ذكر لدجال وصفته ومامعه، ٤/۲۲۵۳، الرقم: ۲۹۳۷، وأبوداؤد في السنن، ٤/۱۱۷، الرقم: ٤۳۲۱، وابن ماجة في السنن، ۲/۱۳۵۷، الرقم: ٤۰۷۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۱۸۱.

الحديث رقم ۲۵٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/٤۲۰، وابن حبان في الصحيح، ۱٦/۲۹۹، الرقم: ۷۳۰۹، والهيثمي في الموارد الظمآن، ۱/۵۷٤، الرقم: ۲۳۰۹.

Marfat.com

بالثُّرَيَا لتناوله نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر علم ثریا پر بھی ہوتا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی حاصل کر لیتے۔''

٢٥٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، الإِيْمَانُ يَمَانٌ، الْفِقْهُ يَمَانٌ، الْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلاءُ فِي أَصْحَابِ الإِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جو بہت زیادہ نرم دل ہیں، ایمان یمن میں ہے، اور فقہ یمن میں ہے، اور حکمت یمن میں ہے، اور فخر اور اترانا اونٹوں والوں کا خاصہ ہے اور سکینہ اور وقار بکریوں والوں میں ہے۔''

٢٥٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَخْرُجُ مِنْ عَدَنِ أَبْيَنَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا يَنْصُرُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ هُمْ خَيْرُ مَنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ٢٥٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: قدوم الأشعر يين وأهل اليمن، ٤ / ١٥٩٤، الرقم: ٤١٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب:الإيمان، باب: تفاضل أهل الايمان، فيه و رجحان أهل اليمن فيه، ١ / ٧٣، الرقم: ٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٨٠، الرقم: ١٠٢٢٧.

الحديث رقم ٢٥٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٣٣٣، الرقم: ٣٠٧٩، وابويعلى فى المسند، ٤ / ٣٠٥، الرقم: ٢٤١٥، والطبراني فى المعجم الكبير، ١١ / ٥٦ الرقم: ١١٠٢٩.

Marfat.com

''حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عدن بعید سے بارہ ہزار لوگ نکلیں گے وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے وہ ان لوگوں سے بہتر ہوں گے جو میرے اور ان کے درمیان ہوں گے۔''

٢٥٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ إِذَا قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَجَاءَ الْفَتْحُ، وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، قَوْمٌ نَقِيَّةٌ قُلُوْبُهُمْ، لَيِّنَةٌ طَاعَتُهُمْ، الْإِيْمَانُ يَمَانٌ، الْفِقْهُ يَمَانٌ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ میں تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ تعالیٰ کی نصرت آ گئی، اور فتح آ گئی اور اہل یمن آ گئے، ایسے لوگ جن کے دل صاف ہیں اور جو اپنی اطاعت میں نرم ہیں، ایمان یمن میں ہے، فقہ یمن میں ہے اور حکمت یمن میں ہے۔''

٢٦٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيْهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ وعدہ فرمایا تھا کہ مسلمان ہندوستان میں جہاد کریں گے، اگر وہ جہاد میری موجودگی

الحديث رقم ٢٥٩: أخرجه والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٥٥.

الحديث رقم ٢٦٠: أخرجه النسائي في السنن، ٦/٤٢، الرقم: ٣١٧٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٧٦، الرقم: ١٧٨.

Marfat.com

شریک ہوا تو اپنی جان اور مال اللہ رب العزت کی راہ میں قربان کردوں گا، اگر میں شہید ہو گیا تو میں سب سے افضل ترین شہدا میں سے ہوں گا، اور اگر میں زندہ رہا تو میں وہ ابو ہریرہ ہوں گا جو عذاب جہنم سے آزاد شدہ ہو گا۔‘‘

٢٦١۔ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُوْ الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ثوبان حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو گروہوں کو اللہ رب العزت دوزخ کے عذاب سے بچائے گا۔ ان میں سے ایک گروہ ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا۔‘‘

الحديث رقم ٢٦١: أخرجه النسائي في السنن، ٦/ ٤٢، الرقم: ٣١٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٧٨، الرقم: ٢٢٤٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ١٧٦، الرقم: ١٧٨.

Marfat.com

مصادر التخریج

۱۔ القرآن الحکیم۔

۲۔ آمدی، سیف الدین ابی الحسن علی بن ابی علی بن محمد (۵۵۱۔۶۳۱ھ/۱۱۵۶۔۱۲۳۳ء)۔ **الاحکام فی اصول الاحکام**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۳۔ ابن ابی دنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **الأولیاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۴۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۵۔ ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الزھد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۶۔ ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۷۔ ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۔ ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/

Marfat.com

۷۵۰_۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۔۹ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰_۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶_۱۲۰۱ء)۔ **صفوة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۔۱۰ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰_۳۵۴ھ/ ۸۸۴_۹۶۵ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۔۱۱ ابن حبان، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حبان الاصبہانی، ابو محمد (۲۷۴_۳۶۹ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ

۔۱۲ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰_۳۵۴ھ/ ۸۸۴_۹۶۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۔۱۳ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳_۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲_۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۔۱۴ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳_۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲_۱۴۴۹ء)۔ **تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

۔۱۵ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳_۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲_۱۴۴۹ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۔۱۶ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی

Marfat.com

(۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۷۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۸۔ ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، (۳۸۴۔۴۵۶ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **الأحکام**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ۔

۱۹۔ ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۲۰۔ ابن راشد، معمر بن راشد الازدی، (م ۱۵۱ھ)، **الجامع**، **بیروت**، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ

۲۱۔ ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۲۔ ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۳۔ ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۲۴۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب**۔ بیروت، لبنان:

Marfat.com

دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٢٥۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔ ۱۱۷۶ء)۔ **تاريخ دمشق الكبير (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

٢٦۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔ ۱۱۷۶ء)۔ **تهذيب تاريخ دمشق الكبير**۔ بیروت، لبنان، دار المیسرہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

٢٧۔ ابن قانع، عبد الباقی (۲۶۵۔ ۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔

٢٨۔ ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (م ۶۲۰ھ)۔ **المغنی فی فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيبانی**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

٢٩۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔ ۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔ ۱۳۷۳ء)۔ **البداية و النهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٣٠۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔ ۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔ ۱۳۷۳ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٣١۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔ ۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔ ۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٣٢۔ ابن ملقن، عمر بن علی الانصاری (۷۲۳۔ ۸۰۴ھ)۔ **خلاصة البدر المنير فی تخريج كتاب الشرح الكبير للرافعی**، ریاض سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۴۱۰ھ

٣٣۔ ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (م ۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السيرة النبوية**۔

بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

٣٤۔ ابوداوٗد، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٣٥۔ ابو علا مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٣٦۔ ابوعوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٣٧۔ ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

٣٨۔ ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلية الأولياء و طبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٣٩۔ ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **دلائل النبوة**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء۔

٤٠۔ ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

٤١۔ ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریة، ۱۴۰۷ھ۔

Marfat.com

۴۲۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۴۳۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۴۴۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۴۵۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۴۶۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الإعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۴۷۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۴۸۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۴۹۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

Marfat.com

٥٠. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴ـ۴۵۸ھ/ ۹۹۴ـ۱۰۶۶ء)۔ **بيان من أخطاء**۔ بیروت، لبنان: موسسہ الرسالہ، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

٥١. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰ـ۲۷۹ھ/ ۸۲۵ـ۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٥٢. جرجانی، اَبو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ **تاريخ جرجان**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٥٣. حارث، ابن ابی اسامۃ (۱۸۶ـ ۲۸۲ھ)۔ **بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

٥٤. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱ـ۴۰۵ھ/۹۳۳ـ۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰۔

٥٥. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹۔

٥٦. حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴ـ۱۱۲۰ھ)۔ **البيان و التعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٥٧. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٥٨. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت

Marfat.com

(۳۹۲_۴۶۳ھ/۱۰۰۲_ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۹۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲_۴۶۳ھ/۱۰۰۲_ ۱۰۷۱ء)۔ **تلخیص المتشابہ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۷ھ۔

۶۰۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲_۴۶۳ھ/۱۰۰۲_ ۱۰۷۱ء)۔ **الکفایة في علم الروایة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبہ العلمیہ۔

۶۱۔ **خطیب تبریزی**، ولی الدین أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۱ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۶۲۔ **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، أبوبکر (۲۳۴_۳۱۱ھ)۔ **السنة**۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

۶۳۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱_۲۵۵ھ/۷۹۷_۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۶۴۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶_۳۸۵ھ/ ۹۱۸_۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۶۵۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵_۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳_۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۶۶۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳_۷۴۸ھ)۔ **میزان**

Marfat.com

الإعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٦٧۔ ذھبی، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٦٨۔ ذھبی، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **تذكرة الحفاظ**، حیدرآباد دکن، الھند، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، ۱۹۶۸ء۔

٦٩۔ رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٧٠۔ رویانی، ابو بکر فی بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٧١۔ زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواهب اللدنية**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

٧٢۔ زیلعی، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر، دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

٧٣۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الديباج على صحيح مسلم**۔ الخبر، سعودی عرب: دار ابن عفان، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

٧٤۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن ابن ماجة**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

٧٥۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن

Marfat.com

عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **مفتاح الجنة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: الجامعۃ الإسلامیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

۷۶۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم و الحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۷۷۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۷۸۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۷۹۔ **صیداوی**، محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسین (۳۰۵-۴۰۲)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۸۰۔ **طاہر القادری**، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

۸۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۸۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۸۳۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۸۴۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۸۵۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم و الملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۸۶۔ طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۸۷۔ طبری، احمد بن عبداللہ بن محمد الطبری ابوجعفر (۶۹۴۔۶۱۵ھ/)۔ **الریاض النضرۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۸۸۔ طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۸۹۔ طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

۹۰۔ طیالسی، ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۹۱۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ **السنۃ**۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔

۹۲۔ عبد بن حمید، ابومحمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۹۳۔ عبدالرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۹۴۔ عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبی**

Marfat.com

داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۹۵۔ عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱۔ ۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۹۶۔ فاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (م ۲۷۲ھ/ ۸۸۵ء)۔ **اخبار مکہ فی قدیم الدہر و حدیثہ**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۴۱۴ھ۔

۹۷۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۸۔ قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی اخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۹۹۔ قضاعی، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م ۴۵۴ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۰۰۔ کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۰۱۔ الالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۰۲۔ **مالک**، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۰۳۔ **نعیم بن حماد،** (م۲۸۸ھ)۔ **الفتن**۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۰۴۔ **محب طبری،** ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **السمط الثمین فی مناقب أمہات المئو منین**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۱۰۵۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تحفۃ الأشراف بمعرفۃ الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۰۶۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۰۷۔ **مسلم،** ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۰۸۔ **مقدسی، محمد** بن عبد الواحد حنبلی (م۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۰۹۔ **مناوی،** عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۱۰۔ **منذری،** ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترہیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

Marfat.com

١١١۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

١١٢۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

١١٣۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تهذيب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

١١٤۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

١١٥۔ واسطی، اسلم بن سہل رزاز (م۲۹۲ھ)۔ **تاريخ واسط**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔

١١٦۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

١١٧۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١١٨۔ **یاقوت بغدادی**، یاقوت بن عبداللہ الحموی، ابو عبداللہ (م۶۲۶ھ)۔ **معجم البلدان**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

Marfat.com

Marfat.com

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معرکہ آراء تصانیف ﴿مئی 2005ء تک﴾

A. قرآنیات

01. عرفانُ القرآن (ترجمہ پارہ 1 تا 20، 29، 30)
02. عرفانُ القرآن (ترجمہ پارہ 1 تا 15 مجلد)
03. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ الفاتحہ، جزو اوّل)
04. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ البقرہ)
05. حکمتِ اِستعاذہ
06. تسمیۃُ القرآن
07. معارفُ الکوثر
08. فلسفۂ تسمیہ
09. معارفِ اِسم اللہ
10. مناھجُ العرفان فی لفظ القرآن
11. لفظِ ربُ العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق
12. صفتِ رحمت کی شانِ اِمتیاز
13. اَسمائے سورۂ فاتحہ
14. سورۂ فاتحہ اور تصورِ ہدایت
15. اُسلوبِ سورۂ فاتحہ اور نظامِ فکر و عمل
16. سورۂ فاتحہ اور تعلیماتِ طریقت
17. سورۂ فاتحہ اور اِنسانی زندگی کا اِعتقادی پہلو
18. شانِ اَوّلیت اور سورۂ فاتحہ
19. سورۂ فاتحہ اور حیاتِ اِنسانی کا عملی پہلو (تصورِ عبادت)
20. سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت
21. فطرت کا قرآنی تصوّر
22. لا اِکراہ فی الدین کا قرآنی فلسفہ
23. ''کنز الایمان'' کی فنی حیثیت

B. الحدیث

24. الکنز الثمین فی فضیلۃ الذکر و الذاکرین
25. الأربعین فی فضائل النبی الأمین ﷺ
26. الأربعین: بشری للمؤمنین فی شفاعۃ سید المرسلین ﷺ
27. البدر التمام فی الصلوٰۃ علی صاحب الدُّنوّ و المقام ﷺ
28. المنهاجُ السَّوِيّ
29. الأربعین: القول الوثیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ عنہ
30. القَوْلُ الصَّوابُ فِي مَناقِب عُمَرَ بْنِ الخطّاب رضی اللہ عنہ
31. رَوْضُ الْجنانِ فِي مَناقِب عُثْمانَ بْنِ عفّانَ رضی اللہ عنہ
32. السیف الجلی علی منکر ولایۃ علی علیہ السلام
33. كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِيْ مَناقِب عَلِيّ ابْنِ أَبِيْ طَالب
34. الأربعین: الدرۃ البیضاء فی مناقب فاطمۃ الزهراء سلام اللہ علیها
35. الأربعین: مرج البحرین فی مناقب الحسنین علیهما السلام
36. القول المعتبر فی الإمام المنتظر علیہ السلام

C. اِیمانیات

37. اَرکانِ اِیمان
38. اِیمان اور اِسلام
39. شہادتِ توحید

40. حقیقتِ توحید و رِسالت

41. اِیمان بالرسالت

42. اِیمان بالکتب

43. اِیمان بالقدر

44. اِیمان بالآخرت

45. مؤمن کون ہے؟

46. منافقت اور اُس کی علامات

D. اِعتقادیات

47. عقیدۂ توحید اور حقیقتِ شرک

48. تصورِ بدعت اور اُس کی شرعی حیثیت

49. حیاۃ النبی ﷺ

50. مسئلہ اِستغاثہ اور اُس کی شرعی حیثیت

51. تصورِ اِستعانت

52. عقیدۂ توسل

53. عقیدۂ شفاعت

54. عقیدۂ علمِ غیب

55. شہرِ مدینہ اور زیارتِ رسول ﷺ

56. اِیصالِ ثواب اور اُس کی شرعی حیثیت

57. خوابوں اور بشارات پر اِعتراضات کا علمی محاکمہ

58. سُنیت کیا ہے؟

59. منہاجُ العقائد

60. اِیمان

61. اِحسان

62. البِدعَۃ عِندَ الاَئِمَّۃ وَ المُحَدِّثِین

E. سیرت و فضائلِ نبوی ﷺ

63. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (جلد اوّل)

64. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دُوُم)

65. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد سوُم)

66. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد چہارُم)

67. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد پنجم)

68. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ششم)

69. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)

70. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہشتم)

71. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد نہم)

72. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دہم)

73. سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی فیضان

74. سیرتِ نبوی ﷺ کی تاریخی اہمیت

75. سیرتِ نبوی ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اہمیت

76. قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا نظریاتی و اِنقلابی فلسفہ

77. قرآن اور شمائلِ نبوی ﷺ

78. نورِ محمدی: خِلقت سے وِلادت تک (میلاد نامہ)

78. میلاد النبی ﷺ

80. تاریخِ مولدُ النبی ﷺ

81. مولد النبی ﷺ عند الأئمۃ و المحدثین

82. فلسفۂ معراجُ النبی ﷺ

83. حسنِ سراپائے رسول ﷺ

84. اَسمائے مصطفیٰ ﷺ

85. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ

86. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ

87. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ

88. معارف الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ

89. تحفة السرور في تفسير آية نور

90. نور الأبصار بذكر النبي المختار ﷺ

91. تذکارِ رسالت

92. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلند ترین حقیقت)

93. فضیلتِ درود و سلام

94. اِیمان کا مرکز و محور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)

95. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اَہم ضرورت

96. عشقِ رسول ﷺ: اِستحکامِ اِیمان کا واحد ذریعہ

97. غلامیٔ رسول: حقیقی تقویٰ کی اَساس

98. تحفظِ ناموسِ رسالت

99. اَسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ

F. ختمِ نبوت

100. مناظرۂ ڈنمارک

101. عقیدۂ ختمِ نبوت اور فتنۂ قادیانیت

102 عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی

103. مرزائے قادیان اور تشریعی نبوت کا دعویٰ

104. مرزائے قادیان کی دِماغی کیفیت

105. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد موقف

G. عبادات

106. اَرکانِ اِسلام

107. فلسفۂ نماز

108. آدابِ نماز

109. نماز اور فلسفۂ اِجتماعیت

110. نماز کا فلسفۂ معراج

111. فلسفۂ صوم

112. فلسفہ و اَحکامِ حج

H. فقہیات

113. نص اور تعبیرِ نص

114. تحقیقِ مسائل کا شرعی اُسلوب

115. اِجتہاد اور اُس کا دائرۂ کار

116. عصرِ حاضر اور فلسفۂ اِجتہاد

117. تاریخِ فقہ میں ہدایہ اور صاحبِ ہدایہ کا مقام

118. الحکم الشرعی

119. منہاجِ شریعت

I. رُوحانیات

120. اِطاعتِ اِلٰہی

121. ذکرِ اِلٰہی

122. محبتِ اِلٰہی

123. خشیتِ اِلٰہی اور اُس کے تقاضے

124. حقیقتِ تصوّف (جلد اَوّل)

125. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد اَوّل)

126. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد دُوم)

127. سلوک و تصوف کا عملی دستور

128. اَخلاق الانبیاء

129. تذکرے اور صحبتیں

130. حسنِ اَعمال

131. حسنِ اَحوال

132. حسنِ اَخلاق

133. صفائے قلب و باطن

134. فسادِ قلب اور اُس کا علاج

135. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے

Marfat.com

136. ہر شخص اپنے نشۂ عمل میں گرفتار ہے

137. ہمارا اصلی وطن

138. تربیت کا قرآنی منہاج

139. جرم، توبہ اور اصلاحِ احوال

140. طبقات العباد

141. حقیقتِ اعتکاف

J. اَوراد و وظائف

142. الفیوضات المحمدیہ ﷺ

143. الاذکار الالٰہیہ

144. دلائل البرکات فی التحیات و الصلوات

145. مناجاتِ امام زین العابدین علیہ السلام

K. علمیات

146. اسلام کا تصورِ علم

147. علم توجیہی یا تخلیقی

148. دینی اور لادینی علوم کے اصلاح طلب پہلو

149. تعلیمی مسائل پر انٹرویو

L. اِقتصادیات

150. معاشی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل

151. بلاسود بنکاری کا عبوری خاکہ

152. بلاسود بنکاری اور اِسلامی معیشت

153. بجلی مہنگی کیوں؟ IPPs کا معاملہ کیا ہے؟

M. جہادیات

154. حقیقتِ جہاد

155. جہاد بالمال

156. فلسفۂ شہادتِ امام حسین علیہ السلام

157. شہادتِ امام حسین علیہ السلام (حقائق و واقعات)

158. شہادتِ امام حسین علیہ السلام ایک پیغام

159. ذبحِ عظیم (ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ حسین علیہ السلام تک)

N. فکریات

160. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد اوّل)

161. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد دوم)

162. اسلامی فلسفۂ زندگی

163. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

164. منہاج الافکار (جلد اوّل)

165. منہاج الافکار (جلد دوم)

166. منہاج الافکار (جلد سوم)

167. ہمارا دینی زوال اور اُس کے تدارک کا سہ جہتی منہاج

168. ایمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اُس کا تدارک

169. دورِ حاضر میں طاغوتی یلغار کے چار محاذ

170. خدمتِ دین کی توفیق

171. قرآنی فلسفۂ تبلیغ

172. اِسلام کا تصورِ اعتدال و توازن

173. نوجوان نسل دین سے دُور کیوں؟

174. تعلیماتِ اِسلام

175. تحریکِ منہاج القرآن ''افکار و ہدایات''

176. تحریکِ منہاج القرآن، اِنٹرویوز کی روشنی میں

177. تحریکِ منہاج القرآن کی اِنقلابی فکر

178. روایتی سیاست یا مصطفوی اِنقلاب ......!

179. اِجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر

180. اَہم اِنٹرویو

Marfat.com

O. اِنقلابیات

181. نظامِ مصطفیٰ (ایک انقلاب آفریں پیغام)
182. حصولِ مقصد کی جدّو جہد اور نتیجہ خیزی
183. پیغمبرانہ جدو جہد اور اُس کے نتائج
184. پیغمبرِ انقلاب اور صحیفۂ انقلاب
185. قرآنی فلسفۂ عروج و زوال
186. باطل قوتوں کو کھلا چیلنج
187. سفرِ انقلاب
188. مصطفوی انقلاب میں طلبہ کا کردار
189. سیرت النبی ﷺ اور انقلابی جدّو جہد
190. مقصدِ بعثت انبیاء ــــــ

P. سیاسیات

191. سیاسی مسئلہ اور اُس کا اسلامی حل
192. تصوّرِ دین اور حیاتِ نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو
193. نیو ورلڈ آرڈر اور عالمِ اسلام
194. آئندہ سیاسی پروگرام

Q. قانونیات

195. میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ
196. اِسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات
197. اِسلامی اور مغربی تصوّرِ قانون کا تقابلی جائزہ
198. اِسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور

R. شخصیات

199. پیکرِ عشقِ رسول: سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
200. فضائل و مراتب سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
201. حبِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم
202. سیرتِ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
203. سیرتِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
204. سیرتِ سیدۂ عالم فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا
205. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فلسفۂ خودی
206. حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں (بریلوی) کا علمی نظم
207. اقبالؒ کا خواب اور آج کا پاکستان
208. اِقبالؒ اور پیغامِ عشقِ رسول ﷺ
209. اقبال اور تصوّرِ عشق
210. اِقبال کا مردِ مومن

S. اِسلام اور سائنس

211. اِسلام اور جدید سائنس
212. تخلیقِ کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)
213. اِنسان اور کائنات کی تخلیق و اِرتقاء
214. اَمراضِ قلب سے بچاؤ کی تدابیر
215. شانِ اولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

T. عصریات

216. اِسلام میں اِنسانی حقوق
217. حقوقِ والدین
218. اِسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام
219. عصرِ حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری

U. عربی کتب

220. معهد منهاج القرآن
221. التصوّر الإسلامي لطبيعة البشرية
222. نهج التربية الاجتماعية في القرآن الكريم

Marfat.com

223. التصور التشريعي للحكم الإسلامي

224. فلسفة الاجتهاد و العالم المعاصر

225. الجريمة في الفقه الإسلامي

226. منهاج الخطبات للعيدين و الجمعات

227. قواعد الاقتصاد في الإسلام

228. الاقتصاد الربوي و نظام المصرفي في الإسلام

٧. انگریزی کتب

229. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an, Part 1)
230. Sirat-ur-Rasul ﷺ, Vol. [illegible]
231. The Ghadir Declaration
232. The Awaited Imam
233. Creation of Man
234. Islamic Penal System and its Philosophy
235. Beseeching for Help (*Istighathah*)
236. Islamic Concept of Intermediation (*Tawassul*)
237. Real Islamic Faith and the Prophet's Stature
238. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)
239. Spiritualism and Magnetism
240. Islam on Prevention of Heart Diseases
241. Islamic Philosophy of Human Life
242. Islam in Various Perspectives
243. Islam and Christianity
244. Islam and Criminality
245. Qur'anic Concept of Human Guidance
246. Islamic Concept of Human Nature
247. Divine Pleasure
248. Qur'anic Philosophy of Benevolence (*Ihsan*)
249. Islam and Freedom of Human Will
250. Islamic Concept of Law
251. Philosophy of Ijtihad and the Modern World
252. Qur'anic Basis of Constitutional Theory
253. Islam - The State Religion
254. Legal Character of Islamic Punishments
255. Legal Structure of Islamic Punishments
256. Classification of Islamic Punishments
257. Islamic Philosophy of Punishments
258. Islamic Concept of Crime
259. Qur'an on Creation and Expansion of the Universe
260. Creation and Evolution of the Universe
261. Virtues of Sayyedah Fatimah سلام الله علیہا

Marfat.com

دورِ حاضر کے عظیم اِسلامی مفکر، مفسر، معلم، مصلح اور نابغۂ عصر

شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری پاکستان کے شہر جھنگ میں 1951ء میں پیدا ہوئے۔

آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے اور قانون کے امتحانات اعلیٰ ترین اعزازات کے ساتھ پاس کیے۔

1986ء میں پنجاب یونیورسٹی نے آپ کو **Punishments in Islam, their Classification and Philosophy** کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی۔

آپ نے عالمِ اِسلام کی عظیم المرتبت روحانی شخصیت قدوۃُ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور اُن سے طریقت وتصوف کی تربیت اور روحانی فیضان حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ میں آپ کے والد ماجد ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کے علاوہ مولانا عبدالرشید رضویؒ، مولانا ضیاء الدین مدنیؒ، مولانا احمد سعید کاظمیؒ، ڈاکٹر برہان احمد فاروقیؒ اور شیخ محمد بن علوی المالکی المکیؒ جیسے عظیم المرتبت علماء شامل ہیں۔ آپ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں قانون کے اُستاد رہے۔ آپ نے پاکستان میں اور بیرونِ ملک خصوصاً یورپی ممالک میں اِسلام کے مذہبی وسیاسی، روحانی واَخلاقی، قانونی وتاریخی، معاشی واقتصادی، معاشرتی وسماجی اور تقابلی پہلوؤں کو محیط مختلف النوع موضوعات پر ہزاروں لیکچرز دیے۔ دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں میں وقتاً فوقتاً مختلف علمی وفکری اور عصری موضوعات پر آپ نے فکر اَفروز لیکچرز دیے ہیں؛ اور آپ کے لیکچرز عالمِ عرب اور مغربی دنیا کے مختلف ٹی وی چینلز پر بھی نشر کیے جاتے ہیں۔ آپ کی اب تک 265 سے زائد اُردو، انگریزی اور عربی تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔ اِن میں سے متعدد تصانیف کا دنیا کی دیگر زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔ مختلف موضوعات پر آپ کی آٹھ سو سے زائد کتابوں کے مسوّدات طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔

آپ نے دورِ حاضر کے چیلنجوں کے پیشِ نظر اپنے علمی وتجدیدی کام کی بنیاد عصری ضروریات کے گہرے اور حقیقت پسندانہ تجزیاتی مطالعے پر رکھی، جس نے کئی قابلِ تقلید نظائر قائم کیں۔ فروغِ دین میں آپ کی تجدیدی واجتہادی اور احیائی کاوشیں منفرد حیثیت کی حامل ہیں۔ جدید عصری علوم میں وقیع خدمات سرانجام دینے کے علاوہ آپ نے ''عرفان القرآن'' کے نام سے قرآن حکیم کے اُلوہی بیان کا لغوی ونحوی، اَدبی، علمی واعتقادی اور فکری وسائنسی پہلوؤں پر مشتمل جامع اور عام فہم ترجمہ کیا، جو کئی جہات سے عصرِ حاضر کے دیگر تراجم کے مقابلے میں زیادہ جامع، منفرد اور معیاری ہے۔ علم الحدیث میں آپ کی تالیفات ایک گراں قدر علمی سرمایہ ہیں۔ آپ نے علم الحدیث کی تاریخ میں اِمامِ اَعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے فنِ حدیث میں مقام کو دلائل وبراہین سے ثابت کیا، اور اس باب میں صدیوں سے موجود غلط فہمیوں کا اِزالہ کیا۔

آپ کی قائم کردہ تحریکِ منہاج القرآن دنیا کے 80 سے زائد ممالک میں اِحیائے ملّتِ اِسلامیہ اور اِتحادِ اُمت کے عظیم مشن کے فروغ کے لیے مصروفِ عمل ہے۔ آپ نے پاکستان میں عوامی تعلیمی منصوبہ کی بنیاد رکھی جو غیر سرکاری سطح پر دنیا بھر کا سب سے بڑا تعلیمی منصوبہ ہے۔ اس میں ملک بھر میں پانچ یونیورسٹیوں، ایک سو کالجز، ایک ہزار اسکول، دس ہزار پرائمری اسکول اور پبلک لائبریریوں کا قیام شامل ہے۔ پچھلے چند برسوں میں صرف اسکولوں کی تعداد ہی پانچ سو سے تجاوز کر چکی ہے اور اس سمت تیزی سے پیش رفت جاری ہے۔ آپ کی قائم کردہ سیاسی جماعت ''پاکستان عوامی تحریک'' ملک میں رواداری، برداشت اور اُصول پسندی پر مبنی صحت مند سیاسی روایت کی تشکیل میں گراں قدر کردار ادا کر رہی ہے۔ آپ عالمِ اِسلام کی بین الاقوامی پہچان کی حامل شخصیت ہیں، جنہیں اتحاد، اَمن اور بہبودِ اِنسانی کے سفیر کے طور پر پہچانا جاتا ہے؛ اور بہبودِ اِنسانی کے لیے آپ کی علمی وفکری اور سماجی خدمات کا بین الاقوامی سطح پر اعتراف بھی کیا گیا ہے۔

ماضی قریب میں ایسی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ فردِ واحد نے اپنی دانش وفکر اور عملی جدّوجہد سے فکری وعملی سطح پر ملّتِ اِسلامیہ کی فلاح کے لیے اتنے مختصر وقت میں اتنی بے مثال خدمات اَنجام دی ہوں۔ بلاشبہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک فرد نہیں بلکہ ملّتِ اِسلامیہ کے دورِنو کے مؤسس اور تابندہ وروشن مستقبل کی نوید ہیں۔

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-M, Model Town, Lahore- Pakistan
Tel: +92-42-5168514, UAN: 111-140-140, Fax: 5168184
Yousaf Market ghazni Street 38 Urdu bazar Lahore Ph: 7237695
www.minhaj.org, www.minhaj.biz
sales@minhaj.biz

Marfat.com